بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقائدِ وھابیہ

بفیضانِ نظر

پیرِ طریقت، راہبرِ شریعت حضرت صاحبزادہ الحاج

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ

سجادہ نشین دربارِ عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف (گجرات)

مصنف

مولانا ابوالحامد

محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمہ

ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار — ۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ پاکستان فون ۵۹۱۰۰۸

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

نام کتاب —— عقائدِ وہابیہ

تالیف —— مولانا ابوالکلام محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

ناشر —— قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

صفحات —— ۱۶۰

قیمت —— ~~۱۶/-~~

مطبوعہ ——

فون دفتر ۵۹۱۰۰۸ رہائش ۵۸۶۶۷۳

خوشنویس

محمد ارشد سلیم قادری

چنوں موم ضلع سیالکوٹ

ماخذِ کتاب

اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں مندرجہ ذیل کتب و اخبارات سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے!

۱۔ قرآنِ مجید
۲۔ صحیح بخاری شریف، امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
۳۔ صحیح مسلم شریف، امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
۴۔ جامع ترمذی، امام ابو عیسےٰ ترمذی علیہ الرحمۃ
۵۔ مشکوٰۃ شریف، امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ
۶۔ حصن حصین، امام ابن جزری علیہ الرحمۃ
۷۔ فتاویٰ حدیثیہ، امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
۸۔ تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی
۹۔ صراطِ مستقیم، 〃 〃 〃
۱۰۔ یک روزہ 〃 〃 〃
۱۱۔ کتاب الوسیلہ، ابنِ تیمیہ
۱۲۔ کتاب التوحید، محمد بن عبدالوہاب نجدی
۱۳۔ فتح المجید، عبدالرحمٰن نجدی
۱۴۔ ہدایۃ المستفید، عطاء اللہ ثاقب
۱۵۔ عرف الجادی، نور الحسن خان بھوپالی
۱۶۔ نہج المقبول، نواب صدیق حسن خاں بھوپالی
۱۷۔ تحذیر الناس، مولوی قاسم نانوتوی
۱۸۔ فتاویٰ رشیدیہ، مولوی رشید احمد گنگوہی
۱۹۔ فتاویٰ نذیریہ، میاں نذیر حسین دہلوی
۲۰۔ فتاویٰ ثنائیہ، مولوی ثناء اللہ امرتسری
۲۱۔ ہدیۃ المہدی، مولوی وحید الزماں
۲۲۔ الجہد المقل، مولوی محمود الحسن دیوبندی
۲۳۔ بلغۃ الحیران، مولوی حسین علی واں بھچروی
۲۴۔ بشرات 〃 〃 〃 〃 〃
۲۵۔ براہینِ قاطعہ، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی
۲۶۔ حفظ الایمان، مولوی اشرف علی تھانوی
۲۷۔ الامداد 〃 〃 〃 〃 〃
۲۸۔ فیصلہ حجازیہ، مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری
۲۹۔ آزاد کی کہانی، مولوی ابوالکلام آزاد
۳۰۔ تحفہ وہابیہ، مولوی اسماعیل غزنوی
۳۱۔ الشہاب الثاقب، مولوی حسین احمد مدنی
۳۳۔ تعریفاتِ اہلِ سنت، مولوی حافظ عبداللہ روپڑی
۳۴۔ تفہیم القرآن، ابوالاعلیٰ مودودی
۳۵۔ تفہیمات، 〃 〃 〃

۳۶۔ ارواحِ ثلاثہ، اشرف علی تھانوی۔
۳۷۔ کفایت المفتی، مولوی کفایت اللہ دہلوی۔
۳۸۔ ضیاء القلوب، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی۔
۳۹۔ الشمامۃ العنبریہ، نواب صدیق حسن بھوپالی
۳۰۔ مولد العروس، محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ
۴۱۔ تفسیر کبیر، امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
۴۲۔ تفسیر روح المعانی، علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ
۴۳۔ سیف الجبار، علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ
۴۴۔ اخبار نوائے وقت لاہور ۱۱ر اپریل ۱۹۶۲ء

اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۴ر اپریل سنہ ۱۹۰۷ء
〃 〃 〃 یکم جنوری سنہ ۱۹۱۲ء
〃 〃 〃 ۳۱ مئی سنہ ۱۹۱۲ء
〃 〃 〃 ۲ اپریل سنہ ۱۹۱۵ء
〃 〃 〃 ۲۷ر اگست سنہ ۱۹۱۵ء
〃 〃 〃 ۹ اگست سنہ ۱۹۴۰ء
〃 〃 〃 ۸ جون سنہ ۱۹۲۵ء
اخبار محمدی دہلی ۱۵ر جون سنہ ۱۹۴۰ء
صحیفہ اہلحدیث کراچی ۱۵ محرم سنہ ۱۳۷۴ء

پہلی نظر

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوبندی، غیر مقلدین، جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے حضرات نے ملک پاکستان کیا دوسرے ممالک میں بھی اہلسنت وجماعت عقائد ونظریات کے خلاف وہ طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا ہے۔ العیاذ باللہ العیاذ باللہ!

اس کے پس پشت دراصل نجدیوں کا ہاتھ کارفرما ہے۔ حجاز مقدس میں پہلے بھی نجدی حکومت تھی۔ لیکن یہ طوفان بدتمیزی پہلے نہ تھا۔ اس طوفان کی خلیج کو نجدیوں نے مشرق وسطیٰ تک پھیلا دیا۔ اہل سنت وجماعت کے علماء اور کارکنوں پر سختیاں پابندیاں اور ان کے لٹریچر پر پابندیاں تک عائد ہونا کس سے پنہاں ہے۔ حقیقتاً یہ پاک وہند کے ان نجدی ملاؤں کے کارنامے ہیں، جنہوں نے حکومت نجد سے بھیک مانگنی شروع کر رکھی ہے اور پاکستان میں انہوں نے مساجد اور اداروں کے نام سے نجدیوں سے امداد حاصل کرنے کیلئے بھیک مانگنے کا کاروبار شروع کر رکھا ہے۔ کروڑوں ریال اور ڈالر کا ملنا تو اخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کا آپس میں اختلاف بھی حقیقتاً اسی کاروبار کی بنیاد پر ہے۔ ایک اپنے نجدی آقاؤں کے زیادہ قریب ہونے کے پاپڑ بیل رہا ہے۔ تقریر وتحریر میں اہلسنت وجماعت کے عقائد ونظریات کو غلط انداز میں پیش کر کے اپنے نجدی آقاؤں کا قرب حاصل کرنا ان وہابی ملاؤں کا شیوہ ہے۔ شب وروز اسی سوچ میں ہیں۔ کس طرح ان نجدی آقاؤں کا مزید قرب حاصل ہو۔

اعلیحضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت، دنیائے اسلام کے عظیم سکالر

امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے عظیم الشان ادبی اور علمی لحاظ سے بے مثال ترجمہ کنز الایمان پر پابندی اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جبکہ یہ ترجمہ عرصہ دراز سے شائع ہوا ہے۔ دیوبندی اکابر مولوی رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی، انور شاہ کشمیری، مفتی محمد شفیع دیوبندی، مولوی حسین احمد مدنی، احمد علی لاہوری، مولوی حسین علی واں بھچروی اور دیگر اکابر دیوبند، غیر مقلدین حضرات کے امام عبدالجبار غزنوی، امام عبدالوہاب دہلوی، نواب صدیق حسن بھوپالی، میاں نذیر حسین دہلوی، مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی ثناء اللہ امرتسری، مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی، مولوی عبداللہ غازی پوری، مولوی حافظ عبداللہ روپڑی، شمس الحق عظیم آبادی، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرھم نے اس کا مطالعہ فرمایا۔ مگر ان دیوبندی اور غیر مقلدین اکابر نے کبھی بھی اس ترجمہ کے متعلق قلم نہ اٹھایا۔ اس پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ نہ کیا۔

دیوبندی اور غیر مقلدین کی عقائد اہل سنت وجماعت کے خلاف سرگرمیاں دن بدن تیز تر ہوتی جا رہی ہیں۔ کتابت اور طباعت کے لحاظ سے بہترین قسم کا لٹریچر مفت تقسیم کیا جانا، دراصل نجدی آقاؤں سے ملی ہوئی لاکھوں کروڑوں ریال کی امداد کا واضح ثبوت ہے۔ اس رقم سے کچھ مساجد کی تعمیر، کچھ لٹریچر شائع کر کے اپنے آقاؤں کو یہ بتا دینا کہ رقم خرچ کر دی ہے۔ اب مزید رقم کے لیے درخواستیں اور التجائیں پیش کر دیں۔

اہل سنت وجماعت نے حکومت پاکستان سے کئی دفعہ مطالبہ کیا کہ مذہبی جماعتوں کو باہر سے ملنے والی امداد پر پابندی عائد کی جائے مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ حکومت کی طرف سے یہ اپیلیں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ فرقہ واریت نہیں ہونی چاہیئے۔ تفرقہ بازی سے ملک کی تباہی کا خطرہ ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ ایک خاص مذہبی جماعت کو باہر سے مالی امداد آتی ہے اور اس سے جو لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ وہ تفرقہ بازی کے لیے ہی ہے۔

تقویۃ الایمان، کتاب التوحید، ہدایۃ المستفید، فتح المجید، کتاب الوسیلہ وغیرہم کتب جو مفت تقسیم کی جارہی ہیں۔ اِن کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا۔ کہ لکھنے والوں اور شائع کرنے والوں کا سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے کیا تعلق ہے۔ ان کی محبت اور اُلفت ان کے سینے میں ہے۔ یا کہ نہیں ؟

لیکن افسوس حکومت کو بار بار یاد دہانی کے اس پر عملدر آمد کرانے کا وقت نہیں مل رہا۔ اہلسنت وجماعت کے مشائخ وعلماء اور عوام ان کی ذلیل و رذیل حرکات کا مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی جارحانہ اقدام سے گریز کر رہے ہیں۔ اِس سے ملک تباہی اور اندرونی انتشار کا شکار ہو جائے گا۔ ملک کی تباہی اور بربادی ان لوگوں کا تو مقصود ہے۔ جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی، وہ جراثیم ابھی تک ان کے دل و دماغ میں ہیں۔ مگر اہلسنت وجماعت اِس کی تباہی قطعًا برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کے اکابر علماء ومشائخ اور عوام نے بڑی محنت اور کوشش سے یہ ملک بنایا۔ اس لیے وہ اِس کے بچانے کی کوشش میں ہیں۔

حالات کا مطالعہ فرما کر دیکھیں تو نجدی آقاؤں کے زرخرید غلام وہی علماء ہیں۔ جنہوں نے کانگرس واحرار کا ساتھ دیا۔ اور مُسلم لیگ کی اور پاکستان بنانے کی سرتوڑ مخالفت کی۔

نجدی آقاؤں کے زرخرید غلاموں نے اپنے آقاؤں کو خوش کرنے اور اہلِ سنّت وجماعت کے دِلوں کو مجروح کرنے کی کارروائی کے لیے سینکڑوں کتابیں پاکستان کے کونے کونے میں تقسیم کیں۔ زیرِ نظر کتاب "عقائدِ وہابیہ" لکھنے پر مجبورًا قلم اُٹھانا پڑا۔ تاکہ جن کتب کی وہ مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ اِن کتب کی اور اُن کے اکابر کی کتب کی روشنی میں سادہ لوح مسلمانوں کے عشقِ رسُول جیسی قیمتی دولت کا تحفظ ہو سکے۔

کتاب کی تصنیف وتالیف میں اکثر مقامات پر وہابی کتب کی اصل کتاب کے صفحہ کی فوٹو اور اس کتاب کا ٹائیٹل پیج بھی دے دیا ہے۔ تاکہ کسی قسم کا کوئی شبہ نہ ڈال سکے۔ تاہم ادارہ سے اگر کسی صاحب کو اصل کتاب کا فوٹو بھی مطلوب ہو۔ تو خط لکھ کر منگوا سکتا ہے۔

عقائدِ وہابیہ کا دوسرا حصہ فقہ وہابیہ پر مشتمل ہوگا جسمیں فقہ حنفیہ پر اعتراض کرنے والوں کی مستند کتب اور فتاویٰ سے اُن کی فقہ بیان کی گئی ہے۔ اِس میں بھی ان کی اصل عبارات کی فوٹو دے دی ہیں۔ تاکہ صاحبِ عقل وخرد آسانی سے حق اور باطل میں موازنہ کر سکے۔

فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی غفرلہٗ
مہتمم دار العلوم قادریہ عبد الحکیمیہ (رجسٹرڈ)
تحصیل بازار سیالکوٹ، فون ۵۸۶۶۷۳

دعوتِ فکر

برِصغیر میں شیخ محقق، شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی، امام ربانی، غوث صمدانی حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ عبدالرحیم، شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہم الرحمۃ کی دینی اور اسلامی خدمات کو کوئی بھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔

ان کے ادوار میں بڑی بڑی تحریکیں چلیں۔ جابر قسم کے حکمران بھی مسلط ہوتے۔ اور انہوں نے خود ساختہ دینِ الٰہی ترویج دینے کی کوشش کی۔ لیکن وہ کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ النورانی کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے شاعرِ مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کو یہ کہنا پڑا۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

ان اکابر نے مسلمانوں کے دل و دماغ میں عشقِ رسول کی شمع فروزاں کی۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت و محبت کا وہ درس دیا۔ جو ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا تھا۔ اسی عشقِ رسول کی بنا پر کفرستان میں ایک تہلکہ مچ گیا۔

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی مدارج النبوۃ، اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ، شرح فتوح الغیب، اخبار الاخیار، جذب القلوب وغیرہم۔ امام ربانی غوث صمدانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی مکتوبات شریف۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی حجۃ اللہ البالغہ، ازالۃ الخفاء، انفاس العارفین، انتباہ فی سلاسل اولیاء، الدر الثمین وغیرہم، اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تفسیر عزیزی، تحفہ اثنا عشریہ، اور فتاویٰ وغیرہم تصانیف اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آج بھی

ان کتابوں کا مطالعہ عشقِ رسول میں اضافہ اور قربِ خداوندی کے حصول اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔

ان حضرات کی تعلیمات سے مسلمانوں کے ذہن اور قلوب مزین تھے۔ جس کا نتیجہ اور اثر یہ تھا کہ عام مسلمان بھی نبی اکرم، رسولِ معظم، محبوبِ ربِ کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت پر اپنا مال اور جان قربان کرنا بہت بڑی سعادت سمجھتا تھا۔

ہندوستان میں جب انگریز حکمران ہوا۔ تو انگریز نے لندن وائٹ ہاؤس ایک اجلاس طلب کیا۔ جس میں اس نے اپنے دانشمند، پوپ، پادری اور سیاستدانوں کو مدعو کیا اور مسئلہ یہ پیش کیا۔ کہ

کس طرح ہم ہندوستان میں مسلمانوں کے دل و دماغ سے ان کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و محبت نکال سکتے ہیں۔

کیونکہ جب تک ان میں یہ چیز ختم نہ کی جاتے، ہماری حکومت پائیدار نہیں ہو سکتی۔ تو سب نے سوچ و بچار کے بعد یہ مشورہ دیا۔ کہ مسلمانوں سے کچھ حضرات کو خریدا جائے۔ اور ان سے ایسی کتابیں لکھوائی اور تقریریں کرائیں۔ جس میں عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بحث ہو۔ کہ ان کی تعظیم اس طرح کرنی چاہیئے۔

چنانچہ ان کے فریب میں ولی اللہی خاندان کا ایک فرد جس کا نام "اسماعیل" تھا۔ آگیا۔ اور اس سے ایک کتاب لکھوائی۔ جس کا نام اس نے "تقویۃ الایمان" رکھا۔ نام میں دلکشی اور تقویت تھی۔ لیکن حقیقت میں تفویۃ الایمان یعنی ایمان کو فوت کر دینے والی تھی۔

مولانا زید ابوالحسن فاروقی مجددی فاضل جامعہ ازہر (مصر) جو کہ شاہ ابوالخیر مجددی دہلوی علیہ الرحمۃ کے لختِ جگر ہیں۔ اپنی کتاب "مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان" نے صفحہ ۵۱ پر رقمطراز ہیں۔ کہ

ڈاکٹر قمر النساء ایم۔ اے نے عربی میں کتاب العلامہ فضل حق الخیر آبادی لکھ کر

عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے صفحہ ۱۵۲ پر لکھا ہے۔ کہ

پروفیسر محمد شجاع الدین صدر شعبۂ تاریخ دیال سنگھ کالج لاہور نے جن کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی ہے۔ اپنے ایک خط میں پروفیسر خالد بزمی کو لاہور لکھا ہے۔ اور اس کا اعتراف کیا ہے۔ کہ انگریزوں نے کتاب تقویۃ الایمان بغیر قیمت کے تقسیم کی ہے۔

انگریز نے اس کتاب کی بہت تشہیر کی مسلمانوں میں ایک اضطراب سا پیدا ہوا چنانچہ خود اشرف علی تھانوی اور رشید احمد گنگوہی کی تحریریں اس کی شاہد ہیں کہ اس کتاب میں شدت ہے۔ تھانوی صاحب نے اسماعیل دہلوی کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں۔ اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے۔

ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہو گی۔

گو اس سے شورش ہو گی۔ مگر توقع ہے لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔

(ارواح ثلاثہ ص ۱۰۳-۱۰۴)

انگریز کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا۔ کہ مسلمان آپس میں شورش کا شکار ہوں۔ لڑیں۔ بھڑیں تاکہ ان میں فرقہ واریت کی فضا پیدا ہو جائے۔

اسماعیل دہلوی کی اس کتاب سے ہندوستان میں مسلمانوں میں شورش ہوئی۔ دیوبندی اور بریلوی حضرات کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تک سب متفق ہیں۔ اختلاف تو اسماعیل دہلوی سے ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بھی اسماعیل دہلوی سے متفق نہ ہوتے بہت سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا۔ حتیٰ کہ اس کو جائیداد سے بے دخل کر دیا۔ جس کا تذکرہ

شیخ العلماء علامہ شاہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ نے اس طرح فرمایا ہے۔ کہ

مولوی اسماعیل کی فکر میں حد سے اور طبیعت میں مذہب سے بے قیدی کی رغبت پہلے ہی سے تھی۔ بزرگ اُن کو اس سبب سے اُن سے ناراض تھے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے آخر عمر میں اپنا تمام مملوکہ منقولہ غیر منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے تھی۔ حرم اور نواسوں وغیرہ کو ہبہ کر کے قابض کرا دیا۔ مگر مولوی اسماعیل کو کچھ نہ دیا۔ جب شاہ صاحب نے انتقال کیا۔ کوئی بزرگوں میں نہ رہا۔ مولوی اسماعیل کھلے بندوں کھیل کھیلے۔ تین چشمے فساد کے دین میں اُن کی ذات سے جاری ہوتے۔

(سیف الجبار ص ۴۸-۴۹)

غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے مولوی وحید الزمان صاحب حیدر آبادی نے ہدیۃ المہدی میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ

محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی نے شرک کے معاملہ میں بڑا تشدد اختیار رکھا ہے۔ اور اسلام کے دائرہ کو بہت تنگ کر دیا ہے۔ کہ امور مکروہہ یا محرم کو بھی شرک قرار دیا ہے۔ اگر اس تشدد سے ان کی شرک اصغر یا اس کا سدِ باب مقصود ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرماتے۔ وگرنہ وہ دین میں سخت غالی اور متشدد فی الدین ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرآن خارجیوں کی علامت ہے۔ جو دین سے خارج اور عہد شکن ہیں۔

(ہدیۃ المہدی ص ۲۶ ج ۱ سطر ۷ تا ۱۲ مطبوعہ دہلی)

مختصر یہ کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی ایسے دو شخص پیدا ہوئے۔ جنہوں نے مسلمانوں میں فرقہ واریت کو جنم دیا۔ اور مسلمانوں کو لڑانے کی کوشش کی۔ الحمد للہ رب العالمین! اہل سنت و جماعت کو ان ہر دو حضرات سے قطعاً کوئی عقیدت نہیں۔ بلکہ ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان ہر دو حضرات کے نظریات باطلہ کو فروغ دینے کے لیے مختلف ناموں سے پاک و ہند میں لوگ کام کرنے لگ گئے۔ اور ہر دو کو وہ اپنا بزرگ اور پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ پاک و ہند میں ان کو دیوبندی، غیر مقلد (اہلحدیث)، جماعت اسلامی، تبلیغی کے

ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ صرف اہلِ سنت وجماعت ایک ایسی مقدس جماعت ہے۔ جو ان ہر دو حضرات سے عقیدت اور محبت نہ رکھتے ہوئے اِن کے نظریاتِ باطلہ سے بیزار ہے۔ اور ان کے عقائدِ باطلہ اور نظریاتِ فاسدہ کی تردید میں معروف ہے۔

اسماعیل دہلوی اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے خوشہ چین حضرات نے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے کتی کتابیں لکھیں۔ اور ان کی خوب تشہیر کی۔

کتاب ہذا میں انہیں کتب سے ان کے عقائدِ باطلہ پیش کیے گئے ہیں ساتھ ہی کتابوں کے اصل صفحہ کی فوٹو بھی دے دی ہے۔ تاکہ ذی شعور اور صاحبِ انصاف اِس کتاب اور اُس کی اصل عبارات کو پڑھکر اِن عقائدِ باطلہ سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے قرآن وحدیث اور سلف صالحین کے بیان کردہ عقائدِ حقہ اہل سنت وجماعت پر عمل پیرا ہو کر زندگی بسر کریں۔

یہی وہ نجدی وہابی عقائد ہیں۔ جن سے اُمتِ مسلمہ انتشار کا شکار ہوئی۔ اور فرقہ واریت کو فروغ ملا۔

فرقہ واریت کے مخالف حضرات واقعی اگر وہ اِس میں مخلص ہیں۔ تو یہ کتاب ان کے لیے دعوتِ فکر ہے۔ آؤ ملکر ایسے عقائدِ باطلہ کے خلاف جہاد کریں جن سے مسلمانوں میں افتراق اور انتشار پیدا ہوا۔ اور مذہبی سکون پائمال ہوا۔ جن عقائدِ باطلہ کی وجہ سے دیہاتوں، قصبوں اور شہروں بلکہ مسجدوں میں جنگ وجدل کا بازار گرم ہے۔ اور ان عقائد کی تبلیغ وتشہیر کریں۔ جو خلفاء راشدین، صحابہ کرام، اہلبیتِ اطہار، اولیاء کاملین اور اُمتِ مسلمہ کے محدثین اور مفسرین کے عقائد تھے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

اکابرِ وہابیوں کے اللہ تعالیٰ کے متعلق عقائد

اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے

مولوی اسماعیل دہلوی جو دیوبندی اور اہلحدیث کے مجدد ہیں لکھتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے" (یک روزہ فارسی ص ۱۸،۱۷) [۱]

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے، کہنا عین ایمان ہے"

(اخبار "اہلحدیث" امرتسر ص ۳، ۲۷ اگست ۱۹۱۵ء)

اللہ کے افعالِ قبیحہ

مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی نے لکھا ہے کہ:۔

"افعالِ قبیحہ مقدورِ باری تعالیٰ ہیں"

(الجہد المقل جلد ۱ ص ۴۱) [۲]

اللہ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے

"رب تعالیٰ اپنی مثل پیدا کرنے پر قادر ہے"

(الفیصلۃ الحجازیہ ص ۲۱) [۳]

قاضی عبدالاحد خانپوری اہلحدیث نے لکھا ہے کہ:۔

"مولوی ثناء اللہ امرتسری اللہ عزوجل کی ہزاروں مثلیں قرار دیتا ہے"

(الفیصلۃ الحجازیہ ص ۸) [۴]

مولوی وحید الزماں صاحب اہلحدیث لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظہور فرماتا ہے" (ہدیۃ المہدی ج ۱ ص ۷ مطبوعہ دہلی) [۵]

---

[۱] یک روزہ صفحہ ۱۷، ۱۸ کا اصل فوٹو، صفحہ ۱۹، ۲۰ پر دیکھیے۔
[۲] الجہد المقل صفحہ ۴۱، ۴۲ کا اصل فوٹو، صفحہ ۲۲، ۲۳ پر دیکھیے۔
[۳] الفیصلۃ الحجازیہ صفحہ ۲۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۲۵ پر دیکھیے۔
[۴] الفیصلۃ الحجازیہ صفحہ ۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۲۶ پر دیکھیے۔
[۵] ہدیۃ المہدی صفحہ ۷ کا اصل فوٹو، صفحہ ۲۹ پر دیکھیے۔

یک روزہ کا صفحہ ٹائیٹل

اقول۔ اگر قول بہ وقوع مثلِ مذکور تجویز کذبِ مسطور ست معاذ اللہ و اما قول بامکانِ مثلِ مذکور پس مستلزم امکانِ کذبِ مسطور نیست۔ علاوہ بریں قول کہ بہ امکان مثل مذکور باین وجہ ہم مے تواند شد کہ اصلاً اختیار عدم وقوع او اصلاً واقع مے شد و عدم اختیار بعدم وقوع مثل مذکور بل بہ عدم اختیار بقرآن مجید است اذا اصل ممکن نیست داخل تحتِ قدرتِ الٰہیہ کما قال اللہ تعالیٰ عز وجل قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ، و نیز بعد اختیار ممکن است کہ ایشاں فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلاً منتج بہ تکذیب نص از نصوص نگردد و سلب قرآنِ مجید بوصف انزال ممکن ست داخلِ قدرتِ الٰہیہ کما قال اللہ تعالیٰ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا۔

قولہ۔ وھو محال لانہ نقص والنقص علیہ تعالیٰ محال۔

اقول اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست پس لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع و القائے آں بر ملائکہ و انبیاء خارج از قدرتِ الٰہیہ نیست و الا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرتِ ربانی باشد چہ عقدِ قضیہ غیر مطابقہ للواقع و القائے آں بر مخاطبین در قدرت اکثر افرادِ انسانی ست۔ کذب مذکور را بے منافی حکمت او دانستہ پس ممتنع بالغیر ست۔ لہٰذا عدم کذب را از کمالات حضرتِ حق سبحانہ مے شمارند و او را جل شانہ بآں مدح مے کنند بخلاف اخرس و جماد کہ ایشاں را کسے بعدم کذب مدح نے کنند۔ و نیز ظاہر ست

یک روزہ صفحہ ۱۷ کا اصل فوٹو

کہ صفت کمال ہمیں کہ شخصے کہ قدرت بر تکلم کذب مے دارد۔ وبنا بر رعایت مصلحت بمقتضائے
حکمت تنزہ از تلوث کذب تکلم بہ کلام کاذب نمے نماید ہماں شخص ممدوح مے گردد۔
بسبب عیب کذب و اتصاف بہ کمال صدق بخلاف کسے کہ لسان او ماؤف شدہ
باشد و تکلم بکلام کاذب نمی تواند کرد یا قوت متکلمہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیۂ غیر
مطابقہ واقع نمے تواند کرد۔ یا شخصے کہ ہرگاہ کلام صادق مے گوید کلام مذکور از و صادر
مے گردد۔ وہرگاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب مے نماید آوازش بند مے گردد یا زبانِ او ماؤف
مے شود یا کسے دیگر دہن او را بند مے نماید یا حلقوم او را خفہ مے کند یا کسے چند قضایائے
صادقہ را یاد گرفتہ است واصلاً بر ترکیب قضایائے دیگر قدرت نمے دارد۔ بنا علیہ
کلام کاذب از و صادر نمے گردد۔ ایں اشخاص مذکورین نزد عقلاء قابل مدح نیستند۔

وبالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعاً عن عیب الکذب وتنزہاً عن التلوث بہ از
صفات مدح ست وبنا بر عجز از تکلم بکلام کاذب ہیچگونہ از صفات مدائح نیست۔ یا
مدح آں بسیار ادون است از مدح اول۔

قولہ (۱) کبریٰ دلیل الخ

اقول۔ ایں دلیل کبریٰ قیاس اول ست یعنی ہرچہ ممتنع است داخل تحتِ
قدرتِ الٰہیہ نیست۔

مخفی نماند کہ اگر مراد از لفظ ممتنع دریں مقام ممتنع ذاتی ست پس ایں مقدمہ مسلم
ست اما مفید نیست زیرا کہ وجود شئِ مذکور ممتنع ذاتی نیست تا در کلیۂ کبریٰ مندرج گردد

یک روزہ صفحہ ۱۸ کا اصل فوٹو

سبحانہ وتعالیٰ عما یقولون علواً کبیراً

بحمد اللہ الکریم المتعال دریں ایام سعادت التیام رسالہ نادرہ مجالہ نو

مشتمل بر اثبات عموم قدرت رب تعالیٰ المعروف بہ نسخہ

الجهد المقل
في تنزيه
المعز والمذل

تالیف منیف تصنیف شریف علامہ زمان حضرت مولانا محمود حسن صاحب
مدرس مدرسہ دیوبند

باہتمام العبد البلید بالبلدی محمد الدعوی

قد طبع في المطبع البلالي الواقع في ساڈھورہ

قیمت

الجہد المقل کا صفحہ ٹائیٹل

۴۱

ہے کہ معتزلہ صرف کلام لفظی کو کلام باری کہتے ہیں کیونکہ کلام نفسی کے تو صریح منکر ہی ہیں تو اب خلاصہ
یہ ہوا کہ کلام لفظی از قبیل افعال ہے نہ از قبیل صفات تو جس صدق و کذب کو اوسکی صفت کہا جائیگا
وہ بالبداہۃ صفت فعلی ہوگی نہ صفۃ ذاتی ہمارا مطلب اس موقعہ میں فقط یہی ہے کہ صدق و
کذب مذکور صفات فعلیہ میں سے وہ تو بحمد اللہ ثابت و ظاہر ہوگیا مگر دو باتیں ہمارے مفید مدعا عبارت
مذکورہ سے اور معلوم ہوگئیں اول تو یہ کہ صدق و کذب مذکور کے ثبوت امتناع کے لئے جو کہ صفات
فعلیہ میں داخل ہے قبیح و ہو سبحانہ لا یفعل القبیح سے استدلال کرنا معتزلہ کا مشرب ہے دوسرے
یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہ امر مسلک اہل سنت کے خلاف اور باطل ہے چنانچہ میر صاحب کا وہ ہونہار
علی المسلم و مسترف بطلانہ فرمانا اسکے لئے دلیل شافی ہے سو یہ دونوں باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

مقدمہ ہفتم

امر ہفتم یہ ہے کہ صدور قبائح اور قدرت علی القبائح میں زمین آسمان کا فرق ہے امر اول کو عند
اہل السنۃ بہ نسبت ذات خالق الکائنات محال کہا جاتا ہے تو امر دوم مسلمات میں سے ہے سب
جانتے ہیں کہ ذات تعالی شانہ سے افعال قبیحہ کے صدور کی نوبت نہیں آسکتی لیکن افعال قبیحہ
کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق تسلیم فرماتے ہیں کیونکہ خرابی ہے تو اون کے صدور
میں ہے نفس مقدوریۃ میں اصلا کوئی خرابی لازم نہیں آتی اگر ہوتا ہے تو کمال قدرۃ ثابت ہوتا
ہے بلکہ امور مذکورہ کو قدرت سے خارج کرنے میں عموم قدرۃ علی الممکنات جو داخل کمال اور مسلمات
اہل سنت میں سے ہے باطل ہوجائیگا کتب عقاید میں قدرتہ تعالی تعم سایر الممکنات اور کل ممکن
مقدور موجود ہے ادہر امکان کو مستلزم مقدوریۃ کہنا سب کا قول ہے پھر صورت مقدوریۃ قبائح میں
سوا ثلثہ مذکورہ امتناع ذاتی تینوں میں سے کسی کا تحقق لازم نہیں آتا تو اب افعال قبیحہ کو قدرت قدیمہ حق
تعالی شانہ سے کیونکر خارج کہہ سکتے ہیں البتہ جو امور ایسے ہوں کہ اونکے امکان صدور سے انفکاک
ذات عن نفسہا یا انفکاک لوازم ذات لازم آئے جیسے اکل و شرب وغیرہ تو البتہ اونکو اگر قدرت قدیمہ سے
خارج مانئے تو حق ہے کما لا یخفی علی اللبیب بالجملہ قبائح کے صدور کو ممکن بالذات کہنا بجا اور مذہب
اہل سنت ہے البتہ بوجہ امتناع بالغیر اونکے تحقق و فعلیۃ صدور کے کبھی نوبت نہیں آسکتی جسکا خلاصہ
ہوا کہ قبائح تحت القدرۃ داخل ہوکر بوجہ حکمت و عدل و تقدس ممتنع الوقوع ہیں یہ ہرگز نہیں کہ امور

الجہد المقل صفحہ ۴۱ کا اصل فوٹو

۴۴

ممتنع ذاتی کا دعوی کیا جائے بلکہ امرین مذکورین احقر میں سے کسی ایک طریقہ سے امتناع ذاتی کا ثبوت
فرمانا ضرور ہے یعنی یا تو یہ امر محقق ہونا چاہئے کہ درصورت کذب کلام لفظی انفکاک ذات یا لوازم ذات
من ذات الملزوم ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ کسی دلیل سے معلوم ہوجائے کہ کذب مذکور قدرت قدیمہ
الی معدوات خارج ہے اور بالنظر الی القدرۃ ممتنع التحقق ہے کسی دوسری صفۃ مثل حکمت و عدل وغیرہ
کی وجہ سے ممتنع نہیں اور اگر دلیل عقلی ہو تو یہ ضرور ملحوظ رہے کہ درصورت کذب کلام لفظی ذات باریتعالی
میں کوئی تغیر اور نقصان لازم آتا ہے یا صفات ذاتیہ میں یا صفات اضافیہ فعلیہ میں جب تک اس امر کی
تعیین نہوگی محض لزوم نقص مطلق سے فریق ثانی کا مدعا یعنی امتناع ذاتی ثابت نہو سکیگا کیونکہ حسب
معروضہ سابق نقص فی الصفات الذاتیہ کا اور حکم ہے اور نقص فی الافعال کا دوسرا حکم ہے نقص
اول ممتنع بالذات ہے تو نقص ثانی ممتنع بالغیر اسکے سوا یہ بھی ملحوظ رہے کہ کذب کلام نفسی کے ممتنع ہونے
کی وجہ سے کلام لفظی کا امتناع ثابت کریں تو یہ بھی بیان فرمادیں کہ ہر دو معنی مذکورہ کلام نفسی میں سے
کون سے معنی مراد ہیں اور اون معنی میں امتناع کذب کیسا ہے ذاتی یا بالغیر انشاء اللہ بعد ملاحظہ امور ملحوظہ
تو جملہ استدلالات و اعتراضات فریق ثانی کا ابطال و لغویۃ ثابت ہوجائیگی عقلیہ ہوں یا نقلیہ کما سیاتی
مفصلا باقی یہ امر سب پر روشن ہے کہ جو حضرات قضیہ غیر مطابق للواقع کو مقدور باری فرماتے ہیں
اونکا یہ مطلب ہے کہ باوجود انکشاف واقع اور ادراک عدم مطابقت قضیہ غیر واقعی کا انعقاد و اصدار قدرت
باری جل سلطانہ میں داخل ہے یہ مدعا ہرگز نہیں کہ بسبب عدم انکشاف واقع امر غیر واقعی کو واقعی سمجھ کر جس کو
بعینہ جہل کہتے قضیہ غیر واقعی کا انعقاد و تنزل مقدور باری ہے و ہذا ہو بعید کما لا یخفی علی من کان لہ
قلب او القی السمع و ہو شہید یعنی مثلا حالت قعود زید میں جناب باری کو اوسکے قعود کا علم تام ضروری
ہے اور قضیہ زید قائم کے خلاف واقع ہونیکا بھی پورا پورا انکشاف ہے مگر باوجود اسکے بالقصد و الاختیار
جملہ زید قائم کا منعقد فرمانا اور لباس حروف و الفاظ عطا کر کے ملائکہ و عباد پر نازل کر دینا ایزد متعال کی قدرت
قدیمہ میں داخل ہے یہ نہیں کہ حالت قعود زید میں بسبب عدم علم و غلطی انکشاف اوسکو قائم سمجھکر جملہ
زید قائم فرما دینا ممکن ہے جسکو صریح کذب فی العلم یعنی جہل کہنا چاہئے اسکی امتناع ذاتی میں کسکو کلام ہے
خلاصہ یہ نکلا کہ ما بہ النزاع بین الفریقین امکان کذب فی الکلام اللفظی ہے امکان کذب فی العلم
ہرگز نہیں۔

الجہد المقل صفحہ ۴۴ کا اصل فوٹو

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا

الحمد للہ کہ رسالہ معہمہ در رد زنادقہ منافقین ملحدین

المسمّٰی بہ

الفیصلۃ الحجازیۃ السلطانیہ
بین اہل السنّۃ
وبین الجہمیّۃ الثنائیّہ

مؤلفہ

خاکسار عبد الاحد خانپوری عفا اللہ عنہ

حال مقیم شہر راولپنڈی

محلہ تالاب پختہ

مطبوعہ امان سرحد برقی پریس راولپنڈی

الفیصلۃ الحجازیہ سرورق ٹائٹل

سے بڑھکر اس کی مجلس سے بچنا چاہئے۔ میں اس جگہ اس کے جہل اور کفر کی ایک مثال
سناتا ہوں تاکہ اُس کا جہل اور کفر ظاہر ہو جاوے اور معلوم ہو جاوے کہ وہ باطل کو
اَبْطَل کے ساتھ رد کرتا ہے وہ منافق بظاہر اسلام کی نصرت کے واسطے جاتا ہے
اور حقیقت میں خود کافر بلکہ اکفر ہو کر اسلام کی بیخکنی کر کے آتا ہے جیسے کہ علماء نے
مثل بیان کی کمن رام مبنی قصراً فہدم مصراً یعنی جیسے کوئی ایک مکان بنانا چاہے سو ایک
شہر کو منہدم کر دے یا جیسے کہ علماء نے مثل کہی خرجت النعامۃ تطلب قرنین فعادت
بلا اُذنین یعنی شتر مرغ نکلا دو سینگ ڈھونڈنے کو سو کھو آیا دونوں کان۔ یہ زندیق
بھی جاتا ہے اسلام کی مدد کے واسطے سو اسلام کی بیخکنی کر کے بغیر ایمان کے واپس آتا ہے۔
چنانچہ یہاں راولپنڈی میں آریہ کے ساتھ بحث کرنے کو آیا اور اشتہار دیا اور عوام کو
جمع کیا اور آریہ کو سٹیج پر کھڑا کیا۔ اس آریہ نے قرآن پہ اعتراض کیا کہ قرآن میں لکھا ہے
ان اللہ علی کل شیٔ قدیر یعنی اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اللہ اپنی مثل بنانے پر بھی قادر
ہے یا نہیں۔ سو اس اجہل الناس نے کہا کہ ہاں قادر ہے اپنی مثل بنا سکتا ہے۔ دیکھو اس
اکفر الکافرین اجہل الناس کو اس خبیث کے پلید مونہہ سے کتنا کفر عظیم نکلا جس کا کوئی
کافر بھی قائل نہیں ہو سکتا۔ ثنویہ (مجوسی) جو سب سے بدتر مشرک ہیں اس لئے کہ دو خالق
کے قائل ہیں ایک خالق خیر جسکو نور کہتے ہیں دوسرا خالق شر جسکو ظلمت کہتے ہیں۔ لیکن
وہ لوگ ان دونوں کے ہم مثل ہونے کے قائل نہیں ہیں بلکہ بعض ان میں سے اس بات کے
قائل ہیں کہ خالق خیر یعنی نور نے خالق شر یعنی ظلمت کو پیدا کیا پس وہ اُس کا مخلوق
ہوا سو وہ لوگ اُس کو ناقص اور شریر بدبو بشکل ظلمانی کہتے ہیں اور خالق خیر کو قدیم
نورانی کہتے ہیں سو وے لوگ بھی مثلیت کے قائل نہیں ہیں۔ چنانچہ یہ بحث کتاب انہار
کفر ثناء اللہ کے صفحہ ۵۰ سے تا صفحہ ۵۲ خوب بسط و تفصیل کے ساتھ مرقوم ہے اور کتاب
مذکور کے صفحہ ۲۲ سطر ۲۲ میں اس مسئلہ کی نقل فتح الباری سے بھی موجود ہے اور خاکسار
کی کتاب مسمی بہ سوط اللہ العزیز الحکیم الباری علی متن الحافظ عبد الکریم اللاری کے صفحہ ۲۸
سے تا صفحہ ۲۴ بھی مرقوم ہے۔ اس میں صفحہ ۲۳ سطر ۲ میں لکھا کہ یہ اعتراض سب سے پہلے
شیطان نے کیا اور حافظ ابن القیمؒ کی کتاب مفتاح دار السعادۃ جلد اول صفحہ ۲۳ سطر ۳

ہوگی جیسے کہ پہلی توبہ تھی۔ اور اگر زندیق منافق آدمی اپنے دل سے خالص توبہ کرے تو اللہ اُس کی توبہ قبول فرمالیگا کیونکہ وہ عالم الغیب ہے جانتا ہے کہ یہ توبہ اس کے دل سے ہے۔ لیکن ہم لوگ غیب نہیں جانتے اسلئے اُس کی توبہ نہیں قبول کرتے اور نہ قتل وغیرہ جو اُس کی سزا ہے اُس سے ہٹاتے ہیں؛ (چنانچہ کتاب اظہار کفر ثناء اللہ کے صفحہ ۲۱۱ سطر ۳ میں شیخ الاسلام کے کلام سے مفصل بیان ہوا)۔

اور اُس کے قتل کی ایک اور دلیل بھی ہے لیکن مجھ کو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ میں نے اسکو امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کیا یا نہیں۔ لیکن حرم شریف میں اور مجالس میں ضرور پیش کی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے وقاتلوهم حتى لاتكون فتنة ويكون الدين كله لله۔ ترجمہ: اور لڑتے رہو اُن کفار سے یہاں تک کہ دین سارا کا سارا اللہ ہی کا ہو جائے؛ اور ثناء اللہ ملحد زندیق کا دین اللہ کا دین نہیں ہے۔ اُس کا کچھ دین تو فلاسفہ دہریہ نمارودہ صابئین کا ہے جو ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں۔ اور کچھ دین اس کا معطلہ فراعنہ کا ہے؛ جو دشمن ہیں کلیم اللہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کچھ دین اسکا دجالوں نیچریوں مرزائیوں کا ہے جو دشمن ہیں عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور جو لوگ ان تین پیغمبروں کے مقابل ہیں الوہیت و ربوبیت کے مدعی و مقر ہیں۔ اور کچھ دین اس کا ابوجہل کا ہے جو اس امت کا فرعون تھا بلکہ اُس سے بھی بدتر ہے کیونکہ وہ تثلیث کا قائل نہ تھا اور یہ زندیق اللہ عز وجل کی ہزاروں مثلیں قرار دیتا ہے باقرار خود چنانچہ آگے آئیگا انشاء اللہ تعالےٰ بلکہ اُس کا تمام دین غیر اللہ کا ہے بلکہ وہ اُصول ستہ آمنت باللہ کا منکر ہے پس وہ بحکم قرآن واجب القتل ہے فافہم۔ اور تفصیل اس کی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے قول سے کتاب اظہار کفر ثناء اللہ کے صفحہ ۲۱۱ سطر ۱۴ میں بیان ہو چکی ہے۔ (اور یہ گفتگو اور بحث خاکسار کی مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کے روبرو واقع ہوئی تعداد انکی تخمیناً چالیس پچاس کی ہوگی اور اُن میں جناب مولوی عبد القادر صاحب قصوری صدر انجمن خلافت پنجاب اور جناب منشی عبد العزیز صاحب سکرٹری انجمن اہل حدیث مسجد چینیاں لاہور اور خاکسار کا برادر زادہ بھائی مولوی مظفر الدین ساکن راولپنڈی بھی موجود تھے۔ اور مولوی اسمٰعیل صاحب ٹونکی اور مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی وغیرہم بہت لوگ پنجاب اور ہندوستان کے۔ اور مولوی مظفر الدین تو میرے ساتھ امیر المؤمنین کے موٹر پر سوار ہو گیا تھا۔ اگر کسی کو شک ہو تو ان حضرات سے

الفیصلۃ الحجازیہ ۸ کا اصل فوٹو

قارئینِ کرام:۔ مندرجہ بالا کُتب کے حوالہ جات اور اصل فوٹو بھی آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی جو کہ دیوبندی، غیر مقلّدین، تبلیغی اور جماعت اسلامی کے مسلّمہ بزرگ اور شہید ہیں۔ ان کی تصنیف یکروزہ ہے۔ الجہد المقل دیوبندی حضرات کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب کی تالیف ہے۔ غیر مقلّدین اہلحدیث حضرات کے نواب وحید الزماں صاحب حیدر آبادی جو کہ مترجم صحاح ستہ ہیں کی کتاب ہدیۃ المہدی ہے۔ الفیصلۃ الحجازیہ یہ غیر مقلّدین حضرات کے قاضی عبد الاحد خان پوری کی تصنیف ہے۔ جسمیں انہوں نے اپنے مسلک کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ اور نظریہ جو انہوں نے آریہ کو جواب دیتے ہوئے عوام کے سامنے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مثل بنا سکتا ہے۔

یہ کسی اہلِ سُنّت وجماعت کے عالم کی تحریر نہیں۔ بلکہ غیر مقلّدین حضرات کے مولوی عبد الاحد خان پوری کی تحریر ہے اس کو آپ الزام نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اسکو حقیقت تسلیم کریں گے۔ لیکن صرف مولوی قاضی عبد الاحد خان پوری نے صداقت اور جُرأت سے کام لیکر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو اکفر الکافرین۔ اجہل الناس قرار دیا۔ اب اہلحدیث حضرات توحید توحید کا نام لیکر اہلِ سُنّت وجماعت کے اکابر پر کفر و شرک کے فتووں کی بوچھاڑ کرنا کہاں تک صداقت پر مبنی ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں نے تو بیدینی اور گمراہی کے فروغ کے لیے دروازہ کھولا ہے۔

اللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

جو حق تعالیٰ شانہ در دین آخر الزمان بطور مقدمہ ظہور صاحب الزمان علیہ السلام

الجزء الاول من

کتاب ہدیۃ المہدی

مشتمل بر عقائد اہل حدیث [illegible]

سنہ ١٣٢٥ ہجری

تالیف اضعف عباد اللہ المنان المدعو وحید الزمان غفر لہ الرحمان

پبلشرز: اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ

مطبع پاکستان ٹائمز پریس لاہور با اہتمام رفاقت حسن پرنٹر۔

ہدیۃ المہدی کا صفحۂ ٹائیٹل

النوی والدیان والدهر والمسعر والوفی والمولی وذو انتقام والطیب والحیی
والستیر وقیل اوائل السور ایضاً **فصل** وله تعالیٰ صفاتٌ وَرَدَت فی الشرع فنصف
بجمیع تلك الصفات لا نأوّلُ ولا ننکر ولا نشبه وهی علی نوعین صفات ذاتیة
قدیمة ازلیة کالحیوة والعلم والقدرة والارادة والمشیة والجلال والعز والسمع
والبصر وقوة الکلام وصفات فعلیة حادثة وقیل قدیمة والتعلق حادث و
اختاره الشیخ ولی الله من اصحابنا فقال لایقوم بذاته حادث وانما الحدوث
فی تعلق الصفات بمتعلقاتها وقت تعلق الارادة بوقوعها حتی ظهر الافعال
ومن الصفات الفعلیة الحادثة الکلام والاستواء والضحك والنزول والصعود
والاتیان والمجیئ والقرب والبعد والدنو والوطاة والتنفس والتعجب والفرح والتبشبش
والنظر والحثی والغیرة والتحوّل والغضب والدلال علی قولٍ والحیاء والاستهزاء و
السخریة والمکر والخداع والکید والفراغ والتردد والفضل والرحمة والاحتجاب
والصبر واعادة الخلق والامر والنهی والاستدراج والحب والبغض والرضاء
والکراهیة والسخط والمقت والموالاة والمعاداة والمشی والهرولة والمحاضرة
والمصافحة والاطلاع والاشراف والتکوین والخلق والعندیة وتقلیب القلوب
والوعد والوعید واسماع الکلام بعض خلقه والتجلی العارض علی بعض الحال
دون الفرح اذ علیه التجلی الدائمی والظهور فی ای صورة شاء **فصل** هو عالم
بجمیع المعلومات علی وجه التفصیل من الجزئیات والکلیات والموجودات و
المعدومات والممکنات والمستحیلات محیط بما یجری تحت تخوم الارضین الی اعلی
السموات لا یعزب عنه مثقال ذرّة فی السموات ولا فی الارض ومامن دابّة

ہدیۃ المہدی صفحہ ٧ کا اصل فوٹو

مولوی وحید الزمان اہلحدیث نے لکھا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ جب آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے تو عرشِ معلّٰی اس سے خالی رہتا ہے۔ یہ قول زیادہ صحیح ہے" (ہدیۃ المہدی جلد ا ص ۱۱)[1]

اللہ تعالیٰ عرش پر ہے

مولوی عبد الجبار سلفی اہلحدیث لکھتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ کے عرش پر ہونے کا منکر کافر ہے"

(استواء علی العرش ص ۳۵)

"صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ عزّ وجل بذاتہ عرشِ عظیم پر مستوی ہے ہر جگہ نہیں"

(استواء علی العرش ص ۳۷)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے دیوبندی اور اہلحدیث حضرات کے مجدد ابن تیمیہ کا عقیدہ لکھا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے نہ اس سے چھوٹا ہے اور نہ اس سے بڑا ہے" (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۰۰ مطبوعہ مصر)[2]

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اہلحدیث کا عقیدہ ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے"

(اخبار "اہلحدیث" امرتسر ص ۶ ہم ۲ اپریل، یکم مئی ۱۹۰۵ء)

اللہ ہر جگہ نہیں

مولوی عبد الستار دہلوی اہلحدیث نے لکھا ہے کہ:۔

"خدا کو ہر جگہ ماننا معتزلہ و جہمیہ وغیرہ فرق ضالہ کا باطل عقیدہ ہے" (فتاویٰ ستاریہ جلد ۲ ص ۸۴)

اللہ محتاج ہے

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کے مجدد ابن تیمیہ کے اللہ تعالیٰ کے متعلق عقائد باطلہ اپنی کتاب فتاویٰ حدیثیہ میں درج کیے ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں:۔

"اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہی محتاج ہے جیسے کُل جزء کا محتاج ہے"

---

[1] ہدیۃ المہدی صفحہ ۱۱، کا اصل فوٹو، صفحہ ۳۱ پر دیکھیے۔

[2] فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۰۰ کا اصل فوٹو صفحہ ۳۲ پر دیکھیے

والافعال كما قال كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ولا يجوز اطلاق الحركة والانتقال على فعله
وان صح عليه الحركة والانتقال من مكان الى مكان كما قال وَجَاءَ رَبُّكَ وقال
هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ وفي الحديث اتيته هرولة واخرج البخاري
وابن الاثرم في كتاب السنة عن فضيل بن عياض احد الاولياء الكرام و
الائمة العظام قال اذا قال لك الجهمي انا اكفر برب يزول عن مكانه فقل
انا اؤمن برب يفعل ما يشاء وقال الحافظ عبد الرحمن بن مندة انه تعالى اذا
نزل يخلو منه العرش وهذا هو الانتقال وحكى عن ابن تيمية انه ينزل كما
انا انزل عن المنبر وفي حديث النزول ثم يصعد الجبار الى كرسيه والصعود
والنزول والمجيء والاتيان لا تتصور الا بالحركة والانتقال واخطأ الشيخ ولي
من اصحابنا حيث قال تبعا لشيخنا ابن جرير الطبري ولا يصح عليه الانتقال لانه
لم يقم دليل شرعي على استحالته وكذلك اخطأ اليافعي الشافعي حيث
قرر مذهب السلف انه تعالى بريء عن الحركة والانتقال ثم عزاه الى شيخنا
عبد القادر الجيلي اذ لم يات بقول واحد من السلف على تلك البراءة
نعم حركته وانتقاله بلا كيف لا يشابه حركتنا وانتقالنا كما ان حدثه لا يشابه
حدثنا فحركته وانتقاله عبارة عن ظهوره وتجليه في محل آخر غير المحل الاول
وهو صحيح بلا مرية ومن ههنا قال امامنا احمد بن حنبل في رسالته الى
مسدد بن مسرهد انه سبحانه اذا نزل فلا يخلو منه العرش والتجلي و
الظهور في مكانين مختلفين او في امكنة مختلفة متعدد محقق في آن واحد
لا يستحيل في ذات الله تعالى انما المحال تمكن الممكن في مكانين مختلفين في آن

ہدیۃ المہدی صفحہ ۱۱ کا اصل فوٹو

۱۰۰

منهم وقد كتب اليه بعض أجلاء أهل عصره علما ومعرفة سنة خمس وسبعمائة من خلان إلى
الشيخ الكبير العالم إمام أهل عصره بزعمه أما بعد فانا احببناك في الله زمانا وأعرضنا عما يقال
فيك اعراض الفضل الحسنة إلى أن ظهر لنا خلاف موجبات المحبة بحكم مايقتضيه العقل والحس
وهل يشك في الليل عاقل إذا غربت الشمس وأنك أظهرت أنك قائم بالأمر بالمعروف والنهي عن
المنكر والله أعلم بقصدك ونيتك ولكن الاخلاص مع العمل ينتج ظهور القبول وما رأينا آل أمرك
إلا إلى هتك الأستار والاعراض باتباع من لايوثق بقوله من أهل الأهواء والأغراض فهو سائر
زمانه يسب الأوصاف والذوات ولم يقنع بسب الأحياء حتى حكم بتكفير الأموات ولم يكفه التعرض
على من تأخر من صالحي السلف حتى تعدى إلى الصدر الأول ومن له أعلى المراتب في الفضل فيا ويح
من هؤلاء خصماؤه يوم القيامة وهيهات أن لايناله غضب وأنى له بالسلامة وكنت ممن سمعه وهو
على منبر جامع الجبل بالصالحية وقد ذكر عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال إن عمر له غلطات
وبليات وأي بليات وأخبر عنه بعض السلف أنه ذكر علي بن أبي طالب رضي الله عنه في مجلس
آخر فقال ان عليا أخطأ في أكثر من ثلاثمائة مكان فياليت شعري من أين يحصل لك الصواب
إذا أخطأ علي بزعمك كرم الله وجهه وعمر بن الخطاب والان قد بلغ هذا الحال إلى منتهاه والأمر
إلى مقتضاه ولا ينفعني إلا القيام في أمرك ودفع شرك لأنك قد أفرطت في الغي ووصل أذاك إلى كل
ميت وحي وتلزمني الغيرة شرعا لله ولرسوله ويلزم ذلك جميع المؤمنين وسائر عباد الله المسلمين بحكم
مايقوله العلماء وهم أهل الشرع وأرباب السيف الذين بهم الوصل والقطع إلى أن يحصل منك الكف
عن أعراض الصالحين رضي الله عنهم أجمعين اه. واعلم أنه خالف الناس في مسائل نبه عليها التاج
السبكي وغيره فمما خرق فيه الاجماع قوله في علي الطلاق أنه لايقع عليه بل عليه كفارة يمين ولم
يقل بالكفارة أحد من المسلمين قبله وأن طلاق الحائض لايقع وكذا الطلاق في طهر جامع فيه وأن
الصلاة إذا تركت عمدا لايجب قضاؤها وأن الحائض يباح لها الطواف بالبيت ولا كفارة عليها
وأن الطلاق الثلاث يرد إلى واحدة وكان هو قبل ادعائه ذلك نقل اجماع المسلمين على خلافه وأن
المكوس حلال لمن أقطعها وأنها إذا أخذت من التجار أجزأتهم عن الزكاة وان لم تكن باسم
الزكاة ولا رسمها وأن المائعات لاتنجس بموت حيوان فيها كالفأرة وان الجنب يصلي تطوعه
بالليل ولا يؤخره إلى أن يغتسل قبل الفجر وان كان بالبلد وأن شرط الواقف غير معتبر بل لو
وقف على الشافعية صرف إلى الحنفية وبالعكس وعلى القضاة صرف إلى الصوفية في أمثال ذلك
من مسائل الأصول مسألة الحسن والقبح التزم كل مايرد عليها وأن مخالف الاجماع لايكفر ولا
يفسق وأن ربنا سبحانه وتعالى عما يقول الظالمون والجاحدون علوا كبيرا محل الحوادث تعالى
الله عن ذلك وتقدس وأنه مركب تفتقر ذاته افتقار الكل للجزء تعالى الله عن ذلك وتقدس
وأن القرآن محدث في ذات الله تعالى الله عن ذلك وأن العالم قديم بالنوع ولم يزل مع الله مخلوقا
دائما فجعله موجبا بالذات لافاعلا بالاختيار تعالى الله عن ذلك وقوله بالجسمية والجهة والانتقال
وأنه بقدر العرش لاأصغر ولا أكبر تعالى الله عن هذا الافتراء الشنيع القبيح والكفر البراح
الصريح وخذل متبعيه وشتت شمل معتقديه وقال ان النار تفنى وأن الأنبياء غير معصومين وأن
رسول الله صلى الله عليه وسلم لاجاه له ولا يتوسل به وأن انشاء السفر اليه بسبب الزيارة معصية
لاتقصر الصلاة فيه وسيحرم ذلك يوم الحاجة ماسة إلى شفاعته وأن التوراة والانجيل لم تبدل ألفاظهما
وانما بدلت معانيهما اه وقال بعضهم ومن نظر الى كتبه لم ينسب اليه أكثر هذه المسائل غير أنه

فائل

فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۰۰ کا اصل فوٹو

اللہ مرکب ہے اور فاعل مختار نہیں

اللہ تعالےٰ مرکب ہے، اللہ تعالےٰ فاعل مختار نہیں، اللہ تعالےٰ محل حوادث ہے۔[لہ] (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۰۰)

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ انسانوں کی طرح ہے

مولوی عبدالجبار سلفی وہابی یوں رقمطراز ہیں کہ:۔

"دستِ خداوندی کا حقیقی (مثل انسانوں کے) ہونا صحیح ہے"!!

(استواء علی العرش صفحہ ۳۵)

اللہ تعالےٰ بھولا دینے والا ہے

دیوبندیوں کے مولوی محمود الحسن صاحب قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو بھولا دینے والا قرار دیا ہے۔

فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا۔ (پ ۲۱ ع ۱۵)

سو اب چکھو مزہ جیسے تم نے بھلا دیا تھا اُس اپنے دن کو ملنے کو۔ ہم نے بھلا دیا تم کو۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی بھلا دینے والا ترجمہ کیا ہے جو کہ درج ہے۔

"تو اب اس کا مزہ چکھو کہ تم اپنے اس دن کے آنے کو بھولے رہے ہم نے تم کو بھلا دیا"۔

اعلیحضرت امام اہلسنت احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمتہ کا ترجمہ

اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے۔ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا۔

قارئین کرام! اعلیحضرت علیہ الرحمتہ کا ترجمہ کتنا اعلےٰ ہے۔ جسمیں عظمت خداوندی آشکارا ہو رہی ہے۔

لہ۔ فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۔۔۔ کا اصل فوٹو صفحہ ۳۲ پر دیکھئے۔

اللہ تعالیٰ دغا، دھوکہ اور مذاق کرنے والا ہے

دیوبندی حضرات کے مولوی محمود الحسن صاحب قرآنِ پاک کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ۔ البتہ منافق دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا۔ (پ۵ ع ۱۷)

مودودی صاحب نے اِس کا ترجمہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ میں ڈال رکھنے والا کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ (تفہیم القرآن پ۵ ع ۱۸)

اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ

بے شک منافق لوگ گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں۔ اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔ (پ۵ ع ۱۸)

قارئینِ کرام: اللہ تعالےٰ کے متعلق مندرجہ بالا عقائد اور نظریات جو درج کئے گئے ہیں۔ دیوبندیوں، غیر مقلدین، جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے اکابر کی کتب سے درج کیے گئے ہیں۔ اور ان کی اصل کتب کی فوٹو بھی ساتھ ہی دے دی ہے۔ تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے۔

اَب مُسلمانوں کو دعوتِ غور و فکر دی جاتی ہے کہ ایسے عقائد اور نظریات درج کرنے والے حضرات نے اِسلام کی کیا خدمت کی ہے۔ اور مسلمانوں کو کیا درس دیا ہے۔ جبکہ کسی غیر مُسلم سے بھی آپ بات کریں تو وہ اللہ تعالےٰ کی شانِ اقدس میں کبھی بھی ایسا نظریہ اور عقیدہ قطعاً زبان پر نہیں لاتے گا۔ ایسے نظریات اور عقائد رکھنے اور لکھنے والے حضرات کو جو اپنے اکابر، بزرگ، مجدد، محدث اور مفسر قرار دیں۔ انہوں نے عظمتِ توحید کیا سمجھی؟

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

عکسی قرآن مجید مترجم و محشّٰی

مکمل ترجمہ مع تفسیری فوائد موضح الفرقان تا سورۂ آل عمران
از حجۃ الاسلام شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن قدس اللہ سرہٗ
بقیہ فوائد تا ختم قرآن پاک
از شیخ الاسلام (پاکستان) حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہٗ

دار التصنیف لمیٹڈ۔ شاہراہِ لیاقت۔ صدر۔ کراچی (پاکستان)

يحكم بينكم يوم القيمة ولن يجعل الله للكفرين على المؤمنين
فیصلہ کریگا تم میں قیامت کے دن اور ہرگز نہ دیگا اللہ کافروں کو مسلمانوں پر
سبيلا ﴿١٤١﴾ ان المنفقين يخدعون الله وهو خادعهم واذا
غلبہ کی راہ ف۱ البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دیگا ف۲ اور جب
قاموا الى الصلوة قاموا كسالى يراءون الناس ولا يذكرون الله
کھڑے ہوں نماز کو تو کھڑے ہوں ہارے جی سے لوگوں کے دکھانے کو اور یاد نہ کریں اللہ کو
الا قليلا ﴿١٤٢﴾ مذبذبين بين ذلك لا الى هؤلاء ولا الى هؤلاء
مگر تھوڑا سا ف۳ ادھر میں لٹکتے ہیں دونوں کے بیچ نہ ان کی طرف اور نہ اُن کی طرف
ومن يضلل الله فلن تجد له سبيلا ﴿١٤٣﴾ يايها الذين امنوا
اور جس کو گمراہ کرے اللہ تو ہرگز نہ پاوے گا تو اس کے واسطے کہیں راہ ف۴ اے ایمان والو
لا تتخذوا الكفرين اولياء من دون المؤمنين اتريدون ان
نہ بناؤ کافروں کو اپنا رفیق مسلمانوں کو چھوڑ کر کیا لیا چاہتے ہو
تجعلوا لله عليكم سلطنا مبينا ﴿١٤٤﴾ ان المنفقين في الدرك الاسفل
اپنے اوپر اللہ کا الزام صریح ☆ بیشک منافق ہیں سب سے نیچے درجہ میں
من النار ولن تجد لهم نصيرا ﴿١٤٥﴾ الا الذين تابوا واصلحوا
دوزخ کے اور ہرگز نہ پاوے گا تو ان کے واسطے کوئی مددگار ف۵ مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی
واعتصموا بالله واخلصوا دينهم لله فاولئك مع المؤمنين
اور مضبوط پکڑا اللہ کو اور خالص حکم بردار ہوئے اللہ کے سو وہ ہیں ایمان والوں کے ساتھ
وسوف يؤت الله المؤمنين اجرا عظيما ﴿١٤٦﴾ ما يفعل الله
اور جلد دیگا اللہ ایمان والوں کو بڑا ثواب ف۶ کیا کریگا اللہ
بعذابكم ان شكرتم وامنتم وكان الله شاكرا عليما ﴿١٤٧﴾
تم کو عذاب کر کے اگر تم حق کو مانو اور یقین رکھو اور اللہ قدردان ہے سب کچھ جانتا ف۷

ع ٢٠

الله يجعل لكم فرقانا ويكفر عنكم سياتكم ويغفر لكم
اللہ تو کر دے گا تم میں فیصلہ اور دور کر دیگا تم سے تمہارے گناہ اور تم کو بخش دے گا
والله ذو الفضل العظيم ﴿٢٩﴾ واذ يمكر بك الذين كفروا
اور اللہ کا فضل بڑا ہے ☆ اور جب فریب کرتے تھے کافر
ليثبتوك او يقتلوك او يخرجوك ويمكرون ويمكر الله
کہ تجھ کو قید کر دیں یا مار ڈالیں یا نکال دیں اور وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا
والله خير المكرين ﴿٣٠﴾ واذا تتلى عليهم ايتنا قالوا قد
اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے ف۲ اور جب کوئی پڑھے ان پر ہماری آیتیں تو کہیں ہم
سمعنا لو نشاء لقلنا مثل هذا ان هذا الا اساطير
سن چکے اگر ہم چاہیں تو ہم بھی کہہ لیں ایسا یہ تو کچھ بھی نہیں مگر احوال ہیں
الاولين ﴿٣١﴾ واذ قالوا اللهم ان كان هذا هو الحق من
اگلوں کے ف۳ اور جب وہ کہنے لگے کہ یا اللہ اگر یہی دین حق ہے تیری
عندك فامطر علينا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب
طرف سے تو ہم پر برسا دے پتھر آسمان سے یا لا ہم پر کوئی عذاب
اليم ﴿٣٢﴾ وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله
دردناک ف۴ اور اللہ ہرگز نہ عذاب کرتا ان پر جب تک تو رہتا ان میں ف۵ اور اللہ ہرگز نہ عذاب
معذبهم وهم يستغفرون ﴿٣٣﴾ وما لهم الا يعذبهم الله وهم
کرے گا ان پر جب تک وہ معافی مانگتے رہیں گے ف۶ اور ان میں کیا بات ہے کہ عذاب نہ کرے ان پر اللہ اور وہ
يصدون عن المسجد الحرام وما كانوا اولياءه ان اولياؤه
روکتے ہیں مسجد حرام سے اور وہ اس کے اختیار والے نہیں اس کے اختیار والے تو وہی ہیں
الا المتقون ولكن اكثرهم لا يعلمون ﴿٣٤﴾ وما كان صلاتهم
جو پرہیزگار ہیں لیکن ان میں اکثروں کو اس کی خبر نہیں ف۷ اور ان کی نماز نہیں تھی

العزيز الرحيم ۞ الذي احسن كل شيء خلقه وبدا خلق
زبردست رحم والا ہے فٹ جس نے خوب بنائی جو چیز بنائی اور شروع کی انسان
الانسان من طين ۞ ثم جعل نسله من سللة من ماء مهين ۞
کی پیدائش ایک گارے سے پھر بنائی اُسکی اولاد نچڑے ہوئے بے قدر پانی سے فٹ
ثم سوىه ونفخ فيه من روحه وجعل لكم السمع والابصار
پھر اُس کو برابر کیا فٹ اور پھونکی اس میں اپنی ایک جان فٹ اور بنادیے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور
والافدة قليلا ما تشكرون ۞ وقالوا ءاذا ضللنا في الارض ءانا
دل تم بہت تھوڑا شکر کرتے ہو فٹ اور کہتے ہیں کیا جب ہم رَل گئے زمین میں کیا ہم کو
لفي خلق جديد بل هم بلقاي ربهم كفرون ۞ قل يتوفىكم
نیا بننا ہے ☆ کچھ نہیں وہ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں فٹ تو کہہ قبض کرلیتا ہے تم کو
ملك الموت الذي وكل بكم ثم الى ربكم ترجعون ۞ ولو ترى
فرشتہ موت کا جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے رب کی طرف پھر جاؤ گے فٹ اور کبھی تو دیکھے
اذ المجرمون ناكسوا رءوسهم عند ربهم ربنا ابصرنا وسمعنا
جس وقت کہ منکر سر ڈالے ہوئے ہونگے اپنے رب کے سامنے فٹ اے رب ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا
فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون ۞ ولو شئنا لاتينا كل نفس
اب ہم کو پھر بھیج دے کہ ہم کریں بھلے کام ہم کو یقین آگیا فٹ اور اگر ہم چاہتے تو سجھا دیتے ہر جی کو
هدىها ولكن حق القول مني لاملان جهنم من الجنة والناس
اس کی راہ لیکن ٹھیک پڑچکی میری کہی بات کہ مجھ کو بھرنی ہے دوزخ جنوں سے اور آدمیوں سے
اجمعين ۞ فذوقوا بما نسيتم لقاء يومكم هذا انا نسينكم و
اکٹھے فٹ سو اب چکھو مزہ جیسے تم نے بھلا دیا تھا اس اپنے دن کے ملنے کو ہم نے بھی بھلا دیا تم کو فٹ اور
ذوقوا عذاب الخلد بما كنتم تعملون ۞ انما يؤمن بايتنا الذين
چکھو عذاب سدا کا عوض اپنے کیے کا ☆ ہماری باتوں کو وہی مانتے ہیں کہ

قرآن مخلوق ہے

وہابی اکابر کے نزدیک قرآن مخلوق ہے۔ وہابیوں کے امام ثناء اللہ امرتسری نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ:

"قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا اور مخلوق ہے"۔

(فتاویٰ ثناء اللہ ص ۲۳۶ ج ۲ مطبوعہ ملتی ص ج ۲ مطبوعہ لاہور)[1]

اسی طرح وہابیہ کے مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری نے بھی اپنے رسالہ میں امرتسری کا عقیدہ لکھا ہے کہ:

"قرآن پاک مخلوق ہے"۔ (الفیصلۃ الحجازیہ ص ۲۷، ۳۲)[2]

مضمون پر تبصرہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن پاک مخلوق ہے۔

(اہلحدیث امرتسر ص ۱۱، ۹ اگست سنہ ۱۹۴۰ء)

"قرآن متلو حادث ہے"۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۱۱، ۹ اگست سنہ ۱۹۴۰ء)

قارئین حضرات! اکابر وہابیہ کا قرآن پاک کے متعلق عقیدہ آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ وہ قرآن کو مخلوق سمجھتے ہیں۔ قرآن پاک اگر مخلوق ہے تو پھر وہ حادث ہے۔ جب حادث ہے تو فنا ہوجانے والا ہے۔ جو کہ قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اللہ کریم

قارئین کرام! امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ امام مالک بن انس، امام ابوحنیفہ، امام احمد، امام شافعی، امام وکیع بن الجراح، امام مزنی اور امام یحییٰ بن یحییٰ علیہم الرضوان کے نزدیک جو قرآن پاک کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔

(کتاب الاسماء والصفات)

---

[1] فتاویٰ ثنائیہ صفحہ ۲۳۷ جلد ۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۴۱ پر دیکھئے

[2] الفیصلۃ الحجازیہ صفحہ ۳۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۴۲ پر دیکھئے

...لازم ہے۔ اخبار شیعہ نے اس کے متعلق ایک عجیب فقرہ لکھا ہے کہ

"ام کلثوم زوجہ عمرؓ جو اپنے بیٹے زید کے ساتھ سنہ ۵۰ھ یا اس سے پہلے مرگئی تھی ہرگز بنت فاطمہؓ نہ تھی۔ بلکہ کوئی اور ام کلثوم تھی۔ جس کو مورخین ... کا بنت علیؓ سمجھ دیا۔" (اخبار شیعہ ۱۴ اگست سنہ رواں صفحہ ۲)

اہلحدیث: شیعہ کا یہ فقرہ پڑھ کر ہمارے منہ سے بے ساختہ نکل گیا ؎

راہ پر اُن کو تو لے آئے ہیں ہم باتوں میں
اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں

"شیعہ" کے اس فقرے سے دو باتیں تو یقیناً ثابت ہیں۔ ایک یہ کہ ام کلثوم زوجہ عمرؓ تھیں۔ دوسری یہ کہ ام کلثوم ام زید (زید ... کی ماں) تھی۔ اب رہی تیسری بات کہ ام کلثوم موصوفہ بنت علیؓ تھی یا کوئی اور تھی۔ شیعہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مورخین کو دھوکا ... اس لئے ہم مورخوں کے حوالے نہیں پیش کرتے۔ بلکہ شیعوں کی مستند کتاب حدیث تہذیب الاحکام سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ ناظرین ... غور سے پڑھیں:۔ عن جعفر علیہ السلام قال ماتت ام کلثوم بنت علی وابنها زید بن عمر ابن الخطاب (کتاب ... جلد دوم صفحہ ۳۸۰ مطبوعہ ایران)

امام جعفر علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ ام کلثوم بنت علیؓ اور اس کا بیٹا زید ابن عمر ابن الخطاب فوت ہو گئے (۴)

ناظرین! یہ کتاب صحاح اربعہ شیعہ میں سے ایک مستند کتاب ہے۔ جس میں مسائل فقہیہ کو مستخرج کر کے شیعہ گروہ کے لئے واجب العمل احکام کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ام کلثوم زوجہ عمرؓ بنت علیؓ تھی۔ لاغیر۔
الحمد للہ یہ مسئلہ اخبار شیعہ کے توسط سے بآسانی طے ہوگیا۔ امید ہے کہ آئندہ شیعہ حضرات اس موضوع پر قلم نہیں اٹھائیں گے ؎

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد
صلح جویاں بخوشی سجدۂ شکرانہ زدند

(۱۰ ستمبر ۱۹۳۳ء)

رسول خدا علیہ السلام خدا کے نور ہیں بجواب "الفقیہ"

"الفقیہ" بذات خود اور اس کے نامہ نگار لیے مدرسہ میں تعلیم پائے ہیں

جہاں اخلاق کی کوئی کتاب داخل نصاب نہیں ہے۔ قلم ہاتھ میں لینے سے پہلے بدگوئی اور دشنام دہی کے پتھر پھینکنے لگ جاتے ہیں۔ ہم الفقیہ کو نصیحت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ہماری نصیحت کو برا سمجھے گا۔ ہاں استاد صاحب کا ایک شعر پیش کئے دیتے ہیں۔ جو فرماتے ہیں ؎

دہان خویش بدشنام میالا صائب!
این زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

بطور مثال ہم "الفقیہ" کی ایک سرخی کا ذکر کرتے ہیں جو الفقیہ مورخہ ۱۴ اپریل میں یوں مرقوم ہے "اہلحدیث کی ٹرٹر" بقول استاد صاحب اس کا جواب یہ ہونا چاہیئے تھا۔ "الفقیہ کی بک بک" مگر ہم ایسا کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ خیر اس تمہیدی نوٹ کے بعد ہم اصل مسئلہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا اور الفقیہ پارٹی کا اتفاق ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نور خدا ہیں۔ مگر اس کی تشریح میں اختلاف ہے۔ "الفقیہ پارٹی کا عقیدہ ہے۔ کہ آنحضرت علیہ السلام اللہ کے نور قدیم ہیں جس کی تشریح میں یہ شعر ہے جو "الفقیہ" میں شائع ہوتا رہا ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

ہم اس عقیدہ کو عقیدہ عیسائیہ بلکہ عقیدہ کفریہ بلکہ عقیدہ دہریہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے عقیدے کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا علیہ السلام خدا کے پیدا کئے ہوئے نور ہیں۔ اسی طرح قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور۔ مخلوق ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔
مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ۔ یعنی ہم نے قرآن کو تیرے دل میں نور بنایا۔ اب قابل غور بات صرف اتنی رہ گئی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور قدیم ہیں یا نور مخلوق ہیں۔

فتاوی ثنائیہ صفحہ ۴۳۷ کا اصل فوٹو

حسب ضابطہ رجسٹری شدہ از جانب سرکار

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

مناظر اسلام حضرت شیخ الاسلام جناب مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمہ اللہ کے ۴۴ سالہ فتاوے و متعلقہ علمی مضامین کا بعنوان "معاملات" بہترین انتخاب

الموسوم بہ

فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم

محشّٰی بحواشی مہتمی ... علامہ دوران استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ابو سعید شرف الدین دہلوی

المعروف بہ

شرفیہ مع تشریحات مفیدہ

حسب الحکم
حضرت الحاج مولانا محمد داؤد راز خطیب جامع اہلحدیث مومن پورہ بمبئی ۱۱
شائع کردہ

مکتبہ اشاعت دینیات مومن پورہ بمبئی نمبر ۱۱

ملنے کا پتہ: ... حاجی محمد علی ... سرپرست مکتبہ اشاعت دینیات مومن پورہ بمبئی نمبر ۱۱

-- فتاویٰ ثنائیہ کا صفحہ ٹائٹل

وغیرہ کے بدعات سے لکھ چکے ہیں پس انہی دلائل سے یہ بھی پہچانتے ہو دالافسا الفارق بینھما پس آپ ان دونوں میں کوئی فارق مؤثر ہم کو بتائیں ورنہ آپ رجعت قہقری فرماتے ہیں!

اور امر دوم جو آپ کی ذات کے ساتھ متعلق ہے وہ یہ ہے کہ آپنے از حد زیادہ اپنی تفسیر عربی میں تحریف قرآن کی کی ہے اور عقائد آپکے اہل اسلام کے عقائد سے باطل اور مخالف ہیں نہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کما ہو باسمائہ وصفاتہ ایمان ہے اور نہ ملائکہ کے ساتھ آپکا ایمان ہے کہ ان کو بعلیہ کفار مجردات کہکر ان کے پروں سے انکار کیا جو قرآن وحدیث اور اجماع کے ساتھ ثابت ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے ساتھ حقیقی ایمان ہے کیونکہ جب ملائکہ بھی نہوئے تو کتاب کون لائیگا اسیواسطے آپنے کلام اللہ کو مخلوق کہدیا۔ پہلے رسول ملکی ہوتا ہے پھر رسول بشری اور نہ رسولوں کے ساتھ آپ کا ایمان ہے کیونکہ جب کلام اللہ سے انکار ہوا تو رسول تو وہ ہوتا ہے جو اپنے مرسل کا کلام اور پیغام پہنچائے جب کلام ہی نہیں تو رسول کہاں سے آگیا اور سوائے اسکے اور بہت مخالفات ہیں جیسے انکار عرش اور کرسی اور حوض کوثر اور لوح محفوظ اور دابۃ الارض اور طلوع آفتاب از جانب مغرب و یاجوج و ماجوج و معجزات وغیرہ وغیرہ یہ دوسرا مانع ہے پس جبتک آپ ان موانع کو دور نہ کریں تو پھر آپکی مثال وہ ہے جو بعض علماء نے لکھا۔ کمن رام بنی قصرا فھدم مصرا یعنی آمین اور رفع الیدین کرنے سے اسکا نام حدیث رکھتے ہیں اور اسی پر لڑتے ہیں اور ستم ہر بازی میں نالش تک پہنچتے ہیں حالانکہ یہ مسائل فرعی ہیں اور سلف میں مختلف فیہا ہیں اور پھر جو اصول ایمان اور عقائد اسلام کو بیخ اور بنیاد سے اکھاڑ کر دور پھینکدیتے ہیں اور جماعت صحابہ اور ان کے اجماع کو رد کر کے کفار اور مشرکین کی پیروی تقلید کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ہم کہاں نکل گئے اور پھر وہ اچھے اہلحدیث ہیں۔ سبحان اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔ مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

المشتہرات

جماعت اہلحدیث جودھ پور راجپوتانہ عفا اللہ عنہم اجمعین ۔ آمین

نوٹ: افسوس ہے کہ جماعت غزنویہ نے ... فیصلہ حجازیہ کا ... [illegible]

الفیصلۃ الحجازیہ صفحہ ۳۳ کا اصل فوٹو

اکابر وہابیہ کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں گستاخیاں اور بیباکیاں

مولوی اسماعیل صاحب دہلوی قتیل نے انبیاء اور اولیاء کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے تصرف فرمانے اور باذن اللہ سفارشی اور وکیل ماننے کو بھی شرک اور خرافات قرار دیا ہے:۔

"انبیاء اور اولیاء اللہ تعالیٰ کی عطا سے تصرف فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی اور وکیل ہیں، یہ سب کچھ شرک اور خرافات ہیں۔"

(تقویۃ الایمان ص۶[1] مطبوعہ دہلی)

مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی نے نہلے پر دہلا یہ مارا کہ ایسے عقیدہ والے کو ابوجہل جیسا شرک قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"جو کوئی انبیاء و اولیاء کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذر و نیاز کرے گو اس کو اللہ کا بندہ مخلوق سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔"

(تقویۃ الایمان ص۸[2] مطبوعہ دہلی)

غیب کی بات جاننے میں انبیاء اور شیطان برابر ہیں

مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:۔

"اور اس بات میں (غیب کے جاننے میں) اولیاء، انبیاء اور جن و شیطان اور بھوت پری میں کچھ فرق نہیں۔" (تقویۃ الایمان ص۸)

---

[1] تقویۃ الایمان صفحہ ۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۴۹ پر دیکھئے۔

[2] تقویۃ الایمان صفحہ ۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۰ پر دیکھئے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالٰے کا فرمان ہے :۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ۔ (پ۲۹ ع ۱۱)	غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

بُرے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے | اسماعیل دہلوی قتیل یوں رقمطراز ہیں کہ :۔

"بُرے وقت میں پہنچنا سب اللہ ہی کی شان ہے۔" (تقویۃ الایمان[1] صـ۱۰)

چمار سے بھی ذلیل | مولوی اسماعیل دہلوی رقمطراز ہیں کہ :۔
"یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔" (تقویۃ الایمان[2] صـ۱۴ مطبوعہ دہلی)

ناظرین کرام! ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، میں انبیاء کرام علیہم السلام اور سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کی ذات بھی آجاتی ہے۔ کیسی بیباکانہ اور گستاخانہ عبارات ہیں۔

اللہ کا علم غیب ذاتی کا انکار | مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ :۔
"غیب کا دریافت اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔" (تقویۃ الایمان[3] صـ۲۰ مطبوعہ دہلی)

دریافت کسی سے کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالٰی کا علم غیب ذاتی ہے جو دریافت نہیں کیا جاتا۔

---

[1] تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۱ پر دیکھئے۔
[2] تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۲ پر دیکھئے۔
[3] تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۲ پر دیکھئے۔

انبیاء عاجز اور بے اختیار ہیں | مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ :۔
"انبیاء اور اولیاء کو اس بات میں کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے اُن کو عالم میں تصرف کرنے کی کچھ قدرت دی ہو کہ جس کو چاہیں مار ڈالیں یا اولاد دے دیں یا مشکل کھول دیویں یا مرادیں پوری کر دیویں یا فتح و شکست دے دیویں یا غنی اور فقیر کر دیویں یا کسی کو امیر و وزیر یا کسی سے بادشاہت چھین لیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں یا کسی بیمار کو تندرست کر دیویں یا کسی سے تندرستی چھین لیویں کہ ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں، عاجز اور بے اختیار۔" (تقویۃ الایمان[1] صـ۲۵ مطبوعہ دہلی)

اللہ تعالٰے کا فرمان ہے :۔

اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ۔ (پ۱۰ ع ۱۵)	اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

سیدنا عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا :۔

اُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ (پ۳ ع ۱۳)	اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

خدا چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کر دے | مولوی اسماعیل دہلوی رقمطراز ہیں کہ :۔
"اس شہنشاہ (اللہ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کر ڈالے۔" (تقویۃ الایمان[2] صـ۳۱)

اللہ تعالٰے کا فرمان ہے :۔

---

[1] تقویۃ الایمان صفحہ ۲۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۴ پر دیکھئے۔
[2] تقویۃ الایمان صفحہ ۳۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۵ پر دیکھئے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ (پ ۲۲ ع ۲)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

یہی مولوی اسماعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ:۔

انبیاء ذرہ ناچیز سے کمتر

اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔" (تقویۃ الایمان[1] ص ۵۶)

اللہ تعالے کا فرمان ہے:۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ (پ ۳۰ ع ۱۹)

اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ (پ ۲۶ ع ۱۴)

بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ (پ ۲۸ ع ۱۴)

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گنوار جیسی بے حواسی

مولوی اسماعیل دہلوی ہی لکھتے ہیں کہ:۔

"اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔" (تقویۃ الایمان[1] ص ۵۶)

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:۔

"سارا کاروبار اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے، رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔" (تقویۃ الایمان[2] ص ۵۸)

---

[1] تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۶ پر دیکھیے۔
[2] تقویۃ الایمان صفحہ ۵۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۷ پر دیکھیے۔

انبیاء بڑے بھائی ہیں

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:۔

"اولیاء، انبیاء، امام و امام زادے، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں، اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں، مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔" (تقویۃ الایمان[1] ص ۶۰)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (پ ۲۱، ع ۱۷)

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ قریب ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

....

نبی مر کر مٹی میں ملنے والا ہے

مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا:۔

"میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔" (تقویۃ الایمان[2] ص ۶۱)

حدیث شریف میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ نے فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ۔ (ابن ماجہ ص ۱۱۹)

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کیا ہے پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے۔

امام المفسرین، فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے حدیث شریف نقل فرمائی ہے۔ کہ

اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ (تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی)

اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں۔

---

[1] تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۸ پر دیکھیے۔
[2] تقویۃ الایمان صفحہ ۶۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۵۹ پر دیکھیے۔

لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم

[illegible]

تقویۃ الایمان

[illegible]

در مطبع فاروقی دہلی طبع شد

تقویۃ الایمان کا صفحہ ٹائٹل

ایمان کا کہتے ہو اور افعال شرک کے کرتے ہو سو یہ دونوں راہیں کیوں ملائے دیتے ہو اسکو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو شرک نہیں کرتے بلکہ اپنا عقیدہ انبیا اور اولیا کی جناب میں ظاہر کرتے ہیں شرک جب ہوتا کہ ہم ان انبیا اور اولیا کو پیروں اور شہیدوں کو اللہ کے برابر سمجھتے سو یوں تو ہم نہیں سمجھتے بلکہ انکو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہیں اور اوسی کا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی انکی اوسکی بخشی ہوئی اوسکی مرضی سے عالم میں تصرف کرتے ہیں اور انکا پکارنا عین اللہ ہی کا پکارنا ہے اور انسے مدد مانگنی عین اسی سے مدد مانگنی ہے اور وہ لوگ اللہ کے پیارے ہیں جو چاہیں سو کریں اور اوسکی جناب میں ہمارے سفارشی ہیں اور وکیل اور انکے ملنے سے خدا ملتا ہے اور انکے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جتنا ہم انکو مانتے ہیں اوتنا اللہ سے نزدیک ہوتے ہیں اور اسی طرح کی خرافات بکتے ہیں اور ان باتوں کا سبب یہ کہ خدا اور رسول کے کلام کو چھوڑ کر اپنی عقل کو دخل دیا اور جھوٹی کہانیوں کے پیچھے پڑے اور غلط غلط رسموں کی سند پکڑے اور اگر اللہ رسول کا کلام تحقیق کرتے تو سمجھ لیتے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے اللہ صاحب نے انکی ایک نہ مانی اور اون پر غصہ کیا اور انکو جھوٹا بتایا چنانچہ سورۂ یونس میں اللہ صاحب نے فرمایا وَ یَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّہُمۡ وَ لَا یَنۡفَعُہُمۡ وَ یَقُوۡلُوۡنَ ہٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَ اللّٰہِ قُلۡ اَتُنَبِّـُٔوۡنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعۡلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ترجمہ اور پوجتے ہیں ورے اللہ کے ایسی چیز کو کہ نہ کچھ فائدہ دیوے انکو نہ کچھ نقصان اور کہتے ہیں یہ لوگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس کہہ کیا بتاتے ہو اللہ کو جو نہیں جانتا وہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں سو وہ نرالا ہے انسے جنکو یہ شریک بتاتے ہیں ف یعنی جنکو لوگ پکارتے ہیں انکو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی نہ فائدہ پہونچانے کی نہ نقصان کر دینے کی اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس سو یہ بات اللہ نے نہیں بتائی پھر کیا تم اللہ سے زیادہ خبردار ہو جو تم اسکو بتاتے ہو جو وہ نہیں جانتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام آسمان و زمین میں کوئی کسی کا ایسا سفارشی نہیں کہ انکو مانیے اور اسکو پکاریے تو کچھ فائدہ یا نقصان پہونچے بلکہ انبیا و اولیا کی سفارش جو ہے سو اللہ کے

تقویۃ الایمان صفحہ ۶ کا اصل فوٹو

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتون کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے
بلکہ اُسی کا مخلوق اور اُسی کا بندہ سمجھتے تھے اور اُنکو اُسکے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے
تھے مگر یہی پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی اُنکا کفر
و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اُسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور
وہ شرک مین برابر ہی سو سمجھنا چاہیے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر
سمجھے اور اُسکے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ کہ جو چیزین اللہ نے اپنے واسطے خاص
کی ہین اور اپنے بندون کے ذمہ پر نشان بندگی کے ٹھہرائے ہین وہ چیزین اور کسی کے
واسطے کرنے جیسے سجدہ کرنا اور اُسکے نام کا جانور کرنا اور اُسکی منت ماننی اور مشکل کے
وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتون
سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اُسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اُسی کا مخلوق اور
اُسی کا بندہ اور اس بات مین اولیا و انبیا مین اور جن و شیطان مین اور بھوت اور پری
مین کچھ فرق نہین یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کریگا وہ مشرک ہو جاویگا خواہ انبیا و اولیا
سے کرے خواہ پیرون و شہیدون سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے
جیسا بت پوجنے والون پر غصہ کیا ہے ویسا ہی یہود و نصاریٰ پر حالانکہ وہ لوگ اولیا
سے یہ معاملہ کرتے تھے چنانچہ سورۂ براءت مین فرمایا ہے اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ترجمہ ٹھہرایا اُنھون نے
مولویون کو اور درویشون کو اپنا رب اللہ سے ورے اور مسیح بیٹے مریم کو اور حالانکہ اُن کو تو
حکم یہی ہوا ہے کہ بندگی کرین مالک ایک کی نہین کوئی مالک سوا اُسکے سو وہ
نرالا ہے اُنکے شریک بنانے سے ف یعنے اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے مین اور اور
چھوٹے اور مالک ٹھہراتے ہین مولویون اور درویشون کو سو اس بات کا اُنکو حکم
نہین ہوا اور اس سے اُنپر شرک ثابت ہوتا ہے اور وہ نرالا ہے اُسکا شریک کوئی نہیں
[illegible] چھوٹے بڑے سب اُسکے بندہ عاجز ہین عجز مین برابر چنانچہ

علاوہ کو ثابت کرنا سو اس عقیدہ سے اول البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیا و اولیا سے
رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادہ سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ
بات اُنکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک
ثابت ہوتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ عالم مین اپنا ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی
خواہش سے مارنا اور جلانا روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا فتح و
شکست دینی اقبال و ادبار دینا مرادین پوری کرنی حاجتین برلانی بلائین ٹالنی مشکل مین دستگیری
کرنی بُرے وقت مین پہونچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیا و اولیا کی پیر و
شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہین جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اُس سے
مرادین مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اُسکی منتین مانے اور مصیبت کے
وقت اُسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اسکو اشراک بالتصرف کہتے ہین یعنے اللہ کا
سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یون سمجھے کہ اِن کامون کی طاقت اُنکو خود بخود
ہے خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے اُنکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے اور تیسری
بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہین کہ اُنکو عبادت کہتے ہین
جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اُسکے نام پر مال خرچ کرنا اور اُسکے نام کا
روزہ رکھنا اور اُسکے گھر کی طرف دور دور سے قصد کرکے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر
کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اُس گھر کی زیارت کو جاتے ہین اور رستے مین اُس مالک کا نام پکارنا
اور نامعقول باتین کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا اور اُس
گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اُسکی طرف جانور لیجانے اور وہان منتین ماننی اُسپر غلاف ڈالنا
اور اُسکی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجا کرنے اور دین و دنیا
کی مرادین مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اُسکی دیوار سے اپنا منھ
اور چھاتی ملنا اور اُسکا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اُسکی گرد روشنی کرنی اور اُسکا
مجاور بنکر اُسکی خدمت مین مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا
پانی پلانا وضو غسل کا لوگون کے لیے سامان درست کرنا اور آب زمزم کو تبرک سمجھ کے

واسطے تاج و تخت تیار کرے یا اسکے تئین ظل سبحانی بولے یا اسکے تئین بادشاہ کا سا مجرا
کرے یا اسکے لیے ایک دن جشن کا ٹھہراوے اور بادشاہ کی نذر دیوے یہ تقصیر سب
تقصیروں سے بڑی ہے اسکی سزا مقرر اسکو پہونچتی ہے اور جو بادشاہ اس سے غفلت کرے
اور ایسوں کو سزا نہ دیوے اسکی بادشاہت میں قصور ہے چنانچہ عقلمند لوگ ایسے بادشاہ
کو بے غیرت کہتے ہیں سو اس مالک الملک شاہنشاہ غیور سے ڈرا چاہیے کہ پرلے سرے
کا زور رکھتا ہے اور ویسی غیرت سو وہ مشرکوں سے کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح انکو
انکی سزا نہ دیگا اللہ سب مسلمانوں پر رحم کرے اور ان کو شرک کی آفت سے
بچاوے قال اللہ تعالیٰ وَإِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ
بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○ ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالے نے یعنی سورۂ لقمان
میں جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اور وہ نصیحت کرتا تھا اسکو اے بیٹے میرے مت
شریک بنا اللہ کا بیشک شریک بنانا اسکا بڑی بے انصافی ہے ف یعنی اللہ صاحب
نے لقمان کو عقلمندی دی تھی سو انہوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا
حق اور کسی کو پکڑا دینا اور جسنے اللہ کا حق اسکی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا
حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجیے
اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا
وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع
کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسے ہی عقل کی راہ
سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے
اسواسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے
سو اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسی کی بے ادبی ہے قال اللہ تعالیٰ وَمَا أَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا نُوْحِيْ إِلَيْهِ أَنَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○
ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۂ انبیا میں اور نہیں بھیجا ہمنے تجھسے پہلے کوئی
رسول مگر اسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات یوں ہے کہ کوئی ماننے کے لائق نہیں سواے

تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴ کا اصل فوٹو

گناہوں کا ڈر اسکے دلپر گھر رہا ہوگا اور انسے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے
بھی تنگ ہوگا اور بیشک ایسے آدمی پر اللہ کی رحمت آتی ہے سو جوں جوں اس سے گناہ
ہوتے اسی کے موافق اوسکی یہ حالت بڑھیگی اور جسقدر کہ یہ حالت بڑھیگی اسی قدر اللہ کی
رحمت بڑھیگی سو جان لینا چاہیے کہ جسکی توحید کامل ہو اوسکا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں
کی عبادت وہ کام نہیں کر سکتے فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے جیسے
رعیتی تقصیروار ہزار درجہ بہتر ہے باغی خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہے اور
وہ اپنے فریب پر مغرور۔ الفصل الثانی فی ذکر رد الاشراک فی العلم ترجمہ
فصل دوسری بیان میں برائی اشراک فی العلم کے ف یعنی اس فصل میں ان
آیتوں اور حدیثوں کا ذکر ہے جس سے اشراک فی العلم کی برائی ثابت ہوتی ہے قال اللہ تعالیٰ
وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
یعنی سورۂ انعام میں اسی پاس کنجیاں غیب کی نہیں جانتا انکو مگر وہی ف یعنی
جسطرح اللہ صاحب نے بندوں کے واسطے ظاہری چیزیں دریافت کرنے کو
کچھ راہیں بنا دی ہیں جیسے آنکھ دیکھنے کو کان سننے کو ناک سونگھنے کو زبان چکھنے کو
ہاتھ ٹٹولنے کو عقل سمجھنے کو اور وہ راہیں انکے اختیار میں دی ہیں کہ اپنی خواہش
کے موافق انسے کام لیتے ہیں جب کچھ دیکھنے کو دل چاہا تو آنکھ کھول دی نہ چاہا
تو بند کرلی جس چیز کا مزہ دریافت کرنے کا ارادہ ہوا منہ میں ڈال لیا نہ ارادہ
ہوا نہ ڈالا سو گویا کہ ان چیزوں کے دریافت کرنے کی کنجیاں انکو دی ہیں جیسی
جسکے ہاتھ کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہے تو کھولے جب
چاہے نہ کھولے اسی طرح ظاہری چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے
جب چاہیں کریں جب چاہیں نہ کریں سو اسطرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار
میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے کسی ولی و نبی کو جن و فرشتے
کو پیر و شہید کو امام و امام زادے کو بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت
نہیں بخشی کہ جب وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں بلکہ اللہ صاحب اپنے ارادے

تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ کا اصل فوٹو

مار ڈالین یا اولاد دیوین یا شکل کھول دیوین یا مرادین پوری کر دیوین یا فتح و شکست
دے دیوین یا غنی اور فقیر کر دیوین یا کسی کو بادشاہ کر دیوین یا کسی کو امیر وزیر یا کسی سے
بادشاہت یا امارت چھین لیوین یا کسی کے دل مین ایمان ڈال دیوین یا کسی بیمار کو
تندرست کر دیوین یا کسی سے تندرستی چھین لیوین کہ ان باتون مین سب بندے بڑے
اور چھوٹے برابر ہین عاجز اور بے اختیار اور اسی طرح کچھ اسباب مین بھی انکو بڑائی
نہین ہے کہ اللہ صاحب نے غیب دانی اختیار ہین دیدی ہو کہ جسکے دل کا احوال جب
چاہین معلوم کر لیوین یا جس غائب کا احوال جب چاہین معلوم کر لین کہ وہ جیتا ہے یا مر گیا
یا کس شہر مین ہے یا جس آئندہ بات کو جب ارادہ کرین تو دریافت کر لین کہ فلان کے
ہان اولاد ہوگی یا نہوگی یا اس سوداگری مین اسکو فائدہ ہوگا یا نہوگا یا اس لڑائی
مین فتح پاویگا یا شکست کہ ان باتون مین بھی سب بندے بڑے ہون یا چھوٹے
یکسان بیخبر ہین اور نادان سو جیسے سب لوگ کبھی کچھ بات عقل سے یا قرینہ سے
کہہ دیتے ہین پھر کبھی انکی بات موافق پڑ جاتی ہے کبھی انہین چوک پڑ جاتی ہے اسیطرح
بڑے لوگ بھی جو بات عقل اور قرینہ سے کہتے ہین سو انہین کبھی درست ہو جاتی ہے کبھی
چوک مگر جو اللہ کی طرف سے وحی یا الہام ہو سو اسکی بات نرالی ہے مگر وہ ان کے
اختیار مین نہین أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ
جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ
مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي
يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعِي
هٰذِهِ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ۔ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب
اعلان النکاح مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ربیع نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم آئے پھر گھر مین داخل ہوئے جب شادی ہوئی تھی میری پھر بیٹھے
میرے پاس مسند پر جیسا تو بیٹھا ہے میرے پاس سو وہین شروع کیا کچھ چھوکریان
ہماری نے کہ دف بجانے لگین اور مذکور کرنے لگین اون لوگون کا کہ مارے گئے

شخص کی چوری ثابت ہو جاوے اور کوئی امیر وزیر اسکو اپنی سفارش سے بچا لیوے تو
ایک تو یہ صورت ہے کہ بادشاہ کا جی تو اُس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے
اور اسکے آئین کے موافق اسکو سزا پہونچتی ہے مگر اُس امیر سے دب کر اُس کی سفارش
مان لیتا ہے اور اُس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اُس کی
سلطنت کا بڑا رکن ہے اور اُس کی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہے سو
بادشاہ یہ سمجھتا ہے کہ ایک جگہ اپنے غصے کو تھام لینا اور ایک چور سے درگذر کرنا بہتر ہے
اس سے کہ اتنے بڑے امیر کو ناخوش کر دیجے کہ بڑے بڑے کام خراب ہو جاوین اور
سلطنت کی رونق گھٹ جاوے اسکو شفاعت وجاہت کہتے ہین یعنے اس امیر کی وجاہت
کے سبب سے انکی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب مین ہرگز
ہرگز نہین ہوسکتی اور جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو
یا کسی پیر کو اللہ کے جناب مین اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے اور بڑا
جاہل کہ اس نے خدا کے معنے کچھ بھی نہ سمجھے اور اوس مالک الملک کی قدر کچھ
بھی نہ پہچانی اُس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن مین ایک
حکم کن سے چاہے تو کروڑون نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل
اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم مین سارا
عالم عرش سے فرش تک اُلٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اس
جگہ قائم کرے کہ اُس کے محض ارادے ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے
کسی کام کے واسطے کچھ اسباب اور سامان جمع کرنے کی کچھ حاجت نہین اور
جو سب لوگ پہلے اور پچھلے اور آدمی اور جن ہی سب ملکر جبرئیل اور پیغمبر ہی کی
طرح کے ہو جاوین تو اُس مالک الملک کی سلطنت مین اُن کے سبب
سے کچھ رونق بڑھ نہ جاوے گی اور جو سب شیطان اور دجال ہی سے ہو جاوین
تو اسکی کچھ رونق گھٹنے کی نہین وہ ہر صورت سے بڑون کا بڑا ہے اور بادشاہون
کا بادشاہ اُس کا کوئی کچھ بگاڑ سکے نہ کچھ سنوار سکے دوسری صورت

اپنی مجبوری سے کہ قبہ کی طرح اور بیشک وہ چرچر بولتا ہے اُس سے جیسا چرچر بولے پالان
اونٹ کا سوار کے بوجھ سے ف یعنے ملک عرب مین قحط پڑا تھا سو ایک گنوار نے اگر پیغمبر
خدا کے روبرو اسکی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور یہ کہا کہ تمہاری سفارش اللہ کے پاس
ہم چاہتے ہین اور اللہ کی تمہارے پاس سو یہ بات سنکر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت
مین آگئے اور اللہ کی بڑائی اُنکے منہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے لوگون کے چہرے
اللہ کی عظمت سے متغیر ہو گئے پھر اوس شخص کو سمجھایا کہ کبھی کو جو کسی پاس اپنا سفارشی
ٹھہرائے تو یون ہوتا ہے کہ اصل کاروبار اُسکے اختیار مین ہو اور سفارش کرنے والے
کی خاطر سے وہ کر دے سو جب یہ کہا اللہ کو سفارشی پیغمبر کے پاس مینے ٹھہرایا سو گویا
اصل مختار پیغمبر کو سمجھا اور اللہ کو سفارشی سو یہ بات محض غلط ہے اللہ کی شان بہت
بڑی ہے کہ سب انبیا اولیا اوسکے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہین کہ سارے
آسمان و زمین کو عرش اوسکا قبہ کی طرح گھیر رہا ہے اور باوجود اس بڑائی کے اس شاہنشاہ
کی عظمت نہین تھام سکتا بلکہ اُسکی عظمت سے چرچر بولتا ہے سو کسی مخلوق کی کیا طاقت
کہ اسکی بڑائی کا بیان بھی کر سکے اور اوسکی عظمت کے میدان مین اپنا خیال اور وہم بھی
دوڑا سکے پھر کسی کام مین دخل کرنے کی اور اوسکی سلطنت مین ہاتھ ڈالنے کی تو کیونکر
قدرت وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر او مشیر کے ایک آن
مین کروڑون کام کرتا رہتا ہے وہ کسکے روبرو سفارش کرے اور کسکا منہ کہ اوسکے
سامنے کسی کام کا مختار بنکے بیٹھے سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی تو اسکے دربار مین یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی
مارے دہشت کے بےحواس ہو گئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی
ہے بیان کرنے لگے پھر کیا کیسے ان لوگون کو کہ اس مالک الملک سے ایک بھائی بندی
کا سا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھکر کیا کیا بڑھ بڑھ کر باتین کرتے ہین کوئی
کہتا ہے کہ مین نے اپنے رب کو ایک کوڑی کو مول لیا اور کوئی کہتا ہے کہ مین اپنے
رب سے دو برس بڑا ہون اور کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور

۵۶

تو حضرت نے سنا اُن لوگون کو کہتے ہین اُسکو ابو الحکم یعنی اصل قضیہ چکانے والا تب فرمایا
اُسکو پیغمبر خدا نے کہ بیشک اللہ ہی ہے اصل قضیہ چکانے والا اور اوسی کا ہے حکم تجھکو
کون گنتے ہین ابو الحکم ف یعنے یہ بات کہ ہر قضیہ چکا دے اور جھگڑا مٹا دے یہ اللہ ہی
کی شان ہے کہ آخرت مین ظہور کریگی کہ پہلے پچھلے دین دنیا کے جھگڑے سب صاف ہو جاوینگے
اس بات کی کسی مخلوق کو طاقت نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ اللہ ہی کی شان کے
لائق ہے اور اوسی مین وہ پایا جاتا ہے اور کسی کو نہ کہے جیسے بادشاہون کا بادشاہ مالک
سارے جہان کا خداوند جو چاہے کر ڈالے معبود بڑا داتا بے پرواہ وغیرہ ذالک اخرجہ
فی شرح السنۃ عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا ما شاء
اللہ وشاء محمد و قولوا ما شاء اللہ وحدہ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسلامی
مین لکھا ہے کہ شرح السنہ مین ذکر کیا کہ نقل کیا حذیفہ نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یون مت بولا
کرو جو چاہے اللہ اور محمد اور بولا کرو جو چاہے اللہ فقط ف یعنے جو کہ اللہ کی شان ہے اور
اوسمین کسی مخلوق کو دخل نہین سو اسمین اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کتنا ہی بڑا
اور کیسا ہی مقرب مثلاً یون نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہیگا تو فلانا کام ہو جاویگا کہ سارا کاروبار
جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہین ہوتا یا کوئی
شخص کسی سے کہے کہ فلانے کے دل مین کیا ہے یا فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلانے درخت مین
کتنے پتے ہین یا آسمان مین کتنے تارے ہین تو اوسکے جواب مین یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات
اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر اور اس بات کا کچھ مضائقہ نہین کہ جو دین کی بات مین کہے کہ اللہ
و رسول ہی جانے یا فلانی بات مین اللہ و رسول کا یون حکم ہے کیونکہ دین کی سب باتین
اللہ نے اپنے رسول کو بتا دی ہین اور سب بندون کو اپنے رسول کی فرمانبرداری کا
حکم کر دیا ہے اخرج الترمذی عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان و النذور مین لکھا ہے کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمر نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا سے کہ فرماتے تھے کہ جسنے قسم کھائی
[illegible] کے سو بیشک شرک کیا ف اخرجہ مسلم عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ

کہ پوجتے ہون لوگ کہا کہ نہین پھر پوچھا کہ وہان کوئی تہوار ہوتا تھا اونکا لوگون نے کہا
کہ نہین فرمایا کہ تو پوری کر منت اپنی کیونکہ نہ پوری کیا چاہیے ایسی منت کہ اسمین کچھ اللہ کا
گناہ ہو **ف** یعنے اللہ کے سوائے کسی اور کی منت ماننے گناہ ہے سو ایسی منت کو
پورا نہ کرنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول تو اللہ کے سوا کسی اور کی منت نہ کیجئے
اور جو مانی ہو تو پورا نہ کیجیے کیونکہ یہ بات خود گناہ ہے پھر اُسپر ہٹ کرنا اور زیادہ گناہ
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس جگہ اللہ کے سوائے اور کسی کے نام پر جانور چڑھاتے ہون یا
پوجا کرتے ہون یا اور کسی طرح کا وہان جمع ہوکر شرک کرتے ہون وہان اللہ کے نام کا
بھی جانور نہ لیجائے اور کسی طرح اونمین نہ شریک ہوجئے نہ اچھی نیت سے نہ بری نیت سے
کہ اونسے مشابہت کرنی خود بری بات ہے اَخرَجَ اَحمَدُ عَن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا
اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِی نَفَرٍ مِّنَ المُہَاجِرِینَ وَالاَنصَارِ فَجَاءَ
بَعِیرٌ فَسَجَدَ لَہٗ فَقَالَ اَصحَابُہٗ یَا رَسُولَ اللّٰہِ تَسجُدُ لَکَ البَہَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحنُ
اَحَقُّ اَن نَّسجُدَ لَکَ فَقَالَ اُعبُدُوا رَبَّکُم وَاَکرِمُوا اَخَاکُم ترجمہ مشکوۃ کی باب
عشرۃ النساء مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
مہاجرین و انصار مین بیٹھے تھے کہ آیا ایک اونٹ پھر اوسنے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو سو انکی
اصحاب کہنے لگے کہ اے پیغمبر خدا تمکو سجدہ کرتے ہین جانور اور درخت سو ہمکو تو ضرور
چاہیے کہ تمکو سجدہ کرین سو فرمایا کہ بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی
ف یعنے انسان آپس مین سب بھائی ہین جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی
بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے اور مالک سبکا اللہ ہے بندگی اُسکو چاہیے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اولیا و انبیا امام و امام زادہ پیر و شہید یعنے جتنے اللہ کے مقرب بندے
ہین وہ سب انسان ہی ہین اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر انکو اللہ نے بڑائی
دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہمکو انکی فرمانبرداری کا حکم کیا ہے ہم اُنکے چھوٹے ہین سو
انکی تعظیم انسانون کی سی کرنی چاہیے نہ خدا کی سی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعضے بزرگون کو
بعضے درخت اور بعضے جانور مانتے ہین چنانچہ بعضے درگاہون پر شیر حاضر ہوتے ہین

اور بعضے پر ہاتھی اور بعضے پر بھیڑیے مگر آدمی کو اسکی کچھ سند نہ پکڑنی چاہیے بلکہ آدمی ویسی ہی تعظیم
کرے کہ اللہ نے بتلائی ہو اور شرع مین جائز ہو مثلاً قبرون پر مجاور بننا شرع مین نہین
بتایا سو ہرگز نہ بنے اور کسی کی قبر پر کوئی شیر رات دن مجاور بنتا ہو تو اوسکی سند نہ پکڑے
کہ آدمی کو جانور کی ریس کرنی نہ چاہیے اَخرَجَ اَبُو دَاوٗدَ عَن قَیسِ بنِ سَعدٍ قَالَ اَتَیتُ
الحِیرَۃَ فَرَاَیتُہُم یَسجُدُونَ لِمَرزُبَانٍ لَّہُم فَقُلتُ لَرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
اَحَقُّ اَن یُّسجَدَ لَہٗ فَاَتَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقُلتُ اِنِّی اَتَیتُ
الحِیرَۃَ فَرَاَیتُہُم یَسجُدُونَ لِمَرزُبَانٍ لَّہُم فَاَنتَ اَحَقُّ اَن نَّسجُدَ لَکَ فَقَالَ
لِی اَرَاَیتَ لَو مَرَرتَ بِقَبرِی اَکُنتَ تَسجُدُ لَہٗ فَقُلتُ لَا فَقَالَ لَا تَفعَلُوا
ترجمہ مشکوۃ کے باب عشرۃ النساء مین لکھا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے
نقل کیا کہ گیا مین ایک شہر مین جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا مین نے وہان کے لوگون کو
کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کہا مین نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہین کہ سجدہ کیجیے انکو
پھر آیا مین پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا مین نے کہ گیا تھا مین حیرہ مین سو دیکھا مین نے انکو
کہ سجدہ کرتے ہین اپنے راجہ کو سو تم بہت لائق ہو کہ سجدہ کرین ہم تمکو سو فرمایا مجھکو بھلا خیال
تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اسکو کہا مین نے نہین فرمایا تو مت کرو **ف**
یعنے مین بھی ایک دن مرکر مٹی مین ملنے والا ہون تو کب سجدہ کے لائق ہون سجدہ تو
اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجیے نہ
کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجیے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور
جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید مین گرفتار پھر مرکر کچھ خدا نہین بن گیا ہے
بندہ ہی ہے اَخرَجَ مُسلِمٌ عَن اَبِی ہُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ لَا یَقُولَنَّ اَحَدُکُم عَبدِی وَاَمَتِی کُلُّکُم عَبِیدُ اللّٰہِ وَکُلُّ نِسَائِکُم اِمَاءُ اللّٰہِ
وَلَا یَقُلِ العَبدُ لِسَیِّدِہٖ مَولَایَ فَاِنَّ مَولَاکُمُ اللّٰہُ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی
مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے
یون نہ بولے کہ میرا بندہ اور میری بندی تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتین

انبیاء لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں

وہابیوں اور دیوبندیوں کے

نام نہاد شیخ الاسلام اور مجدد محمد بن عبد الوہاب نجدی نے لکھا ہے :-

"انبیاء بھی لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں۔"

(کتاب التوحید مترجم ص۳۳) [۱]

جب کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے :-

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ۔ افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔

(ترمذی شریف ج۲ ص۱۷۳، مشکوٰۃ شریف ص۲۰۱)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کو مجنوں اور چوپایوں کے علم سے تشبیہ

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ :-

"آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان ص۸) [۲]

ناظرینِ کرام! تھانوی صاحب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ غیب شریف کو حیوانوں، چوپاؤں اور بچوں اور پاگلوں کے علم کے ساتھ تشبیہ دے کر گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو کسی مسلمان کے قلم سے زیبا نہیں۔

---

[۱] کتاب التوحید صفحہ ۳۳ کا اصل فوٹو، صفحہ ۶۲ پر دیکھئے۔

[۲] حفظ الایمان صفحہ ۸ کا اصل فوٹو، صفحہ ۶۴ پر دیکھئے۔

کتاب

التوحید

الذی هو حق الله علی العبید

تالیف

مجدد الدعوة الاسلامیہ شیخ الاسلام

محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ

۱۱۱۵ھ — ۱۲۰۶ھ

ترجمہ وتفہیم

عطاء اللہ ثاقب

ناشر

أنصار السنة المحمدية

لاہور، پاکستان

⑧ انبیائے کرام علیہم السلام بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے۔

⑨ اِس بات پر بطورِ خاص غور کرنا ضروری ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ تمام چیزوں سے بھاری ہے مگر بہت سے بدقسمت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے والوں کی ترازو ہلکی ہوں گی۔

⑩ اِس بات کی صاف تصریح موجود ہے کہ آسمانوں کی طرح زمین کے بھی سات طبقے ہیں۔

⑪ زمینوں اور آسمانوں میں آبادیاں ہیں۔

⑫ اللہ کریم کی صفات کا ثبوت، بخلاف اشعریہ کے (وہ صفاتِ الٰہیہ کا اِنکار کرتے ہیں۔)

⑬ حضرت ... رضی اللہ عنہ کی حدیث جب آپ کی سمجھ میں آجائے گی تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ فرمانا کہ ”فَاِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ“ سے مقصود شرک چھوڑنا ہے نہ یہ کہ بس زبان سے کلمہ کی شہادت۔

کتاب التوحید صفحہ ۳۳ کا اصل فوٹو

ہر قسم کی کتب تصانیف علمائے دیوبند خریدتے وقت مولوی سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند لکھئے

اللّٰہُ حَسْبِیْ

حفظ الایمان

مع

بسط البنان

مصنفہ

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ

جسکو

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے

باہتمام خاص اپنے

کتبخانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور میں چھپوایا

ہر قسم کی درسی و غیر درسی کتب قرآن مجید مترجم و غیر مترجم و حمائل و پنجسورہ قاعدے سیپارے ملنے کا پتہ مولوی سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند

حفظ الایمان کا صفحہ ٹائیٹل

جواب سوال سوم: مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ میں یہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور اس کے
ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو اسی بنا پر لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا
اللہ اور لو کنت اعلم الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ
ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر عالم الغیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا قرآن مجید میں لفظ
راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں عبدی و امتی و ربی کہنے سے نہی ۔ اسی وجہ سے وارد ہے اس لئے
حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا اور اگر اس تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز
ہو تو خالق اور رازق وغیرہما بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا جائز ہوگا کیونکہ آپ ایجاد و ابقاء
عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنے مالک اور معبود بمعنے مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا
اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل و علا شانہ سے
بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالی کے لئے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی نفی
کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالی شانہ عالم الغیب نہیں
(نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر
تو بانواقفیوں کی تمام تر بیہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہونگی تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا
بنالیا جب چاہا مٹا دیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب
یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا
تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ
ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے
پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہونگا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا
جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا
جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی
خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے لا اعلم علیہ شیاء ہیں خود قرآن مجید میں آپ سے
نفی کرنا علم غیب کی آیہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر میں وارد نفی کرنا آپ سے علم تعیین قیامت
کی اور بہت سے علوم کی نفی صاف صاف مذکور ہے احادیث میں ہزاروں واقعات آپ کے کتب و رسائل وا

حفظ الایمان صفحہ ۸ کا اصل فوٹو

دیوبندی علماء حضور علیہ السلام کے استاذ ہیں

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ:۔

”ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی، آپ تو عربی ہیں؛ فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔“ (براہین قاطعہ ص ۲۶ مطبوعہ دیوبند) [1]

دیوبندی وہابی تو حضور کے استاد بن رہے ہیں۔ مگر اللہ تعالے نے فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ ۔ (پ ۱۳ ع ۱۳)	اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا۔

شیطان اور ملک الموت کا علم نص سے ثابت ہے نبی پاک کا علم ثابت نہیں

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ:۔

”غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے۔“

(براہین قاطعہ ص ۵۲ مطبوعہ دیوبند) [2]

دیوبندی وہابی مولوی کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کے علم کے لیے نص موجود ہے مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم پاک کے لیے نص نہیں۔

جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۔	اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ (پ ۵ ع ۱۴)

---

[1] براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۶۷ پر دیکھئے۔

[2] [illegible] صفحہ ۵۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۶۸ پر دیکھئے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اے لوگو تحقیق تمہارے پاس حجت آچکی ہے تمہارے رب کی طرف سے

الحمد للہ العلی الاعلیٰ کہ کتاب جواب ماحی رسوم و بدعات
دافع اوہام و ظلمات محق بیخ لامعہ موثق بدلائل ناقدہ اعنی

البراہین القاطعۃ ۱۳۰۲ھ

علیٰ

ظلام الانوار الساطعۃ

الملقب

بالدلائل الواضحۃ

علیٰ

کراہۃ المروج من المولود والفاتحۃ ۱۹۶۳ء

بامر حضرت بقیۃ السلف حجۃ الخلف رأس الفقہاء والمحدثین تاج العلماء الکاملین جناب مولانا
رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ

باہتمام محمد مختار علی ابن محمد علی

کتب خانہ امدادیہ دیوبند یوپی انڈیا مطبع

براہین قاطعہ کا سرورق ٹائٹل

وہ جائز نہ ہووے ناجائز یہ بات ہرگز محققین کاملین کے نزدیک مسلّم نہیں واضح ہو کہ یہاں تک سوال فتوی انکاری کی شرح لکھی اب
اُس کے جوابات جو مفتی صاحبوں نے لکھے ہیں اُس کی توضیح کرتا ہوں۔ نور دوم میں چھپے ہیں لمعۂ اولیٰ نقل جواب واضح ہو کہ
اُس سوال کا جواب اول دہلی میں لکھوایا گیا پھر اصحاب دیوبند نے اُس پر مہریں لگائیں وہ یہ ہے جواب فتویٰ انکاری انعقاد
محفل میلاد اور قیام وقت ذکر پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرون ثلثہ سے ثابت نہیں ہوا پس یہ بدعت ہے اور علیٰ ہذا القیاس
بروز عیدین وغیر عیدین وپنجشنبہ وغیرہ میں فاتحہ سورہ ہائے اخلاص پایا نہیں گیا۔ البتہ نیابۃ عن المیت بغیر تخصیص اُن امور مرقومہ
سوال کے لئے مساکین و فقراء کو دیکر ثواب پہنچانا اور دعا اور استغفار کرنے میں امید مغفرت ہے۔ اور ایسا ہی حال دہم سوم چہلم وغیرہ
اور ختم آیت اور چنوں اور شیرینی وغیرہ کا عدم ثبوت حدیث اور کتب دینیہ سے۔ خلاصہ یہ کہ بدعات مخترعات ناپسند شرع ہیں
انتہی حرفاً حرفاً۔ اب مؤلف رسالہ ہذا اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد پر بھروسہ کرکے بیان کرتا ہے اُن امور ناصواب کو جو اس جواب میں
ہیں واضح ہو کہ اس جواب پر دہلی کے تین صاحبوں کی مہر ہے الٰہی بخش۔ حفیظ اللہ۔ شریف حسین۔ یہ صاحب دہلی میں غیر مقلد ہیں سب
ان کو جانتے ہیں ان کا یہ جواب لکھنا کچھ تعجب نہ تھا لیکن اصحاب دیوبند بھی اس فتوے میں اُن کے تابع ہوگئے مدرسہ دیوبند کے
طلباء اور مدرسین کی پانچ مہریں چند دستخط ہیں ایسے ایسے مفتی کہاں ہیں سے ایک صاحب کی عبارت یہ ہے "ہذا مسئلہ جواب صحیحۃ
حسن علی عفی اللہ عنہ" سبحان اللہ عبارت ان مفتی صاحب کی دیکھنے کے قابل ہے اور فصاحت بلاغت تذکرہ دریا میں لکھنے کے لائق ہے لفظ ہذا
کی تذکیر تعریف مسئلہ کی تانیث و تنکیر جواب کی تذکیر صحیحہ کی تانیث خبر مسئلہ یعنی سوال مبتدا اور جواب صحیحہ کی خبر سوال کی خبر جواب کیا گیا تا
جو نحو میں خبر ہو کو ان صاحبوں میں کسی کو کچھ تعارض نہیں الا مولوی محمد یعقوب صاحب۔ کہ اس مدرسہ کے مدرس اول ہیں چونکہ لکھنے

اول سے ملمعہ خاطل کو ظلمات لکھنو سے کہ ظلمات جہل پر نور مثل لمعہ کے تعارض کرکے اُس کی ظلمات اصلیہ کو واضح طور پر نمایاں
عیاناً کر دکھایا۔ قولہ۔ نور دوم لمعۂ اقول۔ اس جگہ مؤلف نے جواب بلفظہ نقل کیا ہے بعد اُس کے کچھ اپنے علم کے فخر پر کلمات لکھے
ہیں کہ اس کے جواب کی ضرورت نہیں علم مؤلف کا تو زمانہ میں ہی خوب منور ہو چکا قولہ۔ ان میں سے ایک صاحب کی عبارت یہ
ہے الخ اقول۔ حسن علی نام کوئی مدرس مدرسہ دیوبند میں نہیں ہاں بتلائے بنا مدرسہ سے آج تک کی کیفیات موجود ہیں دیکھ لو مؤلف کو
اگر دیوبند کے مدرسہ پر طعن کرنا مقصود ہے تو اسی طرح طعن کرنا کہ جیسا کہ ٹھکانا نہ ہو شرم کی بات ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے ان بعض
الظن اثم۔ پھر خواہ مخواہ حسن علی کو دیوبند کا مدرس یا طالب علم قرار دے کر محض اپنی طرف سے یہ لکھنا کس قدر خلاف امر حق تعالیٰ
کے ہے اور جو توہین مدرسہ کی غرض مؤلف کی ہے تو ایسے واہی مطاعن سے کچھ نہیں ہوتا اور مدرسہ دیوبند کا جو کچھ علم ہے اگر کچھ فہم
خداداد مؤلف کو ہے تو آوے اور دیکھے اس فقیر کے گمان میں یہ آتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے
کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے
خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء
مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا پس جس کا رتبہ عند اللہ زیادہ ہو گا

براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ کا اصل فوٹو

۵۱

اور مشکوٰۃ میں ہے کہ ملک الموت وقت موت کے سرہانے ہوتا ہے مومن کے بھی اور کافر کے بھی یہ حدیث طویل ہے اور قاضی ثناء اللہ نے
تذکرۃ الموتیٰ میں نقل کیا ہے ایک حدیث کو جیلانی اور ابن مندہ سے اس میں یہ بھی ہے کہ ملک الموت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
بیان کیا کہ ایسا کوئی گھر نہیں نیک یا بد آدمیوں کا جس کی طرف مجھکو توجہ نہ ہو رات دن دیکھتا رہتا ہوں اور ہر چھوٹے بڑے کو ایسا پہچانتا ہوں
کہ وہ خود بھی اپنے کو اس قدر نہ پہچانتے ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے بھلا ملک الموت علیہ السلام تو ایک فرشتہ مقرب
ہے دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے۔ در مختار کے مسائل نماز میں لکھا ہے کہ شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور اس کا بیٹا
آدمیوں کے ساتھ رات کو رہتا ہے علامہ شامی نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جسکو اللہ نے بچا لیا
جیسا کہ لکھا ہے واقدرہ علی ذلک کما اقدر ملک الموت علی نظیر ذلک یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دیدی ہے
جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا انتہیٰ کلامہ۔ اب عالم اجسام محسوسہ میں اس کی مثال سمجھئے کوئی آدمی مشرق و مغرب
آبادی دنیا کی اگر سیر کرے جہاں جاوے گا چاند کو موجود پاوے گا اور سورج کو بھی پاوے گا پھر اگر دیکھے کہ ایک چاند سب جگہ موجود ہے اور ایک سورج
سب جگہ موجود تمہارے قاعدہ کی جانب دیکھ کر حیرت ہو جاوے کہ اس نے چاند کو ہر جگہ موجود کہا حالانکہ تحقیق یہ ہے کہ نہ وہ مشرک ہو نہ کافر مسلمان سمجھے
پیدا کر سکے پس آفتاب و ماہتاب کو جو اس ہیئت وسعت نور پر بنایا اور ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وسعت علم دی تو اس کا حال مشاہدہ
اور نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا اب اس پر کسی افضل کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا زائد اس مفضل سے ثابت کرنا کسی عاقل فہیم کا
کام نہیں اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی
یہاں مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کا ایک قیاس
فاسدہ سے عقیدہ خلق کا اگر فاسد کیا چاہے تو کب قابل استماع ہوگا۔ دوسرے قرآن و حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہے پس اس کا خلاف کس طرح
قبول ہو سکتا ہے بلکہ یہ سب قول ہوا ان کا مردود ہوگا خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم الحدیث۔ اور شیخ
عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور مجلس نکاح کا مسئلہ بھی بحر الرائق وغیرہ کتب میں لکھا گیا تیسرے اگر افضلیت
ہی موجب اس کی ہے تو تمام مسلمان اگرچہ فاسق ہوں اور خود مؤلف بھی شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب علوم میں بسبب افضلیت کے
شیطان کو زیادہ نہیں تو اس کی برابر تو علم غیب بزعم خود ثابت کر دیوے اور مؤلف خود اپنے زعم میں تو بہت بڑا اکمل الایمان ہو تو شیطان سے
ضرور افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا۔ معاذ اللہ مؤلف کے ایسے جہل پر تعجب بھی ہوتا ہے اور رنج بھی ہوتا ہے کہ ایسی نالائق بات سمجھ
کر لکھا کس قدر نادر از علم و عقل ہے الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ
کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت
ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور خاصہ کی تعریف جو
منطق پڑھ کر مؤلف نے یاد کی ہے بے تہذیبی حقیقی کا اختیار کی مگر فہم سے ماشاء اللہ ہنوز بہت دور ہیں خاصہ حق تعالیٰ کے علم کا یہ ہے
کہ اس کا علم ذاتی حقیقی ہے کہ جس کا لازم احاطہ کل شی کا ہے اور تمام مخلوق کا علم مجازی ناقص کہ قدر عطا کی حق تعالیٰ کی طرف سے مستفاد ہے

براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ کا اصل فوٹو

مدرسہ دیوبند کے بانی اور دیوبندیوں کے قاسم العلوم والخیرات مولوی قاسم صاحب نانوتوی فرماتے ہیں۔

اُمتی عمل میں انبیاء سے بڑھ بھی جاتے ہیں

"انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بہت وقتوں میں بظاہر اُمتی مساوی برابر ہو جاتے ہیں بلکہ اُمتی نبیوں سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں"

(تحذیر الناس ص ۵ مطبوعہ دیوبند) [1]

ختم نبوت کا انکار

مدرسہ دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ، "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمانہ میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے"

(تحذیر الناس ص ۲۵ مطبوعہ دیوبند) [2]

مولوی قاسم نانوتوی کہتے ہیں کہ زمانہ نبوی کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا مگر اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے،

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (پ ۲۲ ع ۱۴)

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

قارئین کرام! مدرسہ دیوبند کے بانی اور دیوبندیوں کے قاسم العلوم والخیرات نانوتوی صاحب کی گل فشانی آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (پ ۳۰ ع ۱۸)

مگر نانوتوی صاحب اُمتی کو عمل میں نبی کے برابر حتیٰ کہ بڑھا بھی رہے ہیں۔ یہ ہے انکے قاسم العلوم والخیرات کی علمی قابلیت۔ پھر ص ۵۲ پر کس حسین انداز سے مرزا قادیانی کی رہنمائی فرمائی ہے یہی وجہ ہے کہ مرزائی نانوتوی صاحب کو اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ بلکہ ان کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ اس بنا پر اگر مرزائی ساز نانوتوی صاحب کو کہدیا جائے تو کوئی عبث نہیں۔

---

[1] تحذیر الناس صفحہ ۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۷۱ پر دیکھئے۔
[2] تحذیر الناس صفحہ ۲۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۷۲ پر دیکھئے۔

۷۸۶
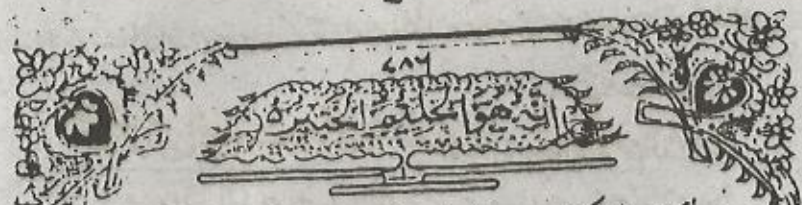
الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ مؤلفہ جناب مولانا محمد قاسم صاحب
مرحوم نانوتوی مزیل التباس اور موضع اثر ابن عباس

مسمی بہ

تحذیر الناس

باہتمام

مولوی محمد طیب و مولوی محمد طاہر صاحبان مالکان
قاسمی پریس دیوبند میں طبع ہوا

تحذیر الناس کا صفحہ ٹائٹل

مگر اس کے ساتھ یہ بھی اہل فہم جانتے ہیں کہ نبوت کمالات علمی میں سے نہیں الغرض کمالات ذوی العقول
کل دو کمالوں میں منحصر ہیں ایک کمال علمی دوسرا کمال عملی اور بنار مدح کل انہیں دو باتوں پر
ہے چنانچہ کلام اللہ میں چار فرقوں کی تعریف کرتے ہیں نبیین اور صدیقین اور شہداء اور
صالحین جن میں سے انبیاء اور صدیقین کا کمال تو کمال علمی ہے اور شہداء اور صالحین کا کمال عملی
انبیاء کو تو منبع العلوم اور فاعل اور صدیقین کو مجمع العلوم اور قابل سمجھیے اور شہداء کو منبع العمل اور فاعل
اور صالحین کو مجمع العمل اور قابل خیال فرمایئے دلیل اس دعوے کی یہ کہ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز
ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے
بلکہ بڑھ جاتے ہیں اور اگر قوت عملی اور ہمت میں انبیاء امتیوں سے زیادہ بھی ہوں تو یہ معنے ہوئے کہ مقام
شہادت اور وصف شہادت بھی انکو حاصل ہو مگر کوئی ملقب ہوتا ہے تو اپنے اوصاف غالبہ کے ساتھ
ملقب ہوتا ہے مرزا جان جاناں صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب رح
چاروں صاحب جامع بین الفقر والعلم تھے پر مرزا صاحب اور شاہ غلام علی صاحب تو فقیری
میں مشہور ہوئے اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب علم میں وجہ اس کی یہی
ہوئی کہ ان کے علم پر تو ان کی فقیری غالب تھی اور ان کی فقیری پر ان کا علم اگرچہ ان کے علم سے ان کا
علم یا ان کی فقیری سے ان کی فقیری کم نہ ہو سو انبیاء میں علم عمل سے غالب ہوتا ہے اگرچہ ان کا عمل
اور ہمت اور قوت اوروں کے عمل اور ہمت اور قوت سے غالب ہو بہر حال علم میں انبیاء اوروں
سے ممتاز ہوتے ہیں اور مصداق نبوت وہ کمال علمی ہی ہے جیسا کہ مصداق صدیقیت بھی وہ کمال علمی
ہے چنانچہ نبأ اور صدق بھی ماخذ اوصاف مذکورہ ہے اسباب پر شاہد ہے نبأ خود خبر کو کہتے ہیں
جو اقسام علوم یا معلوم میں سے ہے اور صدق اوصاف علم میں سے پر نبوت اور صدیقیت
میں وہی فرق فاعلیت اور قابلیت ہے جو آفتاب و آئینہ میں وقت تقابل معلوم ہوتا ہے چنانچہ وہ
حدیث مرفوع قولی جس کا یہ مطلب ہے کہ جو میرے سینہ میں خدا نے ڈالا تھا میں نے ابوبکر رض کے سینہ
میں ڈال دیا اس پر شاہد ہے مگر جیسے نبی کو نبی اس لیے کہتے ہیں کہ خبر دار یا خبر دار کرنے والا ہوتا ہے

تحذیر الناس صفحہ ۵ کا اصل فوٹو

انکار میں تو تکذیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی کھٹکا تھا اقرار میں تو کچھ اندیشہ ہی نہیں بلکہ سات زمینوں کی اگر لاکھ دو لاکھ اوپر نیچے اسی طرح اور زمینیں تسلیم کرلیں تو میں قسم کش ہوں کہ انکار سے زیادہ اس اقرار میں کچھ دقت نہ ہوگی نہ کسی آیت کا تعارض نہ کسی حدیث سے معارضہ رہا اثر معلوم اس میں سات سے زیادہ کی نفی نہیں سو جب انکار اثر مذکور میں باوجود تصحیح ائمہ حدیث یہ جرأت تھی تو اقرار احتمالی زائد از سبع میں تو کچھ ڈر ہی نہیں علاوہ بریں بر تقدیر خاتمیت زمانی انکار اثر مذکور کو مرتبہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں کچھ افزائش نہیں ظاہر ہے کہ اگر ایک شہر آباد ہو اور اسکا ایک شخص حاکم ہو یا سب میں افضل تو بعد اسکے کہ اس شہر کی برابر دوسرا ویسا ہی شہر آباد کیا جائے اور اس میں بھی ایسا ہی ایک حاکم ہو یا سب میں افضل تو اس شہر کی آبادی اور اسکے حاکم کی حکومت یا اس کے فرد افضل کی افضلیت سے حاکم یا افضل شہر اول کے حکومت یا افضلیت میں کچھ کمی نہ آجائے گی اور اگر دوسری صورت تسلیم اور چھ زمینوں کے وہاں کے آدم و نوح وغیرہم علیہم السلام وغیرہم سے زمانہ سابق میں ہوں تو باوجود مماثلت کلی بھی آپ کی خاتمیت زمانی سے انکار نہ ہو سکے گا چہ جائیکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مساوات میں کچھ حجت کیجئے، ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے، تو پھر سوائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی، افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے، بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونا مثبت ثابت خاتمیت ہے معارض و مخالف خاتم النبیین نہیں جو یوں کہا جائے کہ یہ اثر شاذ بمعنے مخالف روایۃ ثقات ہے علاوہ اسکے یہ بھی واضح ہو گیا ہوگا کہ حسب تجویز منکران اثر اس اثر میں کوئی علت قادحہ بھی نہیں جو اسی راہ سے انکار صحت کیجئے، کیونکہ اول تو امام بیہقی کا اس کی نسبت صحیح کہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو کوئی علت قادحہ خفیہ قادح فی الصحۃ نہیں دکھ سکی ورنہ شذوذ تھا تو یہی تھا کہ مخالف جملہ خاتم النبیین ہے اور علت تھی تو یہ ہی تھی اگر اور کوئی آیۃ یا حدیث ایسی ہوتی جس سے سات سے زیادہ زمینوں کا ہونا یا انبیاء کا کم و بیش ہونا یا نہ ہونا ثابت ہوتا تو کہہ سکتے تھے کہ وجہ شذوذ یہ ہے۔ مگر آجتک کسی نے ایسی آیت و حدیث سنی نہ مدعیوں نے پیش کی علی ہذا القیاس مضمون علت قادحہ کو خیال فرمائیے۔ آجتک سوائے مخالفت مضمون مذکور

تحذیر الناس صفحہ ۲۵ کا اصل فوٹو

نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے کے خیال سے بدتر ہے

دیوبندی اور غیر مقلدین وہابیوں کے مجدد اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں۔ کہ

از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است

(نماز میں) زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ رسالتمآب ہی ہوں اپنی ہمت (خیال) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے۔

(صراط مستقیم فارسی مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی ص۸۶ سطر ۳/۴) ؎[1]

ناظرین کرام! اکابر محدثین علیہم الرحمۃ تو تحریر فرماتے ہیں کہ نماز میں التحیات میں جب السلام علیک ایھا النبی کہیں تو اس انداز سے کہیں کہ بالمشافہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کر رہے ہیں۔ دیکھئے فتح الباری، عمدۃ القاری، اشعۃ اللمعات، میزان کبریٰ وغیرہم۔

مگر وہابیہ ہیں کہ بیل، گدھے۔ زنا اور جماع جیسے الفاظ سے بھی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور کو بُرا قرار دے رہے ہیں۔ جو کہ کسی مومن کے تصور میں بھی نہیں آسکتا۔

اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے!

مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے اسی لیے فرمایا ہے۔

یادِ خر سے ہو نمازوں میں خیال اُن کا بُرا — اُف جہنم کے گدھے اُف یہ خرافت تیری

[1] صراط مستقیم فارسی صفحہ ۸۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۷۵ پر دیکھئے۔

صراطِ مستقیم فارسی

یعنی

ملفوظات حضرت سید احمد شہید بریلوی قدس اللہ روحہ

۱۲۰۱ھ — ۱۲۴۶ھ

جمع و ترتیب

- سید محمد اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ م — ۱۲۴۶ ھجری
- مولانا عبد الحئی بڈھانوی علیہ الرحمۃ م — ۱۲۴۳ ھجری

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاہور

صراط مستقیم کا صفحۂ ٹائیٹل

محض نمی شد بلکه از انتم نجو کمهات نماز بگردیده بر کز آن مبرا زجه مهمات حضرت حق در دل ایشان بجوده بخلاف
کسی که خود متوجه تهذیب امری از امور دنیه یا دینیه شود بر به گاه آن مقام منکشف مشود و سید بداری مصنفت ظلمات

بعضها فوق بعض از وسوسه زنا خیال مجامعت زوجه خود بهتر است و صرف همت بسوی شیخ و امثال آن

از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندین مرتبه بدتر از استغراق در صورت گاو و خر خود است که خیال آن
با تعظیم و اجلال بسویدای دل انسان بچسپد بخلاف خیال گاو و خر که نه آنقدر چسپیدگی می بود و نه تعظیم بلکه مهان
و محقر می بود و این تعظیم و اجلال غیر که در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد بالجمله منظور بیان تفاوت مراتب وساوس
است آنرا باید که آگاه شده بهیچ حالی از قصد حضوری حق جل و علا باز نگردد و غرض درین مقام علاج این محل
است بر وضعیکه فهم هر کس بآن رسد پس اگر وسوسه از قبیل قبیح ترین وساوس بود پس خود را بالتجای تمام مانند
هر ضعیف هر فقیر متوجه بفضل الهی است لیکن در بعض چیز اسباب ظاهری خیال دخل نداشته و حصول آن موقوف بفضل
الهی است پس همین قبیل است دفع این وساوس بخدمت شیخ خود عرض نماید اگر مرشد از روی امارات کار
است بتدبیری مفید تر شاید آگاه سازد و دعا خواهد کرد و اگر وسوسه از طرف نفس است یا از طرف شیطان حسد و جز
مذکور است پس علاجش آن است که اگر مشغول در فرض ظهر شد آمده بعد فراغ از فرض و سنت در خلوت و تنهائی چه
چند آنکه وسوسه مجتمع شد نماز ده رکعت بخواند اگر در تمام رکعات خیالات متعدد مانده بود و اگر در تمام رکعات خیالات
نمانده بعض بحضور و خالی از خیالات گزرانیده و بعض آن ملوث بآلودگی خیالات گشته پس مقابل هر رکعات
که در آن وسوسه شده چهار رکعت مقرره نموده بحساب آن بگزارده و همچنین نماز عصر بعد مغرب کند و نماز مغرب
بعد آن و علی هذا القیاس عشا و نماز فجر بعد طلوع آفتاب کند تا نفل مشروع نشود و چون این کار بر نفس شاق است
البته از آن باز خواهد آمد خود را باز خواهد داشت چونکه نفس در کار حق بر آید شکر الهی بسیار بجا آرد و مدارات نفس
مکافات آن تبر زیده آرام دادن خواهش وی بموجب شرع بوی رسانیدن بعمل آرد و اگر تهجد از قسم آن بسبب
تسویل نفسانی یا شیطانی قضا شود صباح آن روزه دارد و اگر در روزه مخلی از مخلات شرعیه نفس و شیطان سعی
کار آرد تنبیه آن شب بیداری بر شب آن روزه پیوسته است مبادا شیطان چون لا فرخود را مایوس میشود
نفس را شریک خود می سازد همه عادات و برتر شاید تا تنبیه تا دیب هر دو نفس و شیطان بر دو از شرارت باز ماند که

صراط مستقیم فارسی صفحہ ۸۷ کا اصل فوٹو

صراطِ مستقیم ۱۲۶ اردو

مدعا کا ملا دینا مخلص لوگوں کے خلوص کے خلاف ہے اور خود بخود مسائل کا دل میں آ جانا۔ اور ارواح اور فرشتوں کا کشف ان فاخرہ خلعتوں میں سے ہے جو حضورِ حق میں مستغرق باخلاص لوگوں کو نہایت مہربانیوں کی وجہ سے عطا ہوا کرتے ہیں پس یہ ان کے حق میں ایک ایسا کمال ہے کہ مثال کے موقعہ پر مجسم ہو گیا ہے اور ان کی نماز ایسی عبادت ہے کہ اس کا ثمرہ آنکھوں کے سامنے آ گیا ہے۔

اہل حاجتوں کی وہ دعائیں جو باکمال نمازی سے پروردگارِ بے نیاز کی بارگاہ میں حاجت روائی کے متصور ہونے کے اعتقاد کے باعث عین نماز میں صادر ہوتی ہیں اسی قبیل سے ہیں یعنی نماز کے لئے کمال ہے گو وہ قلیل حاجتیں معاش ہی کے متعلق ہوں اور اپنی حاجتوں کے بارہ میں نفس کے ساتھ مشورے کرنا قبیح وسوسوں اور نماز کے نقصان میں سے ہے اور جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نماز میں سامان لشکر کی تدبیر کیا کرتے تھے سو اس نقصہ سے مغرور ہو کر اپنی نماز کو تباہ نہ کرنا چاہئے۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر — گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

(یعنی پاک لوگوں کے کاموں کو اپنے اوپر قیاس نہ کر اگرچہ شیر و شیر درندہ لکھنے میں ایک ہیں)

حضرت خضر علیہ السلام کے لئے تو کشتی کے توڑنے اور بے گناہ بچے کو مار ڈالنے میں بڑا ثواب تھا اور دوسروں کے لئے نہایت درجہ کا گناہ ہے جناب فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ درجہ تھا کہ لشکر کی تیاری آپ کی نماز میں خلل انداز نہ ہوتی تھی بلکہ وہ بھی نماز کے کامل کرنے کا ذریعہ ہو جاتی تھی اس لئے کہ وہ تدبیر اللہ جل شانہ کے الہامات میں سے آپ کے دل میں ڈالی جاتی تھی اور جو شخص خود کسی امر کی تدبیر کی طرف متوجہ ہو خواہ وہ امر دینی ہو یا دنیاوی بالکل اس کے برخلاف ہے اور جس شخص پر یہ مقام کھل جاتا ہے وہ جانتا ہے ہاں بمقتضائے

ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ — اندھیرے ہیں جو ایک میں بعض سے بعض اوپر ہیں۔

زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چپٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

صراطِ مستقیم اردو صفحہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو واعظِ غیر محقق یا محلہ کی بڑھیا کا قول کہنا

اہلحدیث مکتبِ فکر کے مولوی حافظ عبد اللہ روپڑی نے اپنی جماعت کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کی عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے امرتسری کا عقیدہ ان الفاظ میں پیش کیا ہے کہ:

"کس قدر دلیری کے کلمے ہیں گویا نبی علیہ السلام کے ارشاد مبارک کو کسی واعظ غیر محقق کا یا محلہ کی کسی بڑھیا کا مقولہ بتاتے ہیں"

(تعریفات اہل سنت پر فیصلہ ص۲۰۶) [1]

قارئین کرام! یہ کسی اہل سنت وجماعت کے عالم کی تحریر نہیں ہے بلکہ غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے محدث روپڑی کی تحریر ہے جس میں سردارِ اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔

اب ہے کوئی اہلحدیث عالم جو "مردِ حقانی" ہو۔ اور مولوی ثناء اللہ امرتسری سے اپنی بیزاری اور لاتعلقی کا اظہار کرے، ایسا کوئی نہیں۔

منکرینِ حدیث کو بھی ایسے الفاظ کہنے کی آج تک جرأت نہیں ہوئی۔ جو کہ سردارِ اہلحدیث کا نظریہ اور عندیہ ہے۔ مولوی ابوالکلام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ نے بالکل صحیح ارشاد فرمایا۔

گمراہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے۔ کہ پہلے وہابیت پھر نیچریت، نیچریت کے بعد تیسری منزل جو الحاد قطعی ہے۔ (آزاد کی کہانی ص۳۸۱)

---

[1] تعریفات اہل سنت صفحہ ۲۰۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۷۸ پر دیکھئے۔

عظمت سے آواز کرتا ہے جیسے سوار کے ساتھ پالان آواز کرتا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ کی کتاب العرش میں ہے تواترت الاخبار ان اللہ خلق العرش فاستوی علیہ فھو فوق العرش یعنی تواتر کے ساتھ احادیث آئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا کیا پھر اس پر بلند ہو گیا پس وہ عرش پر ہے۔

دیکھئے عرش کا مسئلہ کتنا اہم ہے مگر مولوی ثناء اللہ معتزلہ اور جہمیہ کی طرح تاویلیں کر رہے ہیں۔

اسی طرح واتخذ سبیلہ فی البحر سربا کی تفسیر میں لکھتے ہیں شقا کما یسبح الحوت سبحا طبیعیا (یعنی مچھلی جیسے طبعی طور پر تیرتی ہے ویسے تیری (یعنی اس کے تیرنے سے پانی میں سرنگ نہیں بنی) اسی واسطے واتخذ سبیلہ فی البحر عجبا کی تفسیر میں لکھتے ہیں تعجب یوشع من سرعۃ (یعنی یوشع نے مچھلی کی تیز رفتاری سے تعجب کیا) حالانکہ مسلم کی حدیث میں ہے کہ سرنگ کی وجہ سے تعجب ہوا تھا۔ نیز مسلم کی حدیث میں ہے کہ وہ مچھلی نمک لگی ہوئی یعنی بھنی ہوئی تھی اور ٹوکرے میں رکھ کر ساتھ لے گئے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ مُردہ تھی خضر علیہ السلام کی جگہ پہنچے تو زندہ ہو کر پانی میں داخل ہو گئی۔ مولوی ثناء اللہ اس سے صاف انکاری ہیں۔

چنانچہ ترک اسلام طبع اہل حدیث امرتسر کے ص۱۱۳ میں دھرم پال آریہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ بتلائیے (اس آیت) میں بھنی ہوئی کس لفظ کا ترجمہ ہے۔

پھر آگے چل کر ص۱۱۳ میں لکھتے ہیں حضرت موسیٰ جب سفر کو چلے تو خدا کے حکم سے ایک مچھلی کو پانی کے برتن میں رکھ لیا۔

پھر اسی صفحہ میں چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں اصل میں آپ بھی معذور ہیں۔ قرآن شریف کو قرآن کی اصل زبان میں تو پڑھا نہیں معمولی انگریزی یا اردو میں ترجمہ دیکھا اور کسی غیر محقق واعظ یا محلہ کی کسی بڑھیا سے سن لیا کہ مچھلی بھنی ہوئی تھی۔ انتہیٰ

ناظرین خیال فرمائیں کہ کس قدر دلیری کے کلمے ہیں گویا نبی علیہ السلام کے ارشاد مبارک کو کسی واعظ غیر محقق کا یا محلہ کی کسی بڑھیا کا مقولہ بتاتے ہیں معاذ اللہ یہ چند سطریں بطور مشتے نمونہ از خروارے ہم نے لکھی ہیں اس قسم کی کئی ایک جگہیں ہیں جہاں مولوی ثناء اللہ نے سلف بلکہ حدیث کے خلاف تفسیر کی ہے جن ...

شیطان نبی پاک کی شکل میں آکر مدد کرتا ہے

دیوبندیوں اور وہابیوں کا مجدد ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ :۔

"فرشتے شرک میں کسی کی امداد نہیں کرتے نہ حیات میں نہ موت میں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں، البتہ شیاطین کبھی کبھی ان کی مدد کرتے اور انسانی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں، چنانچہ وہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ پھر کبھی کوئی شیطان ان سے کہتا ہے میں ابراہیم ہوں، مسیح ہوں، محمدؐ ہوں، خضر ہوں، ابوبکر، عمر، عثمان، علی یا فلاں شیخ طریقت ہوں۔" (کتاب الوسیلہ[1] ص۴۱)

لیکن نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ صُوْرَتِیْ۔ — شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

(بخاری ص، مسلم ص، مشکوٰۃ ص)

انبیاء کرام اللہ کے عذاب سے عام آدمیوں کی طرح لرزاں اور ترساں ہیں

دیوبندی، غیر مقلد اہلحدیث، تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کے نزدیک متفقہ مجدد ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ :۔

"ملائکہ وانبیاء بھی ویسے ہی خدا کے بندے ہیں جیسے کہ تم خود ہو، اور وہ بھی اس کی رحمت کے طالب اور اس کے عذاب سے اسی طرح لرزاں اور ترساں ہیں جس طرح تم خود ہو۔" (کتاب الوسیلہ[2] ص۴۲)

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے :۔

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی — اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

(پ۳۰، ع۱۸)

---

[1] الوسیلہ صفحہ ۴۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۲ پر دیکھئے۔

[2] الوسیلہ صفحہ ۴۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۳ پر دیکھئے۔

انبیاء کرام علیہ السلام کی قبور مبارک سے جو آوازیں آئیں وہ شیطان کی چالیں تھیں

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجدد ابن تیمیہ ہی لکھتے ہیں کہ قبر کو بت بنانا شرک کی ابتداء ہے۔ اس لیے اس کے پاس بھی بعض لوگوں کو کبھی آوازیں سنائی دیتی ہیں کوئی عجیب وغریب تصرف نظر آتا ہے جسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔ مثلاً کبھی دکھائی دیتا ہے۔ کہ قبر شق ہو گئی۔ مردہ باہر نکل آیا۔ باتیں کیں۔ معانقہ کیا۔ اس طرح کی چیزیں نبیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی پیش آسکتی ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں۔ جو آدمی کے بھیس میں ظاہر ہو کر مکر وفریب کا کرشمہ دکھاتا ہوا کہتا ہے کہ میں فلاں نبی یا فلاں شیخ ہوں۔ (کتاب الوسیلہ ص۵۱) [1]

قارئین کرام! دیوبندی۔ غیر مقلدین۔ جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے متفقہ مجدد ابن تیمیہ نے کس بیباکی سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عظمت اور رفعت پر حملہ کیا ہے۔ ابن تیمیہ کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور مبارکہ سے آوازیں آنا شیطان کی چال ہے۔ تو پھر بتائیں کے خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال مبارک پر صحابہ کرام نے روضہ انور سے جو آواز سنی اوصلوا الحبیب الی الحبیب وہ کس آواز سمجھ کر انہوں نے پہلوئے مصطفےٰ میں ان کو دفن کیا۔

---

[1] الوسیلہ صفحہ ۵۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۴ پر دیکھئے۔

اُردو ترجمہ کتاب

الوسیلہ

تالیف

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

اعداد و تقدیم

احسان الٰہی ظہیر

ادارہ ترجمان السنۃ شیش محل روڈ لاہور

الوسیلہ کا صفحہ ٹائیٹل

٤١

قَالُوْا سُبْحَانَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝

تھے! وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمارا تو والی ہے ان سے ہمارا تعلق نہیں بلکہ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے اکثر ان میں کے انہیں کو مانتے تھے۔

(سبا: ٤٠)

فرشتے شرک میں کسی کی امداد نہیں کرتے نہ حیات میں نہ موت میں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں البتہ شیاطین کبھی کبھی ان کی مدد کرتے اور انسانی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں چنانچہ وہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، پھر کبھی کوئی شیطان ان سے کہتا ہے میں ابراہیم ہوں مسیح ہوں، محمد ہوں، خضر ہوں، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ یا فلاں شیخ طریقت ہوں، اور کبھی ایک دوسرے کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ یہ فلاں نبی، فلاں شیخ یا خضر ہے، حالانکہ وہ سب کے سب جن ہی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے متعلق شہادت دیتے ہیں۔ جنات بھی انسانوں کے مانند ہیں۔ ان میں بعض کافر، فاسق، مجرم، باغی اور جاہل ہیں جب کہ دوسرے مسلمان۔ صالح، عبادت گزار اور مطیع و فرمانبردار ہیں۔ ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی شیخ سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کا روپ دھار لیتے ہیں۔ اور جنگلوں میں دکھائی دیتے ہیں، راہ گیروں کو کھانے پینے کی چیزیں دیتے، راستہ بتاتے اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات بتاتے ہیں۔ دیکھنے والا دھوکہ میں آجاتا ہے اور یقین کر لیتا ہے کہ اس نے فلاں مردہ یا زندہ شیخ کو دیکھا ہے حالانکہ اس نے حرف ایک۔ جن اور شیطان کو دیکھا ہوتا ہے کیونکہ ملائکہ شرک، بہتان اور طغیان ظلم میں کسی کی امداد نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ، اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ

ترجمہ کہ اللہ کے سوا جن لوگوں کو تم اختیار والے سمجھتے ہو ان کو پکارو پھر وہ تم سے تکلیف نہ دور کر سکیں گے اور نہ پھیر سکیں گے جن لوگوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے پروردگار کے پاس قرب چاہتے تھے۔ کہ کون زیادہ مقرب ہے۔ اور اس کی رحمت کی امید رکھتے تھے۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتے تھے تیرے پروردگار کا عذاب واقعی ڈرنے

٤٢

كَانَ مَحْذُوْرًا ۝

کی چیز ہے۔

(بنی اسرائیل: ٥٦)

آیت محولہ بالا کی تفسیر میں سلف کی ایک جماعت کا قول ہے کہ بعض اقوام فرشتوں اور نبیوں مثلاً عزیر و مسیح کو پکارتی تھیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ملائکہ وانبیاء بھی ویسے ہی خدا کے بندے ہیں جیسے کہ تم خود ہو اور وہ بھی اس کی رحمت کے طالب اور اسی کے عذاب سے اسی طرح لرزاں و ترساں ہیں جس طرح تم خود ہو، پھر خدا کو چھوڑ کر کیوں ان کی پرستش کرتے ہو!

قبروں، بتوں اور تصویروں کو پکارنا

یہ شرک کبھی یوں کہتے ہیں ہم ملائکہ وانبیاء کی عبادت تو نہیں کرتے بلکہ تعریف و تمجید کے ذریعہ سے محض ان کی شفاعت چاہتے ہیں اور اسی نیت سے ان کے مزاروں پر حاضری دیتے ہیں جو ہی تصویریں اور بت تو ان سے مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ ان عظیم شخصیتوں اور ان کے کارناموں کی یاد تازہ رہے، ہم تصاویر اور اصنام سے خطاب نہیں کرتے بلکہ ان بزرگوں سے خطاب کرتے ہیں جن کے یہ بت اور تصویریں ہیں۔ چنانچہ یہ شرک لوگ ان کی جناب میں سر نیاز جھکا کر درخواستیں گزارتے ہیں اور التجائیں کرتے ہیں کہ "یا شیخ یا پیر اے بطرس حواری! اے نیک مریم، یا ابراہیم خلیل اللہ، یا موسیٰ کلیم اللہ وغیرہ وغیرہ اپنے خدا سے میری سفارش کیجئے، میری بخشش کی دعا فرمائیے"۔ کبھی قبروں پر جا کر اسی طرح کی درخواستیں کرتے ہیں یا تصور کر کے ان کی غیر حاضری میں اس طرح مخاطب کر کے پکارنے لگ جاتے گویا وہ موجود ہیں۔ [illegible] کی دعائیں وہ سنا جاتیں سن رہے ہیں۔ پھر ان کی مدح میں قصیدے پڑھتے ہیں جن میں ہوتا ہے "اے میرے آقا! میں تیرے زیر سایہ ہوں میں تیری پناہ میں ہوں............ اللہ سے میرے لیے شفاعت کیجئے، دعا کیجئے کہ ہمیں دشمن پر غلبہ حاصل ہو، مصیبت دور ہو، تجھی سے میرا سوال ہے، تجھی سے میری فریاد ہے اپنے بندے کو محروم نہ لوٹا..."۔ ان مشرکوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو قرآن سے اپنے شرک پر دلیل لاتے ہیں کہ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور جب انہوں نے اپنا برا کیا تھا تیرے پاس آکر خدا سے بخشش مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے بخشش مانگتا تو اللہ کو معافی دینے والا مہربان پاتے۔

(النساء: ٦٤)

۵۱

مشرکین پر جنات و شیطانوں کا ظہور

اس زمانے پر کفر و ضلالت کا جس قدر غبار ہے، کسی صاحب خرد سے پوشیدہ نہیں بلاشبہ بتوں کے ذریعہ شیاطین کا جو کچھ تصرف ظاہر ہوتا ہے، انسانوں کی گمراہی کا ایک بڑا سبب ہے۔ قبر کو بت بنانا، شرک کی ابتداء ہے، اس لیے اس کے پاس بھی بعض لوگوں کو کبھی آوازیں سنائی دیتی ہیں، صورتیں دکھائی دیتی ہیں، کوئی عجیب و غریب تصرف نظر آتا ہے جسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔ مثلاً کبھی دکھائی دیتا ہے کہ قبر شق ہو گئی، مردہ باہر نکل آیا، باتیں کیں، معانقہ کیا۔ اس طرح کی چیزیں، نبیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر بھی پیش آ سکتی ہیں، مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں جو آدمی کے بھیس میں ظاہر ہو کر مکر و فریب کا کرشمہ دکھاتا ہوا کہتا ہے کہ میں فلاں نبی یا فلاں شیخ ہوں۔

اس بارے میں متعدد واقعات مشہور ہیں جن کی تفصیل کے لیے یہاں گنجائش نہیں۔ جاہل سمجھتا ہے کہ قبر سے نکلا، باتیں کیں، معانقہ کیا، بذاتِ خود وہی تھا، نبی یا ولی تھا، لیکن مومن کو معلوم ہے کہ وہ شیطان تھا جو گمراہ کرنے کے لیے آیا تھا۔

جنات کو دور کرنے کا طریقہ

اس قسم کے واقعات کی اصلیت معلوم کرنے کی چند تدابیر ہیں۔ مثلاً سچے دل سے آیت الکرسی کی تلاوت کرے، اگر شیطان ہے فوراً غائب ہو جائے گا یا زمین میں دھنس جائے گا، اور اگر صالح انسان یا فرشتہ یا مسلمان جن ہو گا تو اسے آیۃ الکرسی سے کوئی گزند نہیں پہنچ سکے گا، کیونکہ اس سے صرف شیطان ہی کو نقصان پہنچتا ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے ایک جن نے کہا: جب سونے لگو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، تاکہ خدا محافظ رہے اور شیطان قریب نہ پھٹکے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تو نے سچی بات کہی، یا پھر کر شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے۔ شیاطین نبیوں کو بھی دھوکہ دیتے، ان کی عبادت میں خلل ڈالنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

نبی کریمؐ کا جنات سے مقابلہ

چنانچہ خود نبی کریمؐ پر ایک دفعہ جنات حملہ آور ہوئے تھے جیسا کہ ابو التیاح سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عبدالرحمٰن بن حبش سے دریافت کیا کہ جب شیاطین نے شرارت کی تو نبی صلعم نے کیا کیا تھا؟ کہا پہاڑی گھاٹی میں سے شیاطین آپ پر ٹوٹ پڑے، ایک شیطان کے ہاتھ میں جلتا ہوا شعلہ تھا اور آپ کو جلا ڈالنا چاہتا تھا، آپ خوف زدہ ہو گئے، مگر فوراً جبرئیل آ گئے اور کہنے

کتاب الوسیلہ صفحہ ۵۱ کا اصل فوٹو

کلمہ شریف کا وظیفہ ثابت نہیں

اہلحدیث حضرات کے میاں نذیر حسین دہلوی رقمطراز ہیں کہ:۔

"وظیفہ مجموعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا ثابت نہیں ہے وظیفہ کے واسطے صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔" (فتاویٰ نذیریہ ج ۱ صفحہ ۴۴۹ مطبوعہ دہلی) [۱]

قارئین کرام! اس سے بڑھ کر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے؟

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکار سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق یقینی علم نہ تھا

غیر مقلدین کے امام مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کے علم غیب شریف کے اعتراض اور سرکار سیدہ و طیبہ طاہرہ اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی طہارت، پاکیزگی اور عفت دامنی پر شک کا عقیدہ رکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ،

عقیدہ: جب منافقین نے بہتان حضرت عائشہ پر باندھا ایک مدت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر اہتمام تحقیق برأت صدیقہ رضی اللہ عنہا میں رہا۔

اور قلب مبارک سے شک ذنب کا ان سے قبل از نزول آیات برأت کے بارگاہِ قدوس سے رفع نہ ہوا۔ جب آیات برأت نازل ہوئیں تب یقین ہوا۔ (فتاویٰ نذیریہ ج ۱ صفحہ ۲۴ مطبوعہ دہلی) [۲]

قارئین کرام! غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں ان کے نام نہاد محدث میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کی عبارت پر انصاف پسند حضرات بار بار غور فرمائیں کہ کس جرأت اور دلیری سے اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کی ہے۔ آج اگر کسی عالم دین کی والدہ کے متعلق کوئی اس قسم کے شبہات کا ذکر کرے تو ایک طوفان برپا ہو جائے۔

---

[۱] فتاویٰ نذیریہ صفحہ ۴۴۹ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۷ پر دیکھئے۔

[۲] فتاویٰ نذیریہ صفحہ ۲۴ کا اصل فوٹو صفحہ ۸۸ پر دیکھئے۔

فقد جاءکم بشیر و نذیر واللہ علی کل شیء قدیر

بعون خالق کونین مجموعہ فتاوی شمس العلماء [illegible] حضرت مولینا مرشدنا

سید محمد نذیر حسین رحمۃ اللہ محدث دہلوی

المسمّٰی بہ

فتاوی نذیریہ

کی پہلی جلد

حسب فہمائش و فرمائش

نبیرگان حضرت شیخ الکل ممدوح سید محمد عبد السلام و سید محمد ابو الحسن صاحبان

مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس دار السلطنت دہلی

اول تعداد ۲۰۰۰ قیمت فی جلد [illegible]

فتاوی نذیریہ کا صفحہ ٹائٹل

پہلے کھون۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ ماثور پر زیادت جائز ہے کیونکہ یہ دعا اس شخص نے اپنی طرف سے ماثور پر زیادہ کی تھی اگر یہ تعلیم نبوی ہوتی تو خوف کس بات کا تھا جس سے وہ سکوت کرتا رہا۔ اور جواب نہ دیتا۔ اسی طرح ایک شخص نے نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چھینک کر یہ دعا پڑھی الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضی آپ نے نماز سے فارغ ہو کر دو دفعہ پوچھا یہ پڑھنے والا کون تھا کسی نے نہ بولا تیسری دفعہ پھر پوچھا آخر وہ شخص بولا کہ یا رسول اللہ میں نے پڑھا۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لقد ابتدرہا بضعۃ و ثلثون ملکا ایہم یصعد بہا۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ اوپر تیس فرشتے دوڑے ان کلمات کے لئے کہ کون اوپر لے جاویگا رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی۔ حدیث میں تو فقط چھینک کے واسطے الحمد للہ وارد ہے الحمد للہ علے کل حال یہ زیادت اس شخص نے اپنی طرف سے کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تحسین فرمائی اس کے نظائر بکثرت ہیں اگر کل کا استیعاب کیا جاوے تو ایک مستقل کتاب بنیگی۔ غرضکہ اس قسم کے زیادات بدعت سے نہیں بلکہ من تطوع خیرا فھو خیر لہ میں داخل ہیں۔ فقط عبد الجبار عفی عنہ۔

سید محمد نذیر حسین

ہو الموفق۔ اس مسئلہ کی تحقیق عون المعبود شرح سنن ابی داؤد صفحہ ۳۰۹ جلد ۴ میں بسط کے ساتھ کی گئی ہے من شاء زیادۃ التحقیق فلیراجع الیہ کتبہ محمد عبد الرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وظیفہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا +

الجواب۔ وظیفہ مجموعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثابت نہیں ہے وظیفہ کے واسطے صرف لا الہ الا اللہ ہے واللہ تعالے اعلم حررہ السید ابو الحسن عفی عنہ +

سید محمد نذیر حسین

ہو الموفق۔ بیشک ذکر اور وظیفہ کیلئے صرف لا الہ الا اللہ ہے اور ذکر لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کا انضمام کسی روایت سے ثابت نہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ رواہ الترمذی وابن ماجہ یعنی افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے کذا فی المشکوۃ وقال الحافظ فی الفتح صفحہ ۶۷ جزو ۲۶ وحدیث افضل الذکر لا الہ الا اللہ اخرجہ الترمذی والنسائی وصححہ ابن حبان والحاکم۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ موسے علیہ السلام نے کہا اے رب مجھ کو کوئی ایسی شئے بتا کہ اس کے ساتھ تجھ کو یاد کروں اور دعا کروں تو اللہ تعالے نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ۔ موسے ؑ نے کہا اے رب اس کو تیرے تمام بندے کہتے ہیں میں

فتاوی نذیریہ صفحہ ۴۴۹ کا اصل فوٹو

استعانت غیر اللہ سے کرنا اور ایسے افعال شرکیہ بدعیہ کا مرتکب ہونا طریقہ مشرکین کا ہے کیونکہ عقیدہ ثبوت علم غیب کا سوائے ذات باری عزاسمہ علام الغیوب کے کسی نبی یا ولی یا غوث یا قطب یا پیر یا مرشد کے ساتھ رکھنا عین شرک ہے بدلیل آیات بینات قرآن مجید واحادیث رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور روایات فقہیہ کے اما الآیات قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون ومن اضل ممن یدعو من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیامۃ وہم عن دعائہم غافلون - ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین - واما الاحادیث ففی حدیث الجاریات قالت احدھن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ہذہ وقولی الذی کنت تقولین وعن عائشۃ رض قالت من اخبرک ان محمدا یعلم الخمس التی قال اللہ تعالے ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ فقد اعظم الفریۃ رواہ مسلم - قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم رواہ البخاری کذا فی المشکوٰۃ اور بخاری ومسلم میں حدیث الافک مصرح ہے کہ جب منافقین نے بہتان حضرت عائشہ پر باندھا ایک مدت تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کس قدر اہتمام تحقیق برات صدیقہ رضی اللہ عنہا میں اور قلب مبارک سے شک وشبہ کا ان سے قبل از نزول آیات برات کے بارگاہ قدوس سے رفع نہ ہوا جب آیات برات نازل ہوئیں تب یقین ہوا اگر علم غیب آپ کو ہوتا تو اس قدر رنج وغم اور اہتمام شان حادثہ کیوں ہوتا قصہ حدیث کا اس بات کے واسطے نذیر عریان ہے اور اور حدیثیں بہت ہیں واما الروایات الفقہیہ قال الملا علی قاری فی شرح الفقہ الاکبر ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات لمعارضۃ قولہ تعالے قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وقال فی البزازیۃ وغیرہا من کتب الفتاوی من قال ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر وقال الشیخ فخر الدین بن سلیمان الحنفی فی رسالتہ ومن ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ واعتقد بہ ذلک کفر کذا فی البحر الرائق فعلم ان علم اللہ سبحانہ وتعالے ازلی وابدی ومحیط بما کان وما یکون من جمیع الاشیاء بعضہا وتفصیلہا وکلہا وجلہا ودقیقہا وقلیلہا صغیرا او کبیرا ولا یخرج من علمہ وقدرتہ شئے لان الجہل بالبعض والعجز عن البعض نقص واقتضاء ہذہ والنصوص القطعیۃ ناطقۃ لعموم علمہ وشمول قدرتہ فہو بکل شئے علیم وہو علی کل شئی قدیر پس یہ علم اور قدرت خاصہ ذات باری عالم الغیب قادر مطلق کا ہے اس میں شریک کرنا نبی کو یا ولی کو عین شرک ہے اور جو امور غائبہ پر انبیاء علیہم السلام یا اولیاء کرام کو انکشاف ہوا ہے سو بعض بوحی واعلام بالہام الٰہی ہوا ہے۔ قال اللہ تعالے ولا یحیطون بشئے من علمہ الا بما شاء اور یہ علم جو باعلام حق سبحانہ وتعالے مقربان خاص الخاص کو ہوتا ہے ذات سید کائنات علیہ الصلوٰۃ کو

فتاویٰ نذیریہ صفحہ ۲۴ کا اصل فوٹو

روضۂ اطہر کی زیارت کا سفر زنا کے برابر ہے

دیوبندی حضرات کے مولوی حسین احمد صاحب مدنی جو کہ غیر مقلدین وہابیہ کے بھی ممدوح ہیں لکھتے ہیں کہ:-

"وہابیہ سفر زیارت (مدینہ منورہ) کو زنا کے درجہ تک پہنچاتے ہیں۔"

(بحوالہ الشہاب الثاقب صـ۴۶) [1]

سرورِ کائنات علیہ السلام سے لاٹھی زیادہ نافع ہے

ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔

(بحوالہ الشہاب الثاقب صـ۴۷ سطر ۱۱ تا ۱۳) [2]

رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم پر اب کوئی حق نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات کے (بحوالہ الشہاب الثاقب صـ۴۷ سطر ۹، ۱۰)

ناظرین کرام! وہابیوں کے ان عقائد کی نشاندہی ممدوح الوہابیہ حسین احمد صاحب مدنی کے حوالہ سے درج کی گئی ہے۔ جن کی غائبانہ نمازِ جنازہ اکابر غیر مقلدین اہلحدیث حضرات نے پڑھی تھی۔ کیا کوئی مسلمان ایسے نظریات اپنے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق زبان پر لا سکتا ہے۔ تُف ہے وہابیوں پر۔

---

[1] الشہاب الثاقب صفحہ ۴۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۹۱ پر دیکھئے۔

[2] الشہاب الثاقب صفحہ ۴۷ کا اصل فوٹو صفحہ ۹۲ پر دیکھئے۔

جملہ علوم و فنون کی درسی، غیر درسی کتب نیز علمائے دیوبند کی تصانیف ملنے کا پتہ: کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

قال تعالیٰ

وحفظناها من كل شيطان الرجيم الا من استرق السمع فاتبعه شهاب مبين

بسلسلۂ رد بدعت

رجوم المذنبين على رؤس الشياطين

المشہور بہ

الشہاب الثاقب على المسترق الكاذب

مولفہ ملجاء العلماء مرکز دائرۃ التحقیق وحید العصر جانشین شیخ الہند حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ صدر المدرسین دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور

جس کو

بہ مجاہد ملی (مولوی) سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند نے

کتبخانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

A S A

الی ثلثۃ مساجد ان کا مستدل ہے، بعض انہیں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ و سلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں، حاجو! ہمارے اکابر اس مسئلہ میں بھی ہر طرح سے مخالف اس طائفہ باغیہ کے ہیں وہ ہمیشہ سفر برائے زیارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہتے ہیں من جو دلسم بیزاری سے خائف اور من رانی کے ہمیشہ عامل ہیں ان جملہ اکابر کو بارہا حضوری حرمین کی نوبت آئی ہے اور کبھی آستانہ نبوی پر حاضر ہونے سے نہ چوکے، اور کیونکر چوکیں کہ محبت و عقیدت مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے رگ و پے میں سرایت کیے ہوئے ہے، اور شراب اخلاص و عقیدت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہیں، کیونکر صبر اس بارگاہ عالی سے کر سکتے ہیں اگرچہ دولت سے مالامال ہیں، مگر بقاء ہستی اور قرب ظاہری کے شب و روز متمنی ہیں اور کیونکر نہ ہوں ان کا عقیدہ ہے کہ سفر زیارت قبر حضور اکرم علیہ السلام افضل مستحبات میں سے ہے بلکہ قریب واجب کے ہے حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ زبدۃ المناسک صفحہ ۵ میں تحریر فرماتے ہیں "اب جاننا چاہیے کہ زیارت روضہ مطہرہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی افضل المستحبات سے ہے بلکہ بعض نے قریب واجب لکھا ہے اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ اور فرمایا ہے کہ جو کوئی میری زیارت کو آوے اور اس آنے میں اس کو محض زیارت ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں اس کا قیامت کو شفیع ہوں اور فرمایا ہے کہ جو کوئی بعد انتقال میرے کے زیارت قبر کی کرے تو مثل اسکے ہے جس نے حال حیات میں میری زیارت کی ہو پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے کہ چاہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے ہو آوے غرض جب عزم مدینہ کا ہو تو بہتر یوں ہے کہ نیت زیارت قبر مطہرہ کی کرکے جاوے تاکہ مصداق اس حدیث کا ہو جاوے کہ جو کوئی محض میری زیارت کو آوے شفاعت اسکی مجھ پر حق ہو گئی انتہی کلامہ الشریف، اس عبارت شریفہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

اول یہ کہ سفر برائے زیارت حضور اکرم علیہ السلام کو جائز ہے بخلاف وہابیہ کے کہ وہ اس کو حرام جانتے ہیں۔

دوم یہ کہ امر عبادت میں سے ہوگا اور آخرت میں خاص اجر اس کا ملیگا۔

سوم یہ کہ یہ عبادت یا تو مستحبات میں اعلیٰ درجہ کی مستحب ہے نزد بعض کے طبقہ علماء میں سے کوئی یا قریب واجب کے

چہارم یہ کہ جو حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں وہ سب قابل اعتبار و عمل ہیں ان سب باتوں میں وہابیہ مخالف صریح ہیں اور وہ جملہ احادیث کو اس بارہ میں موضوع اعلیٰ درجہ کی ضعیف جانتے ہیں۔

پنجم۔ یہ کہ جب سفر مدینہ منورہ کا کرے تو مثل قول وہابیہ مسجد ہی کی نیت کرے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کو سفر کرنا جائز نہیں مگر بہ نیت مسجد شریف اور حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیز صریح مخالف ہو کر فرماتے ہیں کہ فقط زیارت قبر مطہرہ کی نیت ہونی چاہیئے اب دیکھئے دونوں مذہبوں میں کس قدر فرق ہو گیا۔

ششم۔ یہ کہ شفاعت حضرت رسول مقبول علیہ السلام کی ثابت مانتے ہیں بخلاف وہابیہ کے کہ مسئلہ شفاعت میں ہزاروں تاویلیں اور گھڑنت کرتے ہیں اور قریب قریب انکار شفاعت کے بالکل پہنچ گئے ہیں۔

(۷) شان نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوت قلبی وضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کرکے راہ پر لا رہے ہیں ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں، ان کے بڑوں کا مقولہ ہے، معاذ اللہ معاذ اللہ۔ نقل کفر کفر نباشد۔ کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے، ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں۔ اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ اب اسکے مقابلہ میں ان اکابر حضرات کے اقوال۔ عقائد کو ملاحظہ فرمایئے۔ یہ جملہ حضرات ذات حضور پر نور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الٰہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابتک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں اور ہونگی عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی۔ ان سب میں آپ کی ذات پاک ایسی طرح پر واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں غرض کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ واسطہ جملہ کمالات عالم و عالمیاں ہیں یہی معنی لولاک لما خلقت الافلاک اور اول ما خلق اللہ نوری اور انا نبی الانبیاء وغیرہ کے ہیں اس احسان و انعام عام میں جملہ عالم شریک ہے علاوہ اس کے آپ کی ذات مقدس کو ارواح مؤمنین سے وہ خاص نسبت ہے کہ جس وجہ سے آپ باپ روحانی جملہ مؤمنین کے ہیں اور یہ احسان بھی ابتداء عالم سے آخر تک کے مؤمنین کو عام ہے علاوہ اسکے مؤمنین امت مرحومہ کے ساتھ ماسوا اسکے اور بھی خاص علاقہ ہے جو کہ اور امم کے مؤمنین کو نہیں، حضرت سرور کائنات علیہ السلام کے احسانات غیر متناہیہ کی تفصیل اگر معلوم کرنی منظور ہو تو رسالہ آبحیات حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

الشہاب الثاقب صفحہ ۴۷ کا اصل فوٹو

یا رسول اللہ، یا علی کہنے والوں کو قتل کرنا جائز ہے!

مولوی اسماعیل غزنوی[1] نے لکھا ہے۔ کہ

جو کوئی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یا ابن عباس یا یا عبدالقادر جیلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اس کی دہائی دے۔ اس پکارنے سے اس کا مدعا دفع شر یا طلب خیر ہو یعنی ایسے امور میں امداد حاصل کرنا ہو، جو خدا کے سوا کسی اور کے اختیار میں نہیں ہیں۔ مثلاً کسی بیمار کا تندرست کرنا۔ یا دشمن پر فتح حاصل کرنا۔ یا کسی دکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ۔ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد کا طلب کرنا شرک ہے۔ جو لوگ ایسا کریں۔ وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں اگرچہ ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے۔ اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئیگی۔ گویا یہ ایک واسطہ ہیں۔ یعنی ان کا فعل بہر حال شرک ہے۔ اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے۔ (تحفہ وہابیہ ص ۵۹)[2]

قارئین کرام!۔ جو سنی مسلمان ان وہابیوں اور دیوبندی مولویوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں۔ ذرا خیال فرمائیں کہ ان کے نزدیک تو آپ مشرک ہیں اور قتل کے لائق ہیں۔ اور کس جرأت سے وہ آپ کو مشرک قرار دے رہے ہیں۔ مگر آپ ان کے پیچھے نمازیں ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے ایک اعلیٰ فرض کو ضائع کرتے ہیں۔ اہل سنت وجماعت مسلمانوں کو وہابی۔ دیوبندی وغیرہم باطل عقائد کے لوگوں کے پیچھے نمازیں ادا فرمانے سے پرہیز کرنی چاہیئے۔

[1] یہی مولوی اسماعیل غزنوی ۸ جون ۱۹۴۵ء کو بلیک مارکیٹ کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے (اہلحدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۴۵ء)

[2] تحفہ وہابیہ صفحہ ۵۹ کا اصل فوٹو صفحہ ۹۶ پر دیکھئے۔

یارسول اللہ کہنے والا مشرک ہے اس کا قتل جائز ہے	مولوی اسمٰعیل غزنوی نے لکھا ہے کہ:۔

"جو کوئی یوں کہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا، اور اس کا خون مباح ہوگا، ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں!"

(تحفہ وہابیہ ص۶۸)

جب کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اِذَا اَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ۔ (حصن حصین ص۱۶۳)	جب مدد طلب کرنے کا ارادہ ہو تو کہو اے اللہ کے بندے میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی اور کا نعرہ لگانا شرک اور حرام ہے	مولوی عبدالستار دہلوی اہلحدیث

نے فتویٰ دیا ہے کہ:۔

"خداوند تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا نعرہ لگانا شرک اور حرام ہے۔"

(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۲۳ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ)

قارئین کرام! وہابیوں کی دلیری اور جرأت کا آپ نے اندازہ لگایا کہ ان کے اس فتوے سے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء کاملین علیہم الرحمۃ بھی محفوظ نہ رہے۔ کیونکہ یا محمد کہنا اُن کا شعار تھا۔ دیکھئے! تاریخ ابن جریر نیز وہابیہ خود بھی اس فتوے سے محفوظ نہ رہے۔ وہ بھی تو جلسوں میں اللہ کے علاوہ اپنے مولویوں کے زندہ باد کے نعرے لگاتے ہیں۔

---

[1] تحفہ وہابیہ صفحہ ۶۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۹۷ پر دیکھئے۔

الهدية السنية

مؤلفہ

علامہ سلیمان بن سحمان نجدی

کا اردو ترجمہ

تحفۂ وہابیہ

مرتبہ

خاکسار اسماعیل غزنوی

امرتسر

بار اوّل

تحفہ وہابیہ کا صفحۂ ٹائیٹل

یقین ہوگیا کہ جو کوئی یا رسول اللہ (صلعم) یا۔ یا ابن عباس یا۔ یا عبد القادر جیلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا انہی کی دہائی دے۔ اس پکارنے سے اس کا مدعا دفع شر یا طلب خیر ہو یعنی ایسے امور میں امداد حاصل کرنا ہو جو خدا کے سوا کسی اور کے اختیار میں نہیں ہیں۔ مثلاً کسی بیمار کا تندرست کرنا یا دشمن پر فتح حاصل کرنا یا کسی دکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ۔ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد کا طلب کرنا شرک ہے۔ جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں۔ اگرچہ ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے۔ اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئیگی گویا یہ ایک واسطہ ہیں یعنی ان کا فعل بہر حال شرک ہے اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے ۔۔۔ اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے۔

انبیاء اور صالحین کی قبور اور قبے

آج کل انبیاء اور صالحین کی قبور اور ان پر جو گنبد اور قبے بنائے گئے ہیں وہ بھی بطور ایک بت کے ہیں لوگ ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ وہاں جا کر وہ گڑگڑا کر درخواستیں پیش کرتے ہیں مصائب کے وقت ان کو غائبانہ پکارتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح زمانہ جاہلیت میں مشرک پکارا کرتے تھے۔ ہماری اس مجلس میں مکہ مکرمہ کے مشہور حنفی مفتی شیخ عبد الملک قلیبی اور مالکیہ کے مفتی شیخ حسین مغربی اور عقیل بن یحییٰ علوی بھی موجود تھے۔

ذالک سے لوگوں کو مطمئن کر دینے کے بعد ہم نے وہ تمام قبے اور تمام مقامات جن کی تعظیماً واعتقاداً پرستش ہوتی تھی یا جن کی طرف لوگ نفع کی خواہش اور نقصان کے دفع کے لئے جاتے تھے منہدم کرا دئیے۔ اور قبروں کے اوپر کے تمام قبے وغیرہ گرا دئیے یہاں تک کہ اس پاک خطے میں غیر خدا کی پرستش کا کوئی مقام باقی نہ رہا۔ سابر الشرعۃ لے کا شکر ہے۔

اصلاحی قدم

اس کے بعد ہم نے تمام شراب خانے، بھنگ خانے، اور بدکاریوں کے تمام اڈے ایک ایک کر کے اڑا دئیے اور منادی کرا دی کہ تمام لوگ پانچ وقت کی نمازوں میں باقاعدہ حاضر ہوں اور کسی ایک مقلد امام کے پیچھے (ائمہ اربعہ میں سے) کھڑا با جماعت نماز ادا کریں،

اس طرح اجتماع کلمہ کا سامان ہوا حرم پاک میں صرف ایک خدا کی عبادت ہونے لگی۔ لوگوں میں

اور شرک خدا کی طرف نسبت ولد کرنے سے بھی زیادہ برا ہے۔ اس لئے کہ نسبتاً ولد حق مخلوق میں کمال ہے۔ لیکن شرک مخلوق کے حق میں بھی نقص ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ تم خدا کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہو بھلا بتلاؤ تو سہی کہ تمہارے غلام اگر تمہارے مال میں شریک بنیں تو تم اس کو گوارا کر سکتے ہو؟ تو خدا کے ساتھ اس کے بندوں کو کس طرح شریک سمجھتے ہو۔ یہ کیسی عقل ہے؟

ذ ھمیہ کا نکاح غیر فاطمیہ سے اجماعاً جائز ہے۔ بلکہ اس میں کوئی کراہیت نہیں۔ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کو اپنی بیٹی بیاہ دی تھی۔ اور دونوں بزرگوں کا فعل ہمارے لئے سند ہے۔ اور سکینہ بنت حسین بن علی نے چار ایسے آدمیوں سے شادی کی جو فاطمی نہیں تھے بلکہ ہاشمی بھی نہیں تھے۔ اور بغیر انکار کے سلف کا عمل ہمیشہ اس پر رہا ہے۔ ہاں کوئی خود اگر غیر کفو سے شادی کرنے سے پرہیز کرے تو ہم اس کو خواہ مخواہ غیر کفو سے شادی پر مجبور نہیں کرتے۔ اور عرب سب ایک دوسرے کے کفو ہیں۔ بعض ملکوں میں جو رواج ہو گیا ہے کہ اس کو منع کرتے ہیں یہ ان کے تکبر اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی دلیل ہے کہ دوسروں کو اپنے برابر نہیں سمجھتے۔ بلکہ ایسا تکبر کرنے سے بعض وقت فساد ہو جاتا ہے جس طرح کہ اکثر ہوا ہے۔

ہمدی رائے میں غیر کفو سے نکاح جائز ہے۔ زید نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت زینب سے نکاح کیا۔

اگر کوئی حق نہ ماننے والا اور راستی کو قبول نہ کرنیوالا یہ اعتراض کرے کہ تم جو قطعی طور پر کہتے ہو کہ جو کوئی یوں کہے۔ یا رسول اللہ میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں۔ تو وہ شخص مشرک ہوگا اور اس کا خون مباح ہوگا۔ لہٰذا اس صورت میں غالب امت محمدیہ کو کافر کہنا پڑیگا۔ کیونکہ ان کے معتبر علماء نے اس بات کو مندوب و جائز قرار دیا ہے۔ بلکہ جو اس کے برخلاف ہے انہوں نے اس کی مذمت کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ لازم نہیں۔ اور یہ مقررہ اصول ہے کہ لازم مذہب مذہب نہیں ہوتا۔ ہم خدا کو جہت علو و بلندی میں مانتے ہیں۔ مگر اس سے ہم مجسمہ نہیں ہو سکتے کیونکہ جہت علو احادیث سے ثابت ہے۔ اور مرے ہوؤں کی بابت ہمارا یہ قول ہے کہ یہ ایک جماعت تھی۔ جو گذر گئی جس پر ہماری دعوت توحید پہنچی۔ اور اسپر حق واضح ہو گیا۔ مگر پھر بھی وہ حق کو نہ مانے

لہ زینب زینبی تھیں اور زید علام تھے اور ۔۔۔ مومنین ہونے سے پہلے زید سے نکاح کیا تھا ۔۔۔ مترجم

تحفہ وہابیہ صفحہ ۶۸ کا اصل فوٹو

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغیر عدت کے نکاح پڑھ لیا

دیوبندی اور غیر مقلدین کے ممدوح مولوی غلام خان کے اُستاد مولوی حسین علی واں بھچراں ضلع میانوالی نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر الزام تراشی کرتے ہوئے سنگین گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔ وہ الزام تراشی یہ ہے کہ نبی اکرم رسولِ محتشم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے سرکار ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عدت کے بغیر نکاح کیا تھا۔ اصل عبارت یہ ہے۔

عقیدہ: اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی۔ جیساکہ زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بلا عدت نکاح کر لیا۔ (بلغۃ الحیران[1] ص ۲۶۷ مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام! امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پر یہ صریحًا الزام ہے۔ اور حدیثِ نبوی کا انکار ہے۔ صحیح مسلم شریف میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے۔

لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّۃُ زَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِزَیْدٍ فَاذْکُرْھَا عَلَیَّ۔ (صحیح مسلم شریف ص ۴۶۱ ج ۱)

جب حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو۔

حدیث شریف کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی مولوی تو امام الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پر بھی الزام تراشی سے باز نہیں آتے۔

---

[1] بلغۃ الحیران صفحہ ۲۶۷ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۰۲ پر دیکھئے۔

دیوبندیوں کے مولوی حسین علی واں بھچروی کا

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پُل صراط سے گرنے سے بچا لینا

رَأَیْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَانَقَنِیْ وَذَھَبَ بِیْ مُعَانَقَۃً عَلَی الصِّرَاطِ أَیْ پُلْ صِرَاط رَأَیْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ لِیْ..... خَتَمَ عَلَیْہِ بِیَدِہِ الْمُبَارَکَۃِ وَکَانَ مَعَہٗ أَکْثَرُ الْأَکَابِرِ دَعَوْتُ عِنْدَ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ ثُمَّ جِئْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَعَانَقَنِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَّمَنِی اللَّطَائِفَ وَالْأَذْکَارَ وَرَأَیْتُ أَنَّہٗ یَسْقُطُ فَأَمْسَکْتُہٗ وَأَعْصَمْتُہٗ عَنِ السُّقُوْطِ

(مبشرات[1] ملحقہ بلغۃ الحیران)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مجھے بصورت معانقہ پُل صراط پر لے گئے اور میں نے دیکھا کہ آپ نے مجھے مُہر لگا کر ایک تحریر دی ہے۔ اور آپ کے ساتھ بہت سے اکابر بھی تھے۔ میں نے بیت اللہ شریف کے پاس دعا مانگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ اور میں نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ عرض کیا تو آپ نے مجھ سے معانقہ کیا۔ اور اذکار سکھائے اور میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پل سے گر رہے ہیں۔ تو میں نے آپ کو گرنے سے بچا لیا۔

---

[1] مبشرات صفحہ ۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۰۳ پر دیکھئے۔

قارئین حضرات! اب آپ خود ہی انصاف کریں کہ ایک مسلمان اپنی اُمّتی ہونے کی حیثیت سے ایسی بات کبھی بیان نہیں کر سکتا۔ جو رسول معظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم شافع محشر ہوں۔ جو خود گرتوں کو سنبھالنے والے ہوں۔ جو قیامت کے روز پُل صراط پر کھڑے ہو کر ربِ کریم کی بارگاہ میں رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ کی دعائیں کریں۔ ان کے بارے میں دیوبندی وہابی مولویوں کے امام اور سردار مولوی حسین علی خان آف واں بھچراں یہ کہیں میں نے ان کو گرنے سے بچا لیا۔ کتنی بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ یہ ہے دیوبندی اکابر کا ایمان مگر میرے اعلیٰحضرت۔ مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ القوی کا ایمان اور عقیدہ یہ ہے۔ ؎

رضا پُل سے اب وجد کرتے گزریئے! ہے ربِ سلّم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

قبل از نبوّت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو راہِ ہدایت معلوم نہ تھی

غیر مقلدین حضرات کے مولوی محمد جوناگڑھی مدیر "اخبارِ محمدی" دہلی قرآنِ کریم کی آیت کا غلط ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۔ یعنی قبل از نبوت آپ کو راہِ ہدایت معلوم نہ تھی۔ (اخبارِ محمدی دہلی ص۴ ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء)

قارئینِ کرام! کوئی کہہ رہا ہے کہ آپ کو راہِ ہدایت معلوم نہ تھی۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ پُل صراط سے گرنے سے بچا لیا۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ انبیاء کو علم نہیں کہ اُن کے ساتھ قبر و حشر میں کیا ہوگا۔ یہ کیسا طوفان بدتمیزی ہے۔ کہ ایک رسُول کا کلمہ پڑھنے والے کی زبان سے یا قلم سے ایسے الفاظ نکلیں۔ غیر مسلموں نے بھی آج تک ایسے الفاظ کہنے کی جسارت نہیں کی۔ جو نام نہاد کلمہ پڑھنے والے جسارت کر رہے ہیں۔

كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ

الحمد للہ کہ دریں ایام بسعادت فرجام کتاب مستطاب مجموعہ لاجواب
تفسیر کلام مجید و شرح قرآن حکیم بطرز جدید و وجہ لطیف و انیق المسمّٰی

بُلغة الحیران فی ربط آیات الفرقان

از زبدة المفسرین عمدة المحدثین رئیس الفقہاء الصوفی الصافی مولانا حسین علی عفی عنہ الحنفی المجددی
تلمیذ ارشد مولانا رشید احمد القطب الگنگوہی قدس سرہ و مولانا محمد مظہر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ
بانی مظہر العلوم سہارنپور

مولوی [illegible] نے [illegible] باہتمام شیخ حسن الدین [illegible] واں بھچراں ضلع میانوالی سے شائع کیا

بلغة الحیران کا صفحہ ٹائٹل

صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی رحمۃ للعالمین نہیں

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی فتوے دیتے ہیں کہ:۔

"لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔"

(فتاویٰ رشیدیہ[1] ص ۹۶)

اللہ تعالیٰ نے صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ ہی کو مخاطب کر کے فرمایا۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ ۱۷، ع ۷) — اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

۱۲ ربیع الاول کو دوکانیں بند کرنا اور مولود کرنا گناہ ہے

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں ہے کہ:۔

"۱۲ ربیع الاول کو دوکانیں بند کرنا اور مجلس مولود کرنا گناہ ہے۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۶ ۲۰ مئی ۱۹۳۶ء)

محفل میلاد میں شرکت ناجائز ہے

دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے کسی نے سوال کیا۔

سوال: محفل میلاد شریف میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف وگزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں۔ شریک ہونا کیسا ہے؟

دیوبندیوں کے گنگوہی صاحب جواب میں فرماتے ہیں۔

جواب: ناجائز ہے۔ بسبب اور وجوہ کے۔ (فتاویٰ رشیدیہ[2] ص ۱۴۸)

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۹۶ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۰۸ پر دیکھئے۔

[2] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۴۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۰۹ پر دیکھئے۔

دیوبندیوں اور وہابیوں کے ممدوح گنگوہی صاحب کا جواب آپ نے ملاحظہ فرمایا۔

جبکہ علامہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَجَعَلَ لِمَنْ فَرِحَ بِمَوْلِدِهٖ حِجَابًا مِنَ النَّارِ وَسِتْرًا وَمَنْ اَنْفَقَ فِيْ مَوْلِدِهٖ دِرْهَمًا كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

میلاد شریف پر خوشی کرنے والے کے لیے وہ خوشی دوزخ کے آگ کے آگے پردہ بنا دی جائے گی اور جس نے میلاد شریف پر ایک درہم بھی خرچ کیا۔ اس کے لیے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے اور اُن کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

(مولد العروس ص ۹ مطبوعہ بیروت)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا ارشاد مبارک پڑھیئے۔

مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعۂ برکات سمجھکر منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۵ مطبوعہ دیوبند)

غیر مقلدین حضرات کے نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں۔ کہ

جس کو حضرت کے میلاد کا حال سُنکر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے، وہ مسلمان نہیں۔ (الشمامۃ العنبریہ ص ۱۲)

ہندوؤں کے تہوار کا تحفہ کھانا جائز

جس گنگوہی صاحب کے نزدیک میلاد شریف، شہادت حسین اور عرس مبارک میں شرکت ناجائز اور کھانا حرام ہے۔ اُن کے نزدیک ہندوؤں کے تہواروں کی چیزیں کھانا جائز ہیں۔ بلکہ سود کی رقم سے ہندوؤں کا بنایا ہوا شربت جائز ہے۔ سوال و جواب ملاحظہ ہوں۔

سوال :- ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔ ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں ؟

گنگوہی صاحب کا جواب ملاحظہ فرمائیں !

جواب :- درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ[۱] ص ۴۸۸)

ہندوؤں کے سودی رقم سے تیار شدہ شربت کا پینا جائز

گنگوہی صاحب سے سوال ہوتا ہے کہ

سوال :- ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں اور سودی روپیہ صرف کر کے۔ مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں ؟

گنگوہی صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

جواب :- اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ[۲] ص ۴۹۸)

قارئین کرام :- دیوبندی حضرات کے قطب الارشاد کے ارشادات سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ ان میں ایمانی غیرت مفقود ہے۔ اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا بغض، اہلبیت اطہار علیہم الرضوان سے عناد اور اولیاء کاملین علیہم الرحمہ سے حسد ٹپک رہا ہے نیز مسلمانوں سے اخوت اور محبت نہیں ہندوؤں اور کفار سے عقیدت و نیازمندی واضح ہے۔

۱ے فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۸۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۱۱ پر دیکھئے۔

۲ے فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۹۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۱۲ پر دیکھئے۔

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

فتاویٰ رشیدیہ

کامل مبوّب

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

ناشران :-

محمد سعید اینڈ سنز - تاجران کتب

قرآن محل :- مقابل مولوی مسافر خانہ - کراچی

فتاویٰ رشیدیہ کا صفحہ ٹائیٹل

مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مرادآبادی قدس سرہ کے مرید خلیفہ حاجی عالم صوفی حافظ اپنے کو بتلاتے ہیں رفتہ رفتہ اُن کی بزرگی کا شہرہ ہوا۔ عوام کے سامنے وعظ و نصیحت فرماتے ہیں رسول مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب بتلاتے ہیں کہ آنحضرت کو علم غیب تھا۔

(مرسلہ عبدالعلیم خاں صاحب ساکن قصبہ بھونگام ضلع مین پوری ۱۳۲۲ھ)

جواب ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے فقط والسلام [رشید احمد ۱۳۰۱]

سوال ۔ ایک صوفی صاحب اپنی تقریر میں کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ بن ابوجہل اور حضرت ابوسفیان کو جو حضور کے وقت میں موجود تھے مردود و ملعون اور دوزخی بتلاتے	صحابہ کی بے ادبی فسق ہے۔

ہیں اور سمجھانے پر اصرار کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ تو شخص تمام عمر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنگ و جدال کرتے رہے اور ہمیشہ سخت دشمن رہے حتیٰ کہ اسی حال میں مر گئے ایمان اور اسلام نصیب نہیں ہوا۔

(مرسلہ عبدالعلیم خاں صاحب ساکن قصبہ بھونگام)

جواب ۔ ابوسفیان اور عکرمہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور عکرمہ نے اسلام کے بعد بہت سے غزوات اور جہاد کئے اور شہید ہوئے ہیں اسدالغابہ میں مفصل مذکور ہے فقط اور جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے فقط [رشید احمد ۱۳۰۱]

سوال ۔ وہابی مذہب یہ کون فرقہ ہے مردود ہے یا مقبول اور عقائد ان کے مذہب والوں کے مطابق اہل سنت والجماعت ہیں یا مخالف کسی امام کی تقلید کرتے ہیں	وہابی کسے کہتے ہیں

یا نہیں۔

جواب ۔ اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں باقی بندہ آپ کا دعا گو ہے سب امور کے لئے رحمت چاہتا ہے فقط والسلام [رشید احمد ۱۳۰۱]

سوال ۔ استفتاء کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔	رحمۃ للعالمین حضور کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

جواب ۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیا و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لہ قول مولوی محمد یحییٰ صاحب ۱۲

وہابی کی تعریف : وہ دیندار کو کہتے ہیں

فتاویٰ رشیدیہ کا صفحہ ۹۶ کا اصل فوٹو

پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں فقط[1]

سوال ۔ جب مروجہ دستور برادری اہل میت کے یہاں جا کر فاتحہ پڑھنا اور چڑی جوڑا دینا درست ہے یا نہیں۔	اہل میت کے یہاں فاتحہ پڑھنے اور جوڑا دینے کا حکم

جواب ۔ یہ سب امور بدعت اور نادرست ہیں البتہ صرف تعزیت کے لئے جانا درست ہے اگر دفن کفن میں شریک نہ ہوا ہو فقط

سوال ۔ صلوٰۃ غوثیہ جو اکثر عوام پڑھتے ہیں جائز ہے یا نہیں اور صلوٰۃ معکوس وصلوٰۃ ہول بھی جائز ہے یا نہیں۔ (از حافظ عبدالرحیم صاحب)	صلوٰۃ معکوس وغیرہ

جواب ۔ صلوٰۃ غوثیہ کی حقیقت ہم کو معلوم نہیں اور صلوٰۃ معکوس فی الحقیقت نماز نہیں۔ بلکہ مجاہدہ ہے اور صلوٰۃ ہول کا ثبوت صحاح حدیث سے نہیں فقط رشید احمد عفی عنہ

سوال ۔ محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔	محفل میلاد شریف کا حکم

جواب ۔ ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے فقط

سوال ۔ میت کو ثواب پہنچانا بغیر تعیین تاریخ کے یعنی تیجا دسواں چالیسواں نہ ہو درست ہے یا نہیں۔	میت کو بلا قیود و رسوم ایصال ثواب عین ثواب ہے۔

جواب ۔ ثواب میت کو پہنچانا بلا قید تاریخ وغیرہ اگر ہو تو عین ثواب ہے اور جب تخصیصات اور التزامات مروجہ ہوں تو نادرست[2] اور باعث مواخذہ ہو جاتا ہے فقط

سوال ۔ مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی مُلّا کو دینا درست ہے یا نہیں۔ **جواب** ۔ چالیس روز تک روٹی کی رسم کر لینا بدعت[3] ہے ایسے ہی گیارھویں بھی بدعت ہے بلا پابندی رسم و قیود ایصال ثواب مستحسن ہے فقط۔	چالیسویں تک روٹی دینے کا حکم

لہ قول فی الدرالمختار ۱۲ سلہ ۔۔۔ مسائل میں مفصل مرقوم ہے ۱۲ سلہ فتاویٰ عزیزی جلد دوم صفحہ ۔۔۔ میں مرقوم ہے مراد از طعام میت طعامی است کہ تا چہل روز ۔۔۔ ۔۔۔ وقت قلب آنست کہ بیشتر از ہنگام سنوح موت میت و ہم بعد از آن خبر او تمام این طعام و تقسیم آن فیما بین ۔۔۔ یا ساکنان مساجد را متنبہ خاطر میشود کہ بیکہ این طعام را بنا بر سد از وقت موت متوقع و چشم دوختہ بر این طعام می باشند مقصود شرع آنست کہ از موت میت عبرت گیرند و ہنگام فکر آخرت مشغول شوند و از غفلت ہوشیار شوند و این مقصود از ین صورت بالکلیہ مفقود میگردد ۔۔۔ در حدیث صحیح آمدہ واست ۔۔۔ محل حسنہ موجود است ہمین قدر است کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن طعام المیت ۱۲

فتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۴۸ کا اصل فوٹو

ہو گی یا نہیں۔

جواب۔ جو امر شرعاً حرام ہے کسی کی خاطرداری سے کرنا حرام جانکر بھی فسق اور حرام ہے ہرگز نہیں چاہیئے معصیت میں کسی کی رضا درست نہیں۔ فقط

(رشید احمد ۱۳۰۱)

بعد دفن مکان میت پر فاتحہ کا حکم

سوال۔ بعض لوگوں میں دستور ہے کہ جس وقت میت کو دفن کر کے آتے ہیں اسکے گھر والے اسوقت فاتحہ پڑھتے ہیں یہ فعل فاتحہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ اس فاتحہ کا ثبوت کچھ نہیں فقط کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

میلاد مروجہ کا حکم

سوال۔ زید نے بکر سے دریافت کیا کہ مجلس میلاد مروجہ حال جائز ہے یا نہیں اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے بکر خود بھی مجلس میلاد کرتا تھا اور آئندہ سال کو ارادہ بکر کا بھی ترک مجلس کا تھا بخیال اسکے کہ خرچ ہوتا تھا اور اپنے اعتقاد میں ناجائز جانتا تھا مگر منع کرنا مجلس کا بوجہ اسکے تھا کہ اس وجہ سے کوئی مجھکو طعنہ نہ دیویگا جبکہ میں اس مجلس کو ذکر دونگا بہانہ شرع کا ہو جاویگا اور خود نہ شریک ہونا مجلس کا اس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معترض ہونگے اول تو ان خیالات سے مانع ہوا بعدہ بہ نیت خالصاً للہ مانع ہوا لہذا اس سبب سے بکر کو ترک بدعت سابق وحال وانکار بدعت سے ثواب ہوگا یا نہیں اور باعث ریا تو نہیں ہے۔

جواب۔ بہرحال گناہ سے محفوظ رہا جب سے قصد ترک کیا بہتر ہوا کہ بعزم ترک گناہ کا ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

کسی عرس میں شرکت جائز نہیں

سوال۔ جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں۔ (مرسلہ [illegible])

جواب۔ کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں ہے۔

محرم میں قصہ [illegible]

سوال۔ محرم میں عشرہ وغیرہ کے ذکر شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیح یا بعض ضعیف بھی درست سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا شربت

لہ جناب مولوی محمد یحییٰ صاحب ۔ [illegible] قال الشیخ [illegible] فی رد بدعات [illegible] ... ذکر [illegible] ۱۲

فتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۴۷ کا اصل فوٹو

جواب۔ زید غلط کہتا ہے حقہ نوش کی نماز اور درود سب مقبول ہوتا ہے البتہ اس حقہ کی بو کا ازالہ کرنا اور منہ میں رکھنا مکروہ ہے فقط۔

قدر نفع کی حد شرعی نہیں [illegible]

سوال۔ نفع لینا شرع میں کہاں تک جائز ہے بندہ ان مسئلوں کو زیب قلم فرما کر جلد رحمت فرماویں

جواب۔ نفع جہاں تک چاہے لے لیکن کسی کو دھوکا نہ دے فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(رشید احمد ۱۳۰۱)

حقہ اور تمباکو کا حکم

سوال۔ حقہ پینا یا تمباکو کھانا یا سونگھنا کیسا ہے حرام ہے یا مکروہ تحریمہ یا مکروہ تنزیہہ ہے اور تمباکو فروش اور نیچے بند کے گھر کا کھانا کیسا ہے۔

(مرسلہ میاں جی عبدالرحمن صاحب سہنسپور ضلع بجنور)

جواب۔ حقہ پینا تمباکو کھانا مکروہ تنزیہہ ہے اگر بو آوے ورنہ کچھ حرج نہیں اور حقہ تمباکو فروش کا مال حلال ہے ضیافت بھی اس کے گھر کھانا درست ہے فقط رشید احمد

ہندؤں کے تہوار پر ان کے ہدیہ کا حکم

سوال۔ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

(مرسلہ میاں جی عبدالرحمن صاحب سہنسپور ضلع بجنور)

جواب۔ درست ہے فقط۔ رشید احمد عفی عنہ

گیروا رنگ کا حکم

سوال۔ کپڑے گیرو میں رنگنا جیسے صوفی لوگ رنگتے ہیں کیسا ہے۔

(مرسلہ میاں جی عبدالرحمن صاحب سہنسپور ضلع بجنور)

جواب۔ گیرو میں کپڑے رنگنا درست ہے بشرطیکہ ریا نہ ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

الجواب صحیح۔ محمد عبداللطیف عفی عنہ

ہندؤں کے تہوار پر خوشی کے گیت گانا ناجائز ہے

سوال۔ ہندوؤں کے لڑکوں کو ان کے تہوار ہولی یا دیوالی میں بطور عیدی کے ان کے تہوار کی تعریف میں کچھ اشعار بنا کر جس طرح کہ میاں جی لوگ پڑھایا کرتے ہیں پڑھانا درست ہے یا نہیں۔

(مرسلہ میاں جی عبدالرحمن صاحب سہنسپور ضلع بجنور)

جواب۔ یہ درست نہیں فقط رشید احمد عفی عنہ

عرس وغیرہ میں بہ نیت تجارت جانا جائز نہیں

سوال۔ مسلمانوں کے میلوں میں جیسے پیران کلیر وغیرہ میں واسطے سوداگری

لہ مولوی محمد یحییٰ صاحب ۱۲

فتاوی رشیدیہ صفحہ ۴۸۸ کا اصل فوٹو

قبول کرے اور کھادے جبکہ اس نے قرض لیکر وہ مال طیار کیا ہو خواہ پھر وہ رنڈی اپنے کسب حرام سے وہ قرض ادا کرے تو حضور فرمادیں کہ ڈوم رنڈی وغیرہ کا مال لیکر اپنے قرضدار کو دیدینا یا وہ قرض لیکر ہی دے اور پھر وہ مال اسے لینا جائز ہے یا نہیں۔

(مرسلہ مولوی ابرار احمد صاحب پھپرایوں ضلع مرادآباد مدرسہ جعفریہ ۱۳۲۰ھ)

جواب۔ اگر کوئی شخص قرض لیکر کسی کار خیر میں لگادے یا کسی کو صدقہ اور ہدیہ دے تو وہ کام بھی ہو جاوے اور اس موہوب لہ کو یہ صدقہ اور ہدیہ بھی لینا درست ہے مگر جب وہ اب مدیون اپنا قرض حرام مال سے ادا کریگا تو سخت گنہگار ہوگا اور اصل مالک کا دیندار رہیگا ایسے ہی یہ حرام مال کا قرض میں لینے والا بھی اگر مسلمان ہے تو سخت گنہگار رہیگا فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مہر)

ولایتی قند کا حکم | **سوال۔** ولایتی قند اور مٹھائی تر یا خشک کھانی درست ہے یا نہیں۔

جواب جس کی نجاست یا حرمت تحقیق ہو یا غالب گمان ہو وہ نہ کھاوے اور جس کا حال معلوم نہو اسکا کھانا لینا درست ہے فقط۔

رافضی کے ہدیہ کا حکم | **سوال۔** رافضی کا ہدیہ دعوت اور جنازہ میں نماز کی شرکت جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ رافضی کا ہدیہ دعوت کھانا گو درست ہے مگر ضرور نماز جنازہ اور ان سے محبت نادرست ہے اسلئے دعوت وغیرہ بھی نہ کھانی چاہیے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مہر)

ہندوؤں کی سبیل سے پانی پینا درست ہے | **سوال۔** ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کرکے، مسلمانوں کو اسکا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں ہے فقط۔

اسقاط حمل کا حکم | **سوال۔** ایک بے بیاہی عورت کو حمل ہوگیا اب بوجہ بے عزتی کے خفیہ کرنا اور اسقاط کرنا چاہتی ہے ایسی صورت میں علاج اسقاط کرنا اور کرنا گناہ ہوگا یا نہیں۔

جواب۔ اگر اس میں جان پڑگئی ہے تو پھر اسقاط میں سعی کرنا بیشک سخت گناہ اور بحکم قتل ہے ہرگز ایسی دوا دینی درست نہیں ہے فقط۔

قبلہ و کعبہ کہنے کا حکم | **سوال۔** خطبہ میں القاب قبلہ و کعبہ لکھنا درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ قبلہ و کعبہ کسی کو لکھنا درست نہیں ہے فقط۔

لہ جلم مولوی محمد یحییٰ صاحب ۱۲۔ ۵ے فتاویٰ رشیدیہ مرقوم ہے ۱۲

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۹۸ کا اصل فوٹو

دیوبندیوں کا کلمہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفُ عَلِیٌّ رَّسُوْلُ اللّٰہ

دیوبندیوں کا درود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفَ عَلِی

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک مرید تھانوی صاحب کو اپنا ایک واقعہ لکھتا ہے۔ کہ

"خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہوں لیکن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی جگہ حضور (اشرف علی تھانوی) کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے۔ لیکن اتنے میں میری حالت یہ ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی: زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی۔ اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور (اشرف علی) کا ہی خیال تھا۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا۔ کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے۔ اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے

بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ علٰے سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی

حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں۔ مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا۔ تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی۔ خوب رویا۔ اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعثِ محبت ہیں۔ کہاں تک عرض کروں"۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے اسکا جواب جو اپنے مرید کو دیا۔ وہ یہ ہے:

جواب: اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ

(رسالہ الامداد صـ ۳۵ بابت صفر ۱۳۳۶ھ)

قارئین کرام:- دیوبندیوں وہابیوں کے نام نہاد مجدد اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے اپنے مرید کو توبہ کرنے کی نصیحت نہیں کی اور یہاں تک کہ یہ بھی نہیں لکھا کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے بلکہ جواب میں اس کی حوصلہ افزائی اور تائید کر دی۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے جواب کو پڑھ کر عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ جو کام مرزا قادیانی سے نہیں ہو سکا۔ وہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے کر دیا ہے۔

الامداد صفحہ ۳۴، ۳۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷ پر دیکھئے۔

۶۸۶

کان اللہ تعالیٰ

رب زدنی علما

[illegible]

لسلسلہ وار رشاد صحیفہ شہریہ ملقبہ

الامداد

مشتمل بر شعب علمیہ متنوعہ خمسہ مسلسلہ و دائرہ

[illegible]

عدد (۸) | بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ ہجری | جلد (۳)

باہتمام الاحقر رفیق احمد

از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون جلوہ نمود گرفت

الامداد کا صفحہ ٹائیٹل

داعی ہوتا ہے بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص مشابہ حضرت صدیق اکبر
کے اس حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرماتے تھے مگر محض محبت طبیعت نہ کہ حیثیت شرعیہ سے بس خواب میں
ایسے خادموں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جز و مہتم بالشان یہی تھا باقی ظاہر ہے والسلام
۲۰ شوال ۱۳۳۵ھ۔

سوال۔ اب وجہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ بیعت ہونے کا خیال مجھکو کیوں ہوا اور حضور کی
طرف کیوں رجوع کیا بیعت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع اسلئے
کہ ہمارے نانا صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و
مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم نودیانہ والوں سے حضور کے اعتقادات ملتے جلتے تھے اس
سے یہ غرض تھی کہ ہمارے نانا یا اور کوئی اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات کو خراب ہی ہوں
اُن کو بلا وجہ ترجیح دی جائے اصل غرض یہ ہے کہ حضور کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل ایک
ہیں اور اگر مولوی صاحبان نودیانوی اور حضور کے درمیان کسی فروعات میں اختلاف بھی ہو
تو اس میں بھی جناب کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیر مطالعہ
رہی ہیں جن میں سے بہشتی زیور تو حرز جان ہے اور شرح مثنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ
اور بھی چند تصانیف نظر سے گذریں (۳) ایک دفعہ رامپور ریاست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں
ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب جو طالب علم تھے اُن کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہوگیا اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے اُن سے اور بھی محبت ہوگئی تو اثناء
گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھانہ بھون سے دو رسالہ الامداد اور حسن العزیز بھی ماہواری
آتے ہیں بندہ نے اُن کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو اُن مولوی صاحب طالب علم
نے چند رسالہ مجھکو دیکھنے کے واسطے دئے الحمدللہ جو لطف اُن سے اُٹھایا بیان سے باہر ہے
ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا
ارادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھدیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو
دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہوگئی اسلئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب کرلیا

الامداد صفحہ ۳۴ کا اصل فوٹو

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں
لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے غلطی ہوئی
کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر
تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے
اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان
سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی
چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ
رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ
میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور
بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال
تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال
کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر
دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف
پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالانکہ
اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز
ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات
ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے
۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ۔

سوال جناب مخدوم ومطاع مولانا عم فیضہم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ وارد
ہوکر باعث اعزاز ہوا یہ ناچیز حضرت جد امجد قبلہ عالم مدظلہ العالی کا نواسہ مولوی ......
صاحب مرحوم کا ہے اس میں شبہ نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت
بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ دینیات میں تصنیف فرماکر لوگوں کو مستفیض فرمایا مگر آپ سے

الامداد صفحہ ۳۵ کا اصل فوٹو

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے متعلق عقائد وہابیہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک بت ہے

محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب شرح الصدور کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ:۔

فَالْقَبْرُ الْمُعَظَّمُ الْمُقَدَّسُ وَثَنٌ وَصَنَمٌ بِكُلِّ مَعَانِي الْوَثَنِيَّةِ لَوْ كَانُوا يَعْقِلُونَ۔

پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مقدس ہر لحاظ سے بت ہے، کاش کہ لوگ اس بات کو سمجھیں۔

(حاشیہ شرح الصدور ص۲۵ مطبوعہ سعودیہ) [۱]

قبر نبوی پر صلوٰۃ وسلام کرنا شریعت میں ممنوع ہے

قبر نبوی کے پاس اگر صلوٰۃ وسلام کہنے یا وہاں نماز پڑھنے یا دعا کرنے کی شریعت اسلام میں کوئی دلیل نہیں بلکہ اس سے روکا گیا ہے۔" (ہدایۃ المستفید ج ۱ ص۸۱۱) [۲]

ابن قیم کے نزدیک قبروں پر جو قبے بنے ہوئے ہیں ان کو گرانا واجب ہے۔

(فتح المجید شرح کتاب التوحید ص۲۰)

قبے اور زیارت گاہیں شرک کا ذریعہ ہیں

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پوتے عبدالرحمٰن نجدی نے لکھا ہے کہ:۔

فَاِنَّ هٰذِهِ الْقِبَابَ وَالْمَشَاهِدَ الَّتِيْ

بیشک یہ تمام قبے، مشاہد اور زیارت گاہیں

---

[۱] شرح الصدور صفحہ ۲۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۱ پر دیکھیے۔

[۲] ہدایۃ المستفید صفحہ ۸۱۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

صَارَتْ اَعْظَمُ ذَرِيْعَةٍ اِلَى الشِّرْكِ وَالْاِلْحَادِ وَاَكْبَرُ وَسِيْلَةٍ اِلَى هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَخَرَابِ بُنْيَانِهٖ غَالِبًا۔

جو شرک اور الحاد کا بہت بڑا ذریعہ بن چکی ہیں اور اسلام کو مٹانے اور اس کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کا بہت بڑا وسیلہ ہیں۔

(فتح المجید شرح کتاب التوحید ص۲۰۸ مطبوعہ مصر) [۱]

نجدیوں کے احمد عبدالغفور عطار رقمطراز ہیں کہ:۔

"بلاشبہ قبے اور قبریں بت پرستی اور خرافات و بدعات کا منبع ہیں۔" (محمد بن عبدالوہاب ص۱۶۵) [۲]

قبر اطہر کے قریب دعا مانگنا بدعت ہے

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے کہ:۔

"دعا کردن نزد قبر مبارک برائے خود بدعت است —— نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے نزدیک اپنے لیے دعا مانگنا بدعت ہے۔"

(نہج المقبول فارسی ص۴۳) [۳]

انبیاء کی قبور کو گرانا واجب ہے

نواب صدیق حسن بھوپالی ہی لکھتے ہیں کہ:۔

"ہرچہ مرفوع یا مشرف بودن قبر لغتہً آید از منکرات شریعت باشد وانکار بر آں و برابر ساختش بخاک واجب است بر مسلمین بروں فرق در آنکہ پیغمبر باشد یا غیر..... لغت کے لحاظ سے ہر اس چیز پر جو اٹھی ہوئی ہو قبر کا لفظ صادق آتا ہے اور وہ شریعت کے منکرات سے ہے اس سے منع کرنا اور اس مٹی کے برابر کرنا مسلمانوں پر واجب ہے بغیر کسی امتیاز کے، گو پیغمبر کی قبر ہو یا کسی اور کی۔" (عرف الجادی فارسی ص۶۱) [۴]

---

[۱] فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۲۵۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۵ پر دیکھیے۔

[۲] محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۱۶۵ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۶ پر دیکھیے۔

[۳] نہج المقبول فارسی صفحہ ۴۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

[۴] عرف الجادی فارسی صفحہ ۶۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۲۹ پر دیکھیے۔

وقف لله تعالى

شرح الصدور

بتحريم رفع القبور

ورفع الريبة عما يجوز وما لا يجوز من الغيبة
والدواء العاجل في دفع العدو الصائل

تصنيف الامام المجدد

محمد بن عبد الوهاب

المتوفي سنة ١٢٠٦ هـ رحمه الله

طبعت على نفقة الفقير لله تعالى
سعد بن محمد بن عبد العزيز آل سعود

شرح الصدور کا صفحہ ٹائیٹل

ولا شك ان غـالب هؤلاء المغرورين المخدوعين لو طلب منهم طالب ان ينذر بذلك الذي نذر به لقبر ميت على ما هو طاعة من الطاعات وقربة من القربات لم يفعل ، ولا كاد .

فانظر الى اين بلغ تلاعب الشيطان بهؤلاء ؟ وكيف رمى بهم في هوة بعيدة القعر ، مظلمة الجوانب ؟ فهذه مفسدة من مفاسد رفع القبور وتشييدها ، وزخرفتها وتجصيصها .

ومن المفاسد البالغة الى حد يرمي بصاحبه الى وراء حائط الاسلام ، ويلقيه على أم رأسه من اعلى مكان الدين : أن كثيراً منهم يأتي بأحسن ما يملكه من الأنعام واجود ما يحوزه من المواشي فينحره عند ذلك القبر ، متقرباً به اليه ، راجياً ما يضمر حصوله له منه . فيهل به لغير الله ، ويتعبد بـه لون من الاوثان إذ انه لا فرق بين النحائر لأحجار منصوبة يسمونها وثنـاً ، وبين قبر لميت يسمونه قبراً [1] . ومجرد

---

(١) ان الوثنية في كل وقت ملة واحدة ، اوحاها الشيطان الى اوليائه باسماء مختلفة . والحقيقة فيهـا واحدة . كما ان التوحيد واحد على لسان كل المرسلين . ومـا عظم الوثني الاول حجراً ولا شجراً إلا لأنه نال البركة — بزعمه الكاذب — من انتسابه الى الولي : اللات او العزى وغيرهمـا ممن زعموهم وسائط بين الربوبية والبشرية، وانهم ابناء ربهم لأنهم من نوره . فالقبر المعظم المقدس وثن وصنم بكل معاني الوثنية لو كان الناس يعقلون، لأن الاوثان في الجاهلية انما كانت باسم اولياء . كما ذكر الله ذلك في القرآن ما لا يحصى . ولقد كان العرب يقسمون بالله انهم حنفاء ليسوا مشركين .

شرح الصدور صفحہ ۲۵ کا اصل فوٹو

ہدایۃ المستفید کا صفحۂ تمثیل

ہدایۃ المستفید

اردو ترجمہ

فتح المجید شرح کتاب التوحید

تالیف

العلامۃ الشیخ عبدالرحمن بن حسن آل الشیخ رحمہ اللہ

تصنیف

مجدد الدعوۃ الاسلامیۃ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ

ترجمہ و تفہیم

عطاء اللہ ثاقب

طبع بأمر

حضرت صاحب الجلالۃ الملک المعظم فیصل بن عبدالعزیز آل سعود

وعلى نفقته الخاصة

الناشر

انصار السنۃ المحمدیۃ

شیش محل روڈ ۔ لاہور ۔ پاکستان

لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّ لَا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا۔

میری قبر کو میلا اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنا لینا۔

یہ قبر کو میلہ بنانے کے مترادف ہے۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ مسجدِ نبوی میں نماز کی نیت سے جانا اور پھر قصدًا اور ارادۃً قبرِ نبوی پر سلام کے لیے جانا ممنوع ہے۔ شریعت نے اس قسم کا کوئی حکم نہیں دیا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اہلِ مدینہ کے لیے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ وہ جب بھی نماز کے لیے مسجد میں آئیں، قبرِ نبوی کے پاس جا کر سلام کہیں کیونکہ یہ سلفِ اُمت کا طریقہ نہ تھا۔ پھر فرماتے ہیں:

وَلَنْ يُّصْلِحَ اٰخِرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا مَا اَصْلَحَ اَوَّلَهَا	اس اُمت کی اصلاح صرف اُن ہی باتوں سے ممکن ہے جن سے قرونِ اولیٰ کی اصلاح ہوئی تھی

صحابہ کرام اور تابعینِ عظام کا یہ دستور تھا کہ وہ مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے کے بعد اپنے کاروبار کے لیے نکل جاتے یا بیٹھ جاتے، قبرِ نبوی کے پاس سلام کے لیے نہ آتے۔ صحابہ کرام کو یہ مسئلہ معلوم تھا کہ صلوٰۃ و سلام جو ہم نے نماز میں پڑھا ہے وہ کامل اور افضل ترین ہے۔ اس کے بعد مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ قبرِ نبوی کے پاس آ کر صلوٰۃ و سلام کہنے یا وہاں نماز پڑھنے یا دُعا وغیرہ کرنے کی شریعتِ اسلامیہ میں کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ اس سے روکا گیا ہے ــــ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

١٢٤

فتح المجيد

شرح

كتاب التوحيد

الذي هو حق الله على العبيد

تأليف

العلامة الشيخ عبد الرحمن بن حسن آل الشيخ

١١٩٣هـ — ١٢٨٥هـ

بتحقيق

محمد حامد الفقي رحمه الله

رئيس جماعة أنصار السنة المحمدية بالقاهرة

أنصار السنة المحمدية

المركز الرئيسي ١١ - كليا رود رستم پارك نواں کوٹ لاہور

فتح المجید کا صفحہ ٹائٹل

زائرات القبور ، والمتخذين عليها المساجد والسرج » .

قلت : ويكون الاذن في زيارة القبور مخصوصاً بالرجال ، خص بقوله « لعن الله زوارات القبور » الحديث ، فيكون من العام المخصوص .

ومما استدل به القائلون بالنسخ أجوبة أيضاً .

منها : ان ما ذكروه عن عائشة وفاطمة رضي الله عنهما معارض بما ورد فيها في هذا الباب فلا يثبت به نسخ .

ومنها : أن قول الصحابي وفعله ليس حجة على الحديث بلا نزاع ، و ... عليه عائشة كيف تقول : إذا زارت القبور ونحو ذلك ، فلا بد ... ما دلت عليه الأحاديث الثلاثة من لعن زائرات القبور ، لاحتمال أن يكون ذلك قبل هذا النهي الأكيد والوعيد الشديد والله اعلم .

قال محمد بن اسماعيل الصنعاني رحمه الله في كتابه تطهير الاعتقاد : فإن هذه القباب والمشاهد التي صارت أعظم ذريعة الى الشرك والالحاد ، وأكبر وسيلة الى هدم الاسلام وخراب بنيانه : غالب — بل كل — من يعمرها هم الملوك والسلاطين والرؤساء والولاة ، إما على قريب لهم أو على من يحسنون الظن فيه من فاضل او عالم أو صوفي او فقير او شيخ كبير ، ويزوره الناس الذين يعرفونه زيارة الأموات من دون توسل به ولا ... ، بل يدعون له ويستغفرون ، حتى ينقرض من يعرفه او اكثرهم ، فيأتي من بعدهم فيجد ... قد شيد عليه البناء ، وسرجت عليه الشموع ، وفرش بالفراش الفاخر ، وارخيت عليه الستور ، والقيت عليه الاوراد والزهور ، فيعتقد ان ذلك لنفع أو دفع ضر ، وتأتيه السدنة يكذبون على الميت بأنه فعل وفعل ، وانزل بفلان الضر وبفلان النفع حتى يغرسوا في جبلته كل باطل ، والامر ماثبت في الاحاديث النبوية من لعن[1] من اسرج على القبور وكتب عليها وبنى عليها . واحاديث ذلك واسعة معروفة فإن ذلك في نفسه منهي عنه . ثم هو ذريعة الى مفسدة عظيمة . انتهى .

ومنه تعلم مطابقة الحديث للترجمة والله اعلم .

قوله (والمتخذين عليها المساجد) تقدم شرحه في الباب قبله .

قوله (والسُرُج) قال ابو محمد المقدسي : ولو ابيح اتخاذ السرج عليها لم يلعن

(١) في تطهير الاعتقاد : ولهذا الامر ثبت في الاحاديث النبوية اللعن على من أسرج القبور . الخ .

فتح المجید صفحہ ٢٥٣ کا اصل فوٹو

امام المسلمین اگر جہاد میں مشغول ہو جاتے تو دعوت کا کام چھوڑ بیٹھتے جس نے کہ مرکز اسلامی مقام کو بیدار کر دیا تھا۔ اس دعوت کو تو اجتہاد کی بجائے دعاۃ کی ضرورت تھی اور امام ابن عبدالوہاب بہت بڑے داعی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے جزیرہ عرب کے لئے تیار کیا تھا کہ وہ دین کی تجدید کریں۔ جسے خرافات، بدعات اور دنیات نے بوسیدہ کر دیا تھا

وہابی تحریک اور اس کے خصائص

وہابی تحریک کوئی شخصی محلی، وطنی یا علاقائی تحریک نہ تھی بلکہ — عالمگیر انسانیت کی دعوت تھی کیونکہ اسلامی دعوت ہی وہ دعوت ہے جو انسانیت کو ہر قسم کی خیر سے نوازتی ہے اور ابن عبدالوہاب وطن پرست نہ تھے بلکہ مسلمان تھے اور اسلام انسانی عالمی تحریک کا نام ہے کیونکہ اسلام کا پیغام انسانی اور عالمی ہے۔ اگر ان کے سامنے وطن کی اصلاح ہوتی تو وہ اپنے وطن کی اصلاح پر اکتفا کرتے اور عالم اسلام میں پھیلانے کے لئے تمہید کے طور پر سارے نجد اور پھر جزیرہ عرب کے اکناف و اطراف میں اس دعوت کو پھیلانے کے لئے تکالیف نہ اٹھاتے۔

اصل میں یہ دعوت بعینہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم والی دعوت تھی۔ نہ تو اس پر کچھ اضافے تھے اور نہ ہی اس کے اصول و فروع میں جدید ضمیمے تھے۔ مگر ہاں ہر ایک نئی چیز معدوم ہوتی تھی اور اس دعوت کا انکار اور قوت سے اسی طرح مقابلہ کیا گیا جیسا کہ ہر نئی دعوت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ عوام و خواص، اکابر اور ملوک، حکام اور دول نے مل کر اس کے ساتھ محاربہ آرائی قائم کر لی

اس تحریک میں سب سے بڑی طرافت اور جدت قبے اور پختہ قبروں کو گرانا ہے جو اسلام کے عہد اول میں بھی ہو چکا ہے۔ بلاشبہ قبے اور قبریں بت پرستی اور خرافات و بدعات کا منبع ہیں اور اس کے تمام بلاد اسلامیہ عربیہ وغیرہ ہیں میں ان کے آثار دیکھنے میں آتے ہیں اور عموماً فساد و باطل پرستی کا منبع بنے ہوئے ہیں۔

جہاں بھی قبے اور قبریں ہوں گی وہاں پر اعتقادی، عقلی اور اخلاقی بربادیاں موجود ہوں گی۔ اگر شیخ الاسلام نے تو ان افراد اور قبر پرستوں پر سخت حملے کئے ہیں تو ان کی اساس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنا ہے کہ آپ نے بھی بتوں اور عبادت گاہوں کو گرا دینے کے لئے مہم بھیجی تھی۔

محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۱۶۵ کا اصل فوٹو

الحديث وخير كتاب الله وخير الهدى هدى محمد صلى الله عليه وآله وسلم

نہج المقبول من شرائع الرسول

در مطبع رئیس شاہجہانی ... المطابع ... سنہ ۱۲۹۲

نزد بعض محققین بر آمدن بسوی میقات در عمره ثابت نشده بلکه تنزیل کرده از نکه احرام
عمره لبسته اعمالش بجا آرد و بهمین قدر کافی ست و عمره عائشه صدیقه رضی الله عنها
از تنعیم بنا بر تطییب خاطر عاطرش بوده نه بر طریق امر و این جواب خلاف ظاهر ست
حاصل آنکه از آنحضرت صلعم تعیین میقات از برای عمره واقع نشده و برای اہل
بر جہت تعیین میقات حج آمده و پس اگر عمره بیجا حج درین میقات ست پس در حدیث
صحیح آمده فمن کان دونهن فمهله من اهله حتی اهل مکة یهلون منها و این در صحیحین وغیرهما ست
بلکه در حدیث ابن عباس که در صحیحین وغیرهما ست بعد ذکر مواقیت اہل ہر محل آمده
فهن لهن ولمن اتی علیهن من غیر اهلهن ان کان یرید الحج والعمرة و درین حدیث
تصریح ہست بعمره والله اعلم **فصل** حج قریب از میت قریب جائز ست و از
غیر قریب با ستیجار ثابت نشده پس الحاق غیر قرابت با قریب در نیابت حج صحیح
نباشد ہر که از طرف قریب حی خود حج بر آورد بر روی قضا آن نزد زوال عذر
بر اجنبی نیست زیرا که این حج از طرف او در وقتی که مشروع ہست ثابت بود صحیح و
مجزی واقع شده **فصل** در بیان زیارت قبر مطهر منور حضرت صلی الله علیه وآله وسلم
ہر که بمدینه منوره ورود آمد وی را باید که بمسجد نبوی بیاید و آنجا نماز گذارد که نماز در
همین مسجد بہتر از ہزار نماز در غیر او ست مگر مسجد حرام و جائز نیست شد رحال بسته مگر
بسوی مسجد نبوی و مسجد حرام و مسجد اقصی و حکم [illegible] حکم [illegible] ست
در جمیع احکام [illegible] بر آنحضرت صلعم [illegible] و صاحب وی سلام کند ابن عمر [illegible] بگفتی
السلام علیک یا رسول الله السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابت [illegible]
مخاطب وی صلعم یا ذکر کند مثل السلام علیک یا خیرة الله من خلقه یا اکرم الخلق علی ربه
یا امام المتقین وجز آن پس این ہمه از [illegible] ثابت [illegible] ست [illegible]
[illegible] جائز نیست و صلوة و سلام [illegible] ماموربه ست و نزد سلام بر روی حجره مبارک
و نیست بقبله کند و استلام و تقبیل حجره ثابت نشده و نه طواف آن و نه نماز بسوی آن
و نه دعا کردن نزد قبر مبارک از برای خود [illegible] ست **فصل** مقصود بزیارت شرعیه

نہج المقبول صفحہ ۴۳ کا اصل فوٹو

بلکه را افراد منها ست زیرا که بعض وران حین مستغرق بودند اگرچه اکابر ایشان در مدینه
موجود باشند و بر تقدیر فرض این اجماع سکوتی خواہد بود و عارف باصول میداند
که چنین اجماع حجت بر نمی خیزد **فصل** تجویز رفع قبور انبیاء و ائمه و صلحاء اثاری از علم
ندارد و حدیث ابی الهیاج نزد مسلم و اہل سنن نص ست در تسویه قبور مشرفه و طمس
تمثال و آنچه بنا بر قبر نهاده اند پس بر هر چه مرفوع یا مشرف بودن قبر از قبیل ست
آید از منکرات شریعت باشد و انکار بران و برابر ساختنش بخاک واجب ست بر
مسلمین بدون فرق ما بین آنکه قبر نبی باشد یا غیر او و حدیث صالح بود یا طالح جماعه از
اکابر صحابه در عصر نبوت بودند قبور شان مرتفع نگشت بلکه علی مرتضی را امر بتسویه قبر مشرف
فرمود و خود صحابه قبر نبوی را بلند نکردند و آخر قول نبوی لعنت بر سبب گرفتن قبور انبیاء
و مساجد و مزارش گرفتن قبر مبارک خویش ست و صلحاء و علماء احق مردم اند باین شعار و
این شعاریست که رسول خدا صلعم بسوی آن ارشاد فرموده و تخصیص ایشان باین عبث
منهی عنها تخصیص بچیزیست که غیر مناسب علم و فضل ست بلکه اگر اینجا بعض وساینده شک
نیست که ازاں اتخاذ ابنیه بر قبور خود و زخرفت آنها فریاد بر آرند و ہرگز رضا باین شعار
مبتدع منهی عنه ندہند و ہر که در حیات خود بدان رضا دہد و در ما بعد موت بدان وصیت
کند وی خود فاضل نیست که از فضول نه از فضل و عالم بالعدو عارف بالشریعه سالم
نا جرست اما آنکه چنین زخرفت مخالف هدی سید البشر بجا آورده شود و قال الشوکانی
ره فی [illegible] فما اقبح ما ابتدعه الجهلة من زخرفة القبور وتشییدها و
اسراج [illegible] و قد نہی رسول الله صلعم عنه ومن تعمد علی اقبره علی هذه
الصفة التی [illegible] ما الآن وقد شد من عضد هذه البدعة ما وقع من بعض
الفقهاء من تجویزها لاهل الفضل حتی دونوها فی کتب الهدایة واهل المتعان
و اکر [illegible] مقصود از سفر برای زیارت پس بوضع مجرد در یا قضیب [illegible]

عرف الجادی کا صفحہ ۶۰ کا اصل فوٹو

قارئینِ کرام! اکابرِ وہابیہ کی کتب کے حوالہ جات سے ان کے عقائد آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ صاحبِ عقل و خرد انصاف کا دامن پکڑ کر غور و فکر کریں۔ تو یہ کہنا پڑے گا۔ کہ رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و عقیدت سے ان لوگوں کے دل خالی ہیں۔ یہ لوگ قرآن و حدیث سے بے بہرہ ہیں۔

خلفاء راشدین، اہلبیت عظام، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء کاملین علیہم الرحمۃ جس روضہ اطہر پر ارادہ کرکے حاضری دیں۔ اور صلوٰۃ و سلام پیش کریں۔ ان وہابی اکابر کے نزدیک وہ سب کچھ شرک اور حرام ہو۔ یہ کیسی مسلمانی ہے۔

جس روضہ اطہر پر ستر ہزار ملائکہ صبح اور ستر ہزار ملائکہ شام کو روزانہ آسمانوں سے حاضری کی غرض اور نیت سے آئیں اور تا قیامِ قیامت ملائکہ کا یہ معمول ہو۔ پھر جس کو ایک دفعہ حاضری کا شرف نصیب ہو۔ دوبارہ یہ شرف نصیب نہ ہو۔ ان وہابیوں کے نزدیک تو وہ معصوم عن الخطا ملائکہ بھی مشرک ٹھہرے۔

مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے اسی لیے کہا ہے۔

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری ۔ کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ (پ ۵ ع ۶)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں۔ تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں۔ اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے۔

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔

جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اُس کے لیے میری شفاعت ضروری ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ ایسے عقائدِ باطلہ اور نظریاتِ فاسدہ سے محفوظ رکھے۔ آمین

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اجتہادی لغزش

جماعتِ اسلامی کے امیر ابو الاعلیٰ مودودی صاحب رقمطراز ہیں۔

کبھی کبھی اقتضائے بشریت کی بنا پر جب کبھی آپ سے اجتہادی لغزش ہوتی ہے۔ وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے۔[۱] (تفہیمات صـ ۲۶۸ ج ۱ مطبوعہ پٹھانکوٹ)

ان پڑھ بادیہ نشین

مودودی صاحب ہی نبی اکرم، رسولِ معظم، معلمِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ

آپ دیکھیں گے کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ۔ بادیہ نشین۔ جو چودہ سو برس پہلے اُس تاریک دور میں پیدا ہوا۔ دراصل دورِ جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔[۲] (تفہیمات صـ ۲۲۹ ج ۱ مطبوعہ پٹھانکوٹ)

نبی کا بشری کمزوری سے مغلوب ہو جانا

مودودی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ

بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلےٰ و اشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لیے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے۔[۳] (تفہیم القرآن صـ ۳۴۳-۳۴۴ جلد ۲)

---

[۱] تفہیمات صفحہ ۲۶۸ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۳۵ پر دیکھیے۔
[۲] تفہیمات صفحہ ۲۲۹ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۳۶ پر دیکھیے۔
[۳] تفہیم القرآن صفحہ ۳۴۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۳۸ پر دیکھیے۔
تفہیم القرآن صفحہ ۳۴۴ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۳۹ پر دیکھیے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بشری کمزوریوں سے بالاتر نہیں

مودودی صاحب سرورِ عالمیان، ہادیٔ گمگشتگاں، سیاحِ لامکاں، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

رسول ایک انسان ہے۔ اور خدائی میں اس کا ذرا برابر بھی کوئی حصہ نہیں ہے۔ وہ نہ فوق البشر ہے۔ نہ بشری کمزوریوں سے بالاتر ہے۔ نہ خدا کے خزانوں کا مالک ہے نہ عالم الغیب ہے۔ کہ اس کو خدا کی طرح سب کچھ معلوم ہے۔ وہ دوسروں کے لیے نافع وضار ہونا تو درکنار خود اپنے لیے بھی کسی نفع وضرر کا اختیار نہیں رکھتا۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۱ اپریل ۱۹۷۶ء)

خواہشِ نفس کا دخل

مودودی صاحب حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق رقمطراز ہیں۔ کہ

یہ وہ تنبیہ ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندی درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہوتی ہے۔ کہ جو فعل اُن سے صادر ہوا تھا۔ اُس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا۔

(تفہیم القرآن ص ۳۲۷ ج ۴) ؎۱

نفسِ شریر کی راہزنی کے خطرے

مودودی صاحب ہی رقمطراز ہیں۔ کہ

اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اِس نفسِ شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں۔ (تفہیمات ص ۱۶۲ ج ۱) ؎۲

؎۱ تفہیم القرآن صفحہ ۳۲۷ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۴۱ پر دیکھئے
؎۲ تفہیمات صفحہ ۱۶۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۴۲ پر دیکھئے۔

اسرائیلی چھرولے ہیں

جماعت اسلامی کے بانی مودودی صاحب ہی لکھتے ہیں۔ کہ

پھر اس اسرائیلی چھرولے کو بھی دیکھئے۔ جس سے وادیٔ مقدس طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ (تفہیمات ص ۲۶۲ ج ۱ مطبوعہ پٹھانکوٹ) ؎۱

موجودہ توارات اور انجیل صحیح اور معتبر ہیں بلکہ اُن کی باتیں قرآنِ مجید کی تفسیر ہیں

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی اپنی جماعت کے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

کلامِ مبین کے صفحہ ۴۰، ۴۱ کا مطالعہ کرکے دیکھیں کہ یہاں تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہود و نصاریٰ کی توراۃ وانجیل کو جن کا محرف ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اور سارے دُنیا کے مسلمان اُن کے غیر معتبر ہونے کے معتقد ہیں صحیح و معتبر وقابلِ سند ٹھہرادیا۔ بلکہ ان کی باتوں کو قرآنِ مجید کی تفسیر گردانا ہے (تفسیر السلف ص ۴۷) ؎۲

؎۱ تفہیمات صفحہ ۲۶۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۴۳ پر دیکھئے۔
؎۲ تفسیر السلف صفحہ ۴۷ کا اصل فوٹو ۱۴۵ پر دیکھئے۔

وقت آنکھوں پر سے پردہ اٹھا دیا اور حضرت نوح مطمئن ہوگئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی متعدد مرتبہ ایسے واقعات پیش آچکے ہیں۔ اپنی فطری [illegible]
واقفیت، کفار کو مسلمان بنانے کی حرص، کفار کی تالیف قلب، لوگوں کے چھوٹے سے چھوٹے [illegible]
کو بدلہ دینے کی کوشش، منافقین کے دلوں میں ایمان کی روح پھونکنے کی خواہش، اور کبھی کبھی [illegible]
بشریت کی بنا پر جب کبھی آپ سے اجتہادی لغزش ہوئی ہے وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے
عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی (عبس)۔ مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی (انفال)۔ عَفَا اللّٰہُ
عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَہُمْ (توبہ)۔ اِسْتَغْفِرْ لَہُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً
فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَہُمْ (توبہ)۔ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْہُمْ مَّاتَ اَبَدًا (توبہ)۔ یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ لِمَ
تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ (تحریم)۔ یہ سب آیات اسی امر کی شہادت دیتی ہیں۔ لوگ ان آیات
[کو] اس امر کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غلطیاں سرزد ہوتی تھیں اور آپ غلطی[وں]
سے بری نہ تھے خصوصاً حضرات اہل قرآن کو تو ان آیات کے ذریعہ سے اللہ کے رسول کی غلطیاں پکڑ[نے]
کا خاص مزہ آتا ہے۔ لیکن دراصل یہ آیتیں اس امر کا ثبوت ہیں کہ اپنے نبی کو غلطیوں سے بچانے اور
[اس کی] اصلاح کرنے کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے رکھی تھی۔ ایک جگہ نہیں متعدد جگہ [illegible]
[اللہ] تعالیٰ نے یہ بات واضح طور پر بیان کی ہے کہ وہ براہ راست اپنے نبی کی نگرانی کرتا ہے۔ مثلاً فرمایا:

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَرَحْمَتُہٗ	اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں
لَہَمَّتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْہُمْ اَنْ یُّضِلُّوْکَ وَ	سے ایک گروہ تم کو راہ راست سے ہٹا دینے
مَا یُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَہُمْ وَمَا یَضُرُّوْنَکَ	کا تہیہ کر چکا تھا مگر وہ گروہ خود اپنے آپ کو بہکانے کے سوا
مِنْ شَیْءٍ وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ	کچھ نہیں کر سکتے اور تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ
وَالْحِکْمَۃَ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ	نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری ہے اور تم کو وہ [illegible]

تفہیمات صفحہ ۲۶۸ کا اصل فوٹو

سلسلۂ مطبوعات ادارہ دارالاسلام (۵)

تفہیمات

تالیف

سید ابوالاعلیٰ مودودی

شائع کردہ:

مکتبہ "جماعت اسلامی" دارالاسلام۔ پٹھان کوٹ

قیمت ——— بار دوئم ——— [illegible]

تفہیمات جلد اول کا صفحۂ ٹائیٹل

کے لیے آپ کو تاریخ عالم پر بحیثیت مجموعی ایک نظر ڈالنی چاہیے۔ آپ دیکھیں گے کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اُس تاریک دور میں پیدا ہوا در اصل دور جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔ وہ نہ صرف ان کا لیڈر ہے جو اسے لیڈر مانتے ہیں، بلکہ ان کا بھی ہے جو اسے نہیں مانتے۔ ان کو اس امر کا احساس تک نہیں کہ جس کے خلاف وہ زبان کھولتے ہیں، اس کی رہنمائی کس طرح ان کے خیالات میں، ان کے اصول حیات اور قوانین عمل میں اور ان کے عصر جدید کی روح میں پیوست ہو گئی ہے۔

یہی شخص ہے جس نے دنیا کے تصورات کا رُخ وہمیت اور عجائب پرستی اور رہبانیت کی طرف سے پھیر کر عقلیت اور حقیقت پسندی اور متقیانہ دنیاداری کی طرف پھیر دیا۔ اسی نے محسوس معجزے مانگنے والی دنیا میں عقلی معجزوں کو سمجھنے اور انہی کو معیار صداقت ماننے کا مذاق پیدا کیا۔ اسی نے خرق عادت میں خدا کی خدائی کے آثار ڈھونڈنے والوں کی آنکھیں کھولیں اور انہیں آثار فطرت Natural phenomena میں خدا کی نشانیاں دیکھنے کا خوگر بنایا۔ اسی نے بے لگام گھوڑے دوڑانے والوں کو قیاس آرائی Speculation سے ہٹا کر تعقل اور تفکر اور مشاہدہ اور تحقیق کے راستے پر لگا دیا۔ اسی نے عقل اور حس اور وجدان کے امتیازی حدود انسان کو بتائے۔ مادیت اور روحانیت میں مناسبت پیدا کی۔ دین سے علم و عمل کا اور علم و عمل سے دین کا رابطہ قائم کیا۔ مذہب کی طاقت سے دنیا میں سائنٹفک اسپرٹ اور سائنٹفک اسپرٹ سے صحیح مذہبیت پیدا کی۔ اسی نے شرک اور مخلوق پرستی کی بنیادوں کو اکھاڑا اور علم کی طاقت سے توحید کا اعتقاد ایسی مضبوطی کے ساتھ قائم کیا کہ مشرکوں اور بت پرستوں کے مذہب بھی وحدانیت کا رنگ اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اسی نے اخلاق اور روحانیت کے بنیادی تصورات کو بدلا جو لوگ ترک دنیا اور نفس کشی کو عین اخلاق سمجھتے تھے جن کے نزدیک نفس و جسم کے حقوق ادا کرنے اور دنیوی زندگی کے معاملات میں حصہ لینے کے ساتھ روحانی ترقی اور نجات ممکن ہی نہ تھی، ان کو اسی نے تمدن اور کلچ

تنقیحات صفحہ ۲۲۹ کا اصل فوٹو

تفہیم القرآن

حصہ دوم

الاعراف — بنی اسرائیل

ابو الاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد قمر الدین پروپرائٹر مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور

تفہیم القرآن کا صفحہ ٹائٹل

تفہیم القرآن

جلد چہارم

(لقمان ـــــــــ الاحقاف)

(۴)

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد قمر الدین، پروپرائٹر مکتبہ تعمیر انسانیت، موچی دروازہ، لاہور

تفہیم القرآن کا صفحہ ٹائیٹل

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ (۲۶)

لہٰذا تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ حکومت کر اور خواہش نفس کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں یقیناً ان کے لیے سخت سزا ہے کہ وہ یوم الحساب کو بھول گئے۔[۲۸]

قصور کی نوعیت ایسی شدید نہ تھی کہ اسے معاف نہ کیا جاتا، یا اگر معاف کیا بھی جاتا تو وہ اپنے رتبہ بلند سے گرا دیے جاتے۔ اللہ تعالیٰ یہاں خود تصریح فرما رہا ہے کہ جب انہوں نے سجدے میں گر کر توبہ کی تو نہ صرف یہ کہ انہیں معاف کر دیا گیا بلکہ دنیا اور آخرت میں ان کو جو بلند مقام حاصل تھا اس میں بھی کوئی فرق نہ آیا۔

۲۸ یہ وہ تنبیہ ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندی درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فعل ان سے صادر ہوا تھا اس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا، اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا، اور وہ کوئی ایسا فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرمانروا کو زیب نہ دیتا تھا۔

یہاں پہنچ کر تین سوالات ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اول یہ کہ وہ فعل کیا تھا؟ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو صاف صاف بیان کرنے کے بجائے [illegible] بیان میں اس کا ذکر کس مناسبت سے لایا گیا ہے؟

جن لوگوں نے بائیبل (عیسائیوں اور یہودیوں کی کتاب مقدس) کا مطالعہ کیا ہے [illegible] کہ اس کتاب میں حضرت داؤد پر اوریاہ حتّی (Uriah the Hittite) کی بیوی سے زنا کرنے اور پھر اوریاہ کو ایک جنگ میں قصداً ہلاک کروا کر اس کی بیوی سے نکاح کر لینے کا صاف صاف الزام لگایا گیا ہے، اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ یہی عورت جو ایک شخص کی بیوی ہوتے ہوئے اپنے آپ کو حضرت داؤد کے حوالے کر چکی تھی، حضرت سلیمان علیہ السلام کی ماں تھی۔ یہ پورا قصہ بائیبل کی کتاب سموئیل دوم باب [illegible] میں نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہے۔ نزول قرآن سے صدیوں پہلے یہ بائیبل میں درج ہو چکا تھا۔ دنیا بھر کے یہودیوں اور عیسائیوں میں سے جو بھی اپنی اس کتاب مقدس کی تلاوت کرتا یا اسے سنتا تھا وہ اس قصے سے نہ صرف واقف تھا بلکہ اس پر ایمان بھی لاتا تھا۔ انہی لوگوں کے ذریعہ سے یہ دنیا میں مشہور ہوا اور آج تک حال یہ ہے کہ مغربی ممالک میں بنی اسرائیل اور عبرانی مذہب کی تاریخ پر کوئی کتاب ایسی نہیں لکھی جاتی جس میں حضرت داؤد کے خلاف اس الزام کو دہرایا نہ جاتا ہو۔ اس مشہور قصے میں یہ بات بھی درج ہے کہ:

"خداوند نے ناتن کو داؤد کے پاس بھیجا۔ اس نے اس کے پاس آ کر اس سے کہا کسی شہر میں دو شخص تھے

تفہیم القرآن صفحہ ۳۲۷ کا اصل فوٹو

بتا تا ہے ۔ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۔ (المائدہ ۔ ۱۴)

چوتھی شرط یہ ہے کہ انسان میں حق پسندی اور اس کے ساتھ قوت ارادی اتنی زبردست ہو کہ وہ خود اپنے نفس کی خواہشات اور رجحانات کا مقابلہ کر سکے ۔ کیونکہ خواہش نفس اول تو معرفت حق ہی میں مانع ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص حق کو پہچان بھی لے تو وہ اس کو اپنے علم کے مطابق عمل کرنے سے روکتی ہے ۔ قدم قدم پر مزاحمت کرتی ہے ۔ انسان کے نفس میں ایسی زبردست قوت ہے جو اکثر اس کی عقل و فکر پر چھا جاتی ہے اور بسا اوقات اس کو جانتے بوجھتے غلط راستوں پر کھینچ لے جاتی ہے ۔ معمولی آدمی تو درکنار بڑے بڑے لوگ بھی جو اپنے علم و فضل اور عقل و بصیرت اور فہم و فراست کے لحاظ سے یکتائے روزگار ہوتے ہیں ، اس رہزن کی غارت گری سے بچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ اس چیز کو قرآن مجید میں بھی گمراہی کا سب سے بڑا سبب قرار دیا گیا ہے ۔ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ (القصص ۔ ۵) اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جس نے اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی ہوائے نفس کی پیروی کی ۔ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً (الجاثیہ ۔ ۳) تو کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنی خواہش نفس ہی کو اپنا خدا بنا لیا ، باوجود وہ علم رکھتا تھا ، [illegible] اللہ نے اسے بھٹکا دیا اور اس کے کانوں اور اس کے دل پر مہر لگا دی [illegible] ان آیات میں [illegible] نفس شریر کی رہزنی کے خطرے سے متنبہ کیا ہے ۔ حضرت داؤد علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ایک [illegible] کہا ہے وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ (ص ۔ ۲) ہوائے نفس کی پیروی نہ کرو ورنہ یہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی ۔

آخری شرط یہ ہے کہ انسان کی وجدانی قوتیں بیدار ہوں اس کے ذہن کا سانچہ ایسا ہو کہ صحیح اور

لیے بھی اوقات کار (Working hours) مقرر کیے گئے ۔ اس پر خدا کی طرف سے خفیہ نگرانی قائم رہی ہے کہ خطا نہ کرنے پائے ۔ ہوائے نفس کے اتباع اور شیطانی وساوس سے اس کی حفاظت کی گئی ہے ۔ معاملات کو اس کی بشری عقل اور اس کے انسانی اجتہاد پر نہیں چھوڑا گیا بلکہ جہاں خدا کے مقرر کیے ہوئے خط مستقیم سے اس نے بال برابر بھی جنبش کی ہے وہیں اس کو ٹوک کر سیدھا کر دیا گیا ہے ۔ کیونکہ اس کی پیدائش اور اس کی بعثت کا مقصد ہی یہ رہا ہے کہ خدا کے بندوں کو سواء السبیل پر ، صراط مستقیم پر چلائے ۔ اگر وہ اس خط سے بیک سر مو بھی ہٹتا تو عام انسان میلوں اس سے دور نکل جاتے ۔

یہ جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کے لفظ لفظ پر قرآن گواہ ہے ۔

یہ بات کہ انبیاء علیہم السلام پیدائش سے پہلے ہی نبوت کے لیے نامزد کیے جاتے ہیں ، اور ان کو خاص طور پر اسی منصب کے لیے پیدا کیا جاتا ہے ، متعدد انبیاء کے احوال سے معلوم ہوتی ہے ۔ مثلاً حضرت اسحاق کی پیدائش سے پہلے ہی حضرت ابراہیم کو ان کی پیدائش اور نبوت کی خوشخبری دے دی جاتی ہے وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ (الصافات ۔ ۳) ۔ حضرت یوسف کے متعلق بچپن ہی میں حضرت یعقوب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو برگزیدہ کرنے اور ابراہیم و اسحاق علیہما السلام کی طرح ان پر اپنی نعمت کا اتمام کرنے والا ہے ۔ حضرت زکریا بیٹے کے لیے دعا کرتے ہیں تو ان کو حضرت یحییٰ کی خوشخبری ان الفاظ میں دی جاتی ہے کہ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ (آل عمران ۔ ۴) ۔ حضرت مریم کے پاس خاص طور پر فرشتہ بھیجا جاتا ہے کہ ایک پاک طینت لڑکے (غلام زکی) کی خوشخبری دے ، اور پھر ان کے رحم میں وہ جنتا ہے تو خاص طریقے کی داستان کی زندگی کے انتظامات ہوتے ہیں (ملاحظہ ہو سورۂ مریم رکوع دوم) ۔ پھر اس سرگزشت کو بھی دیکھیے جب سے وادی مقدس طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں ۔ وہ بھی عام چرواہوں کی طرح نہ تھا ۔ اسے صرف خاص طور پر فرعون کو تباہ کرنے اور بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دلانے کے لیے پیدا کیا گیا ۔ اس کو

بنی اسرائیل پر بادل کا سایہ کرنے والے معجزہ کا انکار | مولوی عبد الحق غزنوی اہلحدیث

اپنے مسلک کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ثنائی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ۔

"بنی اسرائیل پر ہم نے آسمان سے بادل مینہ برسانے والا بھیجا، اس لیے کہ بنی اسرائیل جنگل میں چالیس برس رہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل پر بادلوں کا سایہ نہ تھا بلکہ ان پر بارش ہوتی رہی۔" (تفسیر ثنائی عربی ص۱۹، اربعین ص۶)

اب اسی عبارت پر اہلحدیث مسلک کے مولوی فقیر اللہ مدراسی کا تبصرہ پڑھیے۔

"باتفاق سلف صالحین وتمام مفسرین جنگل تیہ میں بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ رہنا واسطے بچاؤ دھوپ کے ایک بڑا معجزہ تھا معجزات میں سے اور وہ صاف ثابت ہے قرآن سے بلکہ احادیث سے بھی تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اس تفسیر و معجزہ کا صاف انکار کرتے ہیں بلکہ اس کو جرم و گناہ قرار دیتے ہیں۔" (تفسیر السلف[1] ص۳۲)

داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہونے کا انکار | سردار اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری نے

وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:۔

ای علمناه صنعة الحديد بالالآلة ۔ یعنی ہم نے داؤد علیہ السلام کو لوہا نرم کرنے کا طریق سکھا دیا۔" (تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن[2] ص۲۸۰)

یہ تفسیر متفقہ مفسرین کے خلاف ہے، چنانچہ اہلحدیث مسلک کے مولوی عبد الحق غزنوی نے بھی تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ:۔ "یہ تفسیر بھی تمام تفاسیر اہل اسلام کے

---

[1] تفسیر السلف صفحہ ۳۲ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۴۸ پر دیکھیے۔

[2] تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن صفحہ ۲۸۰ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۵۰ پر دیکھئے۔

خلاف ہے۔ تفاسیر اہل اسلام اس پر متفق ہیں کہ اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کو نرم کر دیا تھا، یہ داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ اگر مصنف تفسیر ثنائی کی تفسیر کی جاوے تو اس میں داؤد علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے۔ اللہ عزوجل نے ہر لوہار اور سنار کو لوہا نرم کرنے کا طریق سکھلا دیا ہے، لوہے کو پانی بناتے ہیں۔" (اربعین[1] ص۲۳)

قاضی عبد الاحد خانپوری اہلحدیث مسلک کے لکھتے ہیں کہ:۔ "داؤد علیہ السلام کے معجزہ سے انکار کیا ہے۔" (القول الفاصل ص۴۶)

حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بے پدر ہونے کا انکار | اہلحدیث مسلک کے مولوی حافظ عنایت اللہ

گجراتی لکھتے ہیں کہ:۔

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بے پدر ماننا عیسائیت کو تقویت دینا ہے ان کا باپ یوسف تھا۔" (عیون زمزم ص۲۴، ۲۳)

حضرت عیسٰی علیہ السلام کا پنگھوڑے میں کلام کرنے سے انکار | مولوی عنایت اللہ

اثری غیر مقلد نے لکھا ہے کہ:۔

"حضرت عیسٰی علیہ السلام نے تکلم فی المہد نہیں فرمایا۔" (عیون زمزم ص۲۱)

جبکہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے:۔

کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے پنگھوڑے میں فرمایا۔

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِيًّا (پ۱۶ ع۵)

فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ۔ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔

---

[1] اربعین صفحہ ۲۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۵۳ پر دیکھیے۔

اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابہا

روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ

من ہنی حاضر میشوم تفسیر قرآں در بغل

تفسیر القرآن بکلام الرحمن

الذی الفہ الاستاذ ابو الوفا ثناء اللہ الہندی الامرتسری

طبع

باجازۃ ابی رضا محمد عطاء اللہ بن مولفنا المؤلف

فی عہد ماہ محرم ۱۳۴۸ھ

فی المطبع البرقی آفتاب فی بلدۃ امرتسر ہند

حق حصول محفوظ للمؤلف

(الطائف بن حسین علاء حسین)

تفسیر القرآن بکلام الرحمن کا سرورق ٹائیٹل

ابن الحسن وذکر عن ابی حنیفۃ انفاذہ و ہو مذہب مالک واصحابہ و ہو قول اسحٰق بن راہویہ وابی عبید و ہو منصوص
الامام احمد و ہو منصوص الشافعی فی القدیم والجدید لا یحفظ لہ حرف واحد ان قول الصحابی لیس بحجۃ انتہی
ملخصا۔ اب ہم بعد تمہید اصول موضوعہ مسئلہ اہل سنت کے خوف طوالت و ملالت ناظر کے سبب سے
اتنے پر اکتفا کرکے مولوی ثناء اللہ صاحب کے مغالطات کی جو اربعین کر رہے تمام جواب ہیں ہیں
نمبروار قلمی کر رہے ہیں وبہ نستعین

نمبروار مفصل جواب الجواب

قولہ (۱) تفسیر القرآن الخ **اقول** مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ جواب عذر بدتر از گناہ ہے واقعی
اربعین کا تعقب بہت ہی بجا و درست ہے اسکا جواب بجند وجہ ہے (۱) انظلیل غمام کی تفسیر ساتھ
ارسال ہوا مدرار انکے لغات و محاورات عرب کے برخلاف ہے مدعی کو چاہئے کہ عرب اول سے اسکی
سند پیش کرے من ادعی فعلیہ البیان ولن یفعل پس یہ تفسیر بالرای ہوئی اور وہ حرام ہے
(۲) حقیقی معنے چھوڑ کر مجازی معنے کرنا درست نہیں الا ان یتعذر یوجد صارف ولم توجد
ہہنا معہ اد الحقیقی ولم یوجد صارف یعرف عنہ پس یہ تفسیر ناجائز ہوئی (۳) صحابہ و تابعین کی تفسیر
موجود ہوتے ہوئے اسکے برخلاف تفسیر کرنا گمراہی ہے۔ اور ایسا مفسر معتزلی بدعتی ہے جیسا کہ امام
ابن تیمیہ وغیرہ کے کلام سے بالاگذرا اور بیان ویسا ہی سلف صالحین اور تمام مفسرین کی تفسیر اسکے
بالاتفاق موجود ہوتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے عمدا اور برخلاف تفسیر کی بس بقول حافظ محمد
محمد حسین صاحب بٹالوی تفسیر القرآن سراپا الحاد و تحریف اور اسکا مصنف پورا مرزائی اور چکڑالوی
اور چھپا ہوا نیچری ہے (۴) باتفاق سلف صالحین و تمام مفسرین جنگل تیہ میں بنی اسرائیل پر ابر کا
رہنا واسطے بچاؤ دہوپ کے ایک بڑا معجزہ تھا معجزات میں سے اور وہ صاف ثابت ہے قرآن کی بلکہ
احادیث سے بھی تفسیر ابن کثیر میں ہے وہو السحاب الابیض ظللوا بہ فی التیہ لیقیہم حر الشمس کما رواہ
النسائی وغیرہ عن ابن عباس فی حدیث الفتون انتہی نیز اوسی میں ہے قال ابن عباس وظللنا علیہم
الغمام قال غمام ابرد من ہذا واطیب انتہی جامع البیان کے منہیہ میں ہے قرح کثیر من السلف انہ لیس
من جنس غمامنا بل نوع آخر الطف وابرد وانور انتہی اور مولوی ثناء اللہ صاحب اس تفسیر معجزہ کا منا
انکار کرتے بلکہ اسکو جرم و گناہ کبیرہ قرار دیتے ہیں دیکھو اسی مقام سے کلام متین چلیس ایسی مفتیان وین
کیا حکم ہے ایسے شخص مذکور کا بھلا اس سے بڑھکر بھی کوئی گمراہی ہوگی (۵) مولوی ثناء اللہ صاحب
فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل چالیس برس جنگل تیہ میں رہے پس نہ ابر کا سایہ ہمیشہ آتی مدت رہنا

تفسیر السلف صفحہ ۳۲ کا اصل فوٹو

ى تمزقت اعضاءكم إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ اى انكم مبعوثون بعد الموت أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ اى ليس هو صادقا فى هذه
ونجب ومطبقا بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ اى لا يتفكرون ولا يعملون على الطبيعة الصحيحة لقوله تعالى
قل انما اعظكم بواحدة ان تقوموا لله مثنى وفرادى ثم تتفكروا ما بصاحبكم من جنة [illegible] أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا
خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اى كل شىء فى قبضتنا لقوله تعالى ان الله يمسك السماوات والارض ان تزولا [illegible] إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ
بِهِمُ الْأَرْضَ اى فى الارض أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا قطعة مِّنَ السَّمَاءِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ المذكور من التنبيه لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ الذى
ينيب الى الحق فى الامور كلها واسمعوا مثال المنيب وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا فقلنا يَا جِبَالُ أَوِّبِي ارجعى اى سبحى مَعَهُ وَالطَّيْرَ معطوف
على المفعول به اى سخرنا له الطير لقوله تعالى وسخرنا مع داود الجبال يسبحن والطير وكنا فاعلين [illegible] وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ اى علمناه
صنعة الحديد بالالة المروجة لقوله تعالى وعلمناه صنعة لبوس لكم لتحصنكم من بأسكم [illegible] امرناه أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ اى دروعا
واسعات بيان للصنعة وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ كما هو مقتضى حاجاتكم وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وسخرنا لِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا
شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ اى كان سليمان عليه السلام يستعمل الريح بحيث يسير فى الغد ومسافة شهر والرواح مسافة شهر لقوله تعالى
ولسليمان الريح عاصفة تجرى بامره الى الارض التى باركنا فيها [illegible] وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ من الجبال وسخرنا له مِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ
بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ اى بالقاء الرعب من الله عليهم وَمَن يَزِغْ يعرض مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا اى عما امرهم سليمان نسب سبحانه [illegible]
لانه لما كان خليفة [illegible] الارض لقوله تعالى يا داود انا جعلناك خليفة فى الارض [illegible] وقوله تعالى وورث سليمان داود
[illegible] نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ اى كان يامر سليمان بتعذيبه بشرعهما يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ قلاع وَتَمَاثِيلَ [illegible]
والبهائم وَجِفَانٍ قصاع كَالْجَوَابِ اى مثل الحياض فى عمق وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ قائمات كل ذلك كان متاعا واسبابا للحروب فى عهد
سليمان اى كان هؤلاء الجنة يبنون لسليمان قلاعا ويرقمون نقوشا [illegible] الفروسية وغيره ذلك من اسباب الحروب
والحروب للسياق فى هذا قلنا لهم اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ اى لما مات
سليمان وكان قائما على عصاه [illegible] المسجد [illegible] مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ عصاه فَلَمَّا خَرَّ سليمان تَبَيَّنَتِ
الْجِنُّ اى علمت أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ اى فى تعمير المسجد لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ اى قوم سبا فِي مَسْكَنِهِمْ
آيَةٌ دالة على كمال قدرتنا هى جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ البلدة قلنا لهم كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ على هذه النعم بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ
وَرَبٌّ غَفُورٌ ان تبتم اليه فَأَعْرَضُوا عن هذا التعليم فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ اى الشدة وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ
أُكُلٍ خَمْطٍ مر وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ اى غير نافع لهم من جنتيهم لا هذا القليل الحقير ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي
مثل هذا الجزاء إِلَّا الْكَفُورَ لقوله تعالى ذلك بان الله لم يك مغيرا نعمة انعمها على قوم حتى يغيروا ما بانفسهم [illegible] وَجَعَلْنَا
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا بكثرة الاشجار والانهار والنباتات من بلادكم قُرًى ظَاهِرَةً اى عامرة وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ على
قدر [illegible] سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ حال اى لا تخافوا [illegible] فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا [illegible]
[illegible] فقالوا ربنا باعد [illegible] لقوله تعالى

[illegible] الحديث الصحيح [illegible] اقول [illegible]

الظل الممدود اقول حضرت موسے علیہ السلام کی قوم وادی تیہ مین بادلون کا سایہ
منہ ہونے پر آپنے قرآنی دلیل شرعاً نہین لکہی۔ نقلی باتون مین استبعاد عقلی نہین چلتا استبعاد
عقلی ورمحال عقلی مین آسمان وزمین کا فرق ہے تفسیر کبیر مین لکہا ہے کہ بنی اسرائیل
پر (تیہ مین) بادلون کا سایہ ہوتا تہا قال المفسرون وظللنا وجعلنا الغمام تظلكم وذالك فى
التيه سخر الله لهم السحاب يسير بسيرهم يظللهم من الشمس کے سوا قریب تمام مفسرین
اہل سنت نے لکہا ہے اسکا انکار اجماع کا انکار ہے۔ آپ جو یہ کہتے ہین کہ بنی اسرائیل
اوس جنگل مین چالیس برس سرگردان رہے تو چالیس برس ابر وغیرہ بادلون کا سایہ
کیسے ہوتا رہا۔ ہم جواباً کہتے ہین کہ اگر چالیس برس بادلون کا سایہ آپکے نزدیک محال
ہے تو چالیس برس اوپر بارش ہونی محال ہے۔ اگر چالیس برس بارش کا ثبوت
نقل سے نہین تو چالیس برس سایہ ابر کا بہی وجود ثابت نہین ہم کب کہتے ہین
کہ چالیس سال ابر سایہ ہوتا رہا۔ البتہ ہم اور تمام مفسرین اہل سنت نفس تظلیل ابر
یعنے بادلون کے سایہ کا معجزہ جو نص قرآنی سے ثابت ہے معترف او معتقد ہین۔ آپنے
ایسا پہلو اختیار کیا ہے کہ جس سے حضرت موسے علیہ السلام کا یہہ معجزہ ثابت نہین ہوتا
بلکہ الکلام المبین مین آپنے لکہا ہے کہ بادلون کے سایہ سے سوائے تخفیف کے اور کچہ نہین
پس مراد یہہ ہے کہ مناسب موقعون پر بارشین کی ہم تو جیسے ہین کہ بارش کا موقعہ
مناسب پر ہونا کس لفظ کا ترجمہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس معجزہ کے منکر
ہین بلکہ اسی رسالہ کی عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ آپ جیسے اس معجزہ کے منکر ہین ویسی
معجزہ من اور سلوی کے نزول کے بہی منکر ہین آپ الکلام المبین مین لکہتے ہین کہ بنی اسرائیل
کا من نباتات کی قسم سے تہا جو عموماً بارش کے پانی سے پیدا ہوتی ہے۔ بوجود گی ایسے
تحریرات کے کون ہے جو آپکو اہل حدیث کہے اور حدیث الکمأة من المن کے یہہ معنے نہین جو
آپ سمجہے بلکہ مطلب یہہ ہے کہ جیسے من بلا مشقت پیدا ہوتا ہے ویسی ہی بنی اسرائیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی طبع الرسالۃ المسماۃ

بالاربعین

فی ان ثناء اللہ لیس علی مذہب المحدثین بل ہو من المحدثین فی الدین الجہمیۃ والمعتزلۃ والقدریۃ وغیرہم

المصنفۃ للمولوی عبد الحق الغزنوی المتلقب الرشید

للمولوی عبد اللہ الغزنوی علیہ الرحمۃ

حسب فرمایش

حافظ مولوی محمد عبد اللہ صاحب امرتسری

نے

[illegible]

اربعین کا صفحہ ٹائٹل

من الارض فنعلوا مومن بعلامۃ الایمان وکافر بعلامۃ الکفر

خلاف ہے اسلئے کہ اس آیت کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تفاسیر اہل اسلام سے اسطور پر ثابت ہے کہ قرب قیامت میں ایک دابہ زمین سے نکلے گا۔ مومن کو ایمان کا اور کافر کو کفر کا نشان لگا دیگا۔ دیکھو تفسیر ابن کثیر و در منثور و فتح البیان وغیرہ تفاسیر اہل اسلام

(۳۵) ایضاً صفحہ ۳۶ والنا له الحدید ای علمناه الانۃ الحدید۔ وھذا انکار ان یکون الحدید فی ید داؤد علیہ السلام مثل الطین والعجین والشمع الذی ھو معجزۃ لداؤد علیہ السلام وتفاسیر اہل الاسلام علی خلاف ذالک

(۳۵) صفحہ ۳۶ میں اس آیت والنا له الحدید کی تفسیر میں لکھا ہے ای علمناه الانۃ الحدید۔ یعنے ہمنے داؤد علیہ السلام کو لوہا نرم کرنے کا طریق سکھا دیا۔ یہ تفسیر بھی تمام تفاسیر اہل اسلام سے خلاف ہے۔ تفاسیر اہل اسلام اسپر متفق ہیں کہ اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کو نرم کر دیا تھا۔ یہ داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ اگر مصنف تفسیر ثنائی کی تفسیر کیجائے تو اس میں داؤد علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے۔ اللہ عزوجل نے ہر لوہار اور سنار کو لوہا نرم کرنے کا طریق سکھلا دیا ہے لوہے کو پانی بناتے ہیں۔

(۳۶) ایضاً صفحہ ۳۶ وفدیناه بذبح عظیم ای امرنا بذبح الکبش۔ وھذا انکار منہ ان یکون الکبش من الغیب۔ وعن ابن عباس رض فی قولہ وفدیناه بذبح عظیم قال کبش قد رعی فی الجنۃ اربعین خریفا۔ ابن ابی شیبہ وابن جریر

(۳۶) صفحہ ۳۶ میں اس آیت وفدیناه بذبح عظیم کی تفسیر میں لکھا ہے ای امرنا بذبح الکبش یعنے ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو ایک دنبہ ذبح کرنیکا حکم دیا۔ یہ بھی جملہ تفاسیر اہل اسلام سے خلاف ہے کیونکہ تفاسیر معتبرہ اہل اسلام میں ہے کہ جس وقت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے لگے اسوقت اللہ عزوجل نے آپکے لیے غیب سے ایک بڑا دنبہ بھیجا اور اسے ذبح کیا لیکن ایسی باتوں کے واسطے ایمان بالغیب چاہیئے جن کے دلوں میں فلسفیت اور اعتزال کی بیماری ہے وہ کب اسکو مانتے ہیں

اخرج ابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن المنذر و ابن ابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فی قولہ وفدیناه بذبح عظیم قال کبش قد رعی فی الجنۃ اربعین خریفا۔ یعنے وہ دنبہ چالیس سال تک جنت میں چرتا رہا تھا۔

(۳۷) ایضاً صفحہ ۴۱۳

(۳۷) صفحہ ۴۱۳ میں اس آیت فما بکت علیہم السماء والارض کی

سے داؤد علیہ السلام کے معجزہ سے انکار ۔ سے تفسیر نبوی کا خلاف اور ابراہیم علیہ السلام کے معجزہ سے انکار

اربعین صفحہ ۲۳ کا اصل فوٹو

حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے خلیفہ نہ تھے

مولوی رفیق خاں پسروری نے لکھا ہے کہ:-

"حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے خلیفہ نہیں ہیں" (اصلاح عقائد ص)

جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :- اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔ (پ ۱، ع ۴) میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

مرزائی امام کے پیچھے نماز جائز ہے

مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ

دیوبند سے فیض یافتہ اور دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی کے شاگرد رشید

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جن کو وہابی سردار اہلحدیث، شیخ الاسلام، فاتح قادیاں محدث اعظم وغیرہ القاب سے یاد کرتے ہیں۔ نے مرزائی امام کے پیچھے نماز جائز کا فتویٰ دیا ہے سوال وجواب درج ہیں۔

سوال:- سنی المذہب کو نماز فرض میں اہل شیعہ و مرزائیوں کی اقتداء جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- بموجب حدیث اجعلوا ایمتکم خیارکم ایسے لوگوں کو امام بنانا جائز نہیں۔ اگر کہیں جماعت ہو رہی ہو تو بحکم وارکعوا مع الراکعین ملجانا جائز ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۲ یکم جنوری ۱۹۱۵ء)

مولوی ثناء اللہ امرتسری ہی خواجہ حسن نظامی صاحب کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں کہ میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔ (اخبار اہلحدیث[1] امرتسر ص۶ ۲ اپریل ۱۹۱۵ء)

---

[1] اخبار اہلحدیث امرتسر کا اصل فوٹو صفحہ ۱۵۶ پر دیکھئے۔

نسلی مرزائی اہل کتاب ہیں اُن کا ذبیحہ جائز ہے!

دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ دہلوی کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

سوال:- جو شخص احمدی فرقہ (المعروف مرزائی فرقہ) سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خواہ مرزا آنجہانی کو نبی مانتا ہو یا مجدد اور ولی وغیرہ اس کے ہاتھ کا مذبوحہ حلال ہے۔ یا حرام؟ (المستفتی ۴۲۹ عبداللہ بہاولپور)

جواب ۴۲۹:- اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے۔ یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں۔ لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے[1]

(محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی)

(کفایت المفتی[1] ص۳۱۳ جلد اول مطبوعہ کراچی)

قادیانیوں کو حکومت نے غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ لیکن وہابی مولوی اُن سے نکاح اور ان کے پیچھے نماز جائز قرار دے کر اپنی جہالت اور مذہبی بے غیرتی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ دراصل یہ گستاخی رسول کی سزا ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً وہابیت کی وبا سے

---

[1] کفایت المفتی صفحہ ۳۱۳ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۵۷ پر دیکھئے۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہلحدیث امرتسر کے صفحہ کا اصل فوٹو

فتاوے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱۷) لولاک لما خلقت الافلاک (حقیقۃ الوحی ص ۹۹)

(۱۸) میرا الہام ہے وما ینطق عن الھوی (اربعین ص ۳)

(۱۹) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (حقیقۃ الوحی ص ۸۲)

(۲۰) انک لمن المرسلین (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷)

(۲۱) اتانی ما لم یؤت احد من العالمین (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷)

(۲۲) اللہ معک یقوم اینما قمت (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰)

(۲۳) مجھے حوض کوثر ملا ہے انا اعطیناک الکوثر (ضمیمہ انجام آتھم ص ۸۵)

(۲۴) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں رأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو فخلقت السموات والارض (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴)

(۲۵) میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں (فتاوی احمدیہ ص ۶)

جو شخص مرزا قادیانی کے ان اقوال میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۲۲۸) **جواب**۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال جو سوال میں نقل کیے گئے ہیں الفرقان میں سے میرے دیکھے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ان کے بے شمار اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنانے کے لئے کافی ہیں۔ پس خود مرزا صاحب اور جو شخص ان کے ان کلمات کفریہ میں مصدق ہو سب کافر ہیں اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات مناکحت وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے جانشین تو اپنے مریدوں کو غیر مرزائی کا جنازہ پڑھنا بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی انہیں مسلمان سمجھ کر ان کے ساتھ رشتے ناتے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔

سوال

جو شخص احمدی فرقہ المعروف مرزائی فرقہ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خواہ مرزا آنجہانی کو نبی مانتا ہو یا مجدد وغیرہ اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟ المستفتی نمبر ۲۶۹ عبداللہ (بہاولپور)

(۲۲۹) **جواب**۔ اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں۔ لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔

کفایت المفتی صفحہ ۳۱۳ کا اصل فوٹو

ناظرینِ کرام! مندرجہ بالا تمام عقائد دیوبندی، غیر مقلدین جماعتِ اسلامی اور تبلیغی جماعت کے اکابر کی مستند کتب سے درج کیے ہیں۔ قارئین کی تسلی اور تشفی کے لیے اصل کتاب کا صفحہ ٹائیٹل اور عبارت والے صفحہ کا اصل فوٹو بھی ساتھ دے دیا ہے۔ تاکہ حقیقت حال واضح ہو جائے۔

تعصب اور بغض سے خالی الذہن ہو کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا یقیناً موجودہ مذہبی اختلافات کی تہ تک ضرور پہنچ جائے گا کہ کون سی جماعت حق پر ہے۔ توحید کی آڑ لیکر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت کو گھٹانے والے حضرات کے حقیقتاً اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کے متعلق بھی عقائد درست نہیں۔ بلکہ شانِ الوہیت میں بھی وہ گستاخی کرنے سے باز نہیں آتے۔ ان کی توحید خود ساختہ توحید ہے، محبوبِ ربِّ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے متعلق جو گستاخیاں اور بے باکیاں اِن کے اکابر کی کتب میں موجود ہیں۔ کوئی دردِ دل رکھنے والا مسلمان اپنے دل و دماغ میں ایسے نظریات اور عقائد کے بارے سوچ بھی نہیں سکتا۔ کہ ایک کلمہ گو اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کے متعلق یہ کچھ لکھ سکتا ہے ایک مسلمان کے لیے عظمتِ خداوندی اور رفعتِ مصطفےٰ ہی ایمان کا سرمایہ ہے اگر یہی نہ رہا تو ایمان اور اسلام کس چیز کا نام ہے۔ اعلیحضرت عظیم البرکت، امامِ اہلِ سنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں اُمتِ رسول اللہ کی!

اِس کتاب کو لکھنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے۔ جن حضرات کے نزدیک اللہ تعالےٰ جلّ جلالہٗ۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔ دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ

والسلام کے متعلق ایسے نظریاتِ باطلہ اور عقائد فاسدہ ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ قرآنِ پاک جیسی لاریب کتاب کے متعلق بھی شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں۔ اور اس کی تفسیر میں تحریف اور معجزات کا صریحاً انکار پایا جاتا ہے۔ ایسے عقائد والوں کے پیچھے نماز جیسا اہم فریضہ ادا کرنے کی اسلام کب اجازت دیتا ہے۔ ایسے نظریات باطلہ کو فروغ دینے والے حضرات کو جو اپنا اکابر تصور کریں۔ یقیناً وہ ان کے ہمنوا ہیں۔ اور ان عقائد سے متفق ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اپنی نمازوں کی حفاظت فرماتے ہوئے صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت امام کے پیچھے نماز ادا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بجاہ المصطفےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام اِس سعی کو قبول فرماتے ہوئے مسلمانوں کو عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

علامہ الحاج ابوالحامد **محمد ضیاء اللہ قادری** اشرفی

الانوار المحمدیہ

گیارھویں شریف

ختم غوثیہ کا جواز

مدلل تقریریں

مشائخ قادریہ

اہل سنت و جماعت کون ہیں؟

وہابی مذہب

ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت

فقہ وہابیہ

الوہابیت

خلفاء ثلاثہ اور اہلبیت کے تعلقات اور رشتہ داریاں

قصر وہابیت پر بم

وہابیت کا پوسٹمارٹم

فضائل صحابہ کبار

وہابیت و مرزائیت

فرقہ ناجیہ

وہابی توحید

میلاد مصطفٰے

مرزا قادیانی کی حقیقت

عقائد وہابیہ

مخالفین پاکستان

گستاخی کا انجام

سیرت غوث الثقلین

مدلل خطبات

تبلیغی جماعت سے اختلافات کیوں؟

علماء اہلحدیث کے نام کھلا خط

نجد سے قادیاں براستہ دیوبند

قادری کتب خانہ ○ تحصیل بازار۔ سیالکوٹ ۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ